تالیف

جعفر الہادی خوشنویش

قرآن

اہلبیت علیہم السلام کی نظر میں

ترجمہ

محمد شفا نجفی

◎

مصباح القرآن ◎ ٹرسٹ ◎ پاکستان

تالیف

جعفر الہادی خوشنویش

قرآن

اہلبیت علیہم السلام کی نظر میں

ترجمہ

محمد شفا نجفی

مصباح القرآن ٹرسٹ پاکستان

نام کتاب	قرآن اہلبیتؑ کی نظر میں
مصنف	جعفر الہادی خوشنویس
مترجم	شیخ محمد شفا نجفی
ناشر	مصباح القرآن ٹرسٹ رجسٹرڈ ۱۰۔ گنگارام بلڈنگ دی مال۔ لاہور
کتابت	دارالکتابت حضرت کیلیانوالہ
مطبع	زاہد بشیر پرنٹرز
تاریخ اشاعت	شوال المکرم ۱۴۱۷ھ
بار	سوم
ہدیہ	۲۰/۰۰

ملنے کا پتہ

قرآن سنٹر

۲۴۔ الفضل مارکیٹ اُردو بازار۔ لاہور

فون: ۷۳۱۳۳۱۱

محمد علی بک ایجنسی (اسلامی ثقافتی مرکز)

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱-	عرضِ ناشر۔	۹
۲-	پیش لفظ۔	۱۱
۳-	قرآن کے فضائل۔	۱۳
۴-	قرآن کا احترام۔	۲۲
۵-	حاملینِ قرآن کے فضائل۔	۲۳
۶-	حاملانِ قرآن کا احترام۔	۲۵
۷-	قرآن کی تلاوت، ترتیل اور اس کی تجوید۔	۲۵
۸-	جوانوں اور اولاد کو قرآن کی تعلیم دینا۔	۳۶
۹-	محنت سے قرآن سیکھنے کی فضیلت۔	۳۹
۱۰-	قرآن سیکھنے اور سکھانے کی ترغیب۔	۴۰
۱۱-	رسولِ خدا نے فرمایا۔	۴۲
۱۲-	الفاظِ قرآن کو اعراب اور حرکت دینا۔	۴۴
۱۳-	تلاوتِ قرآن کی دعا۔	۴۴
۱۴-	تلاوتِ قرآن کے لئے طہارت کی شرط۔	۴۷
۱۵-	تلاوتِ قرآن کے وقت اعوذ باللہ پڑھنا۔	۴۸
۱۶-	گھروں اور مکانوں میں قرآن مجید رکھنا۔	۴۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۷۔	مکہ مکرمہ میں قرآن ختم کرنے اور ماہِ رمضان میں کثرت سے تلاوت کی فضیلت۔	۵۲
۱۸۔	خشوع و خضوع اور حزن و ملال کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنا۔	۵۳
۱۹۔	معانی قرآن میں فکر کرنا اور اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنا۔	۵۸
۲۰۔	قرآن کو نظر انداز کرنے اور اس کی تلاوت نہ کرنے کی مذمت۔	۶۱
۲۱۔	حفظِ قرآن۔	۶۳
۲۲۔	بیت المال سے قاریِ قرآن کو تنخواہ دی جائے۔	۶۶
۲۳۔	قرآن سے طلبِ شفا کرنا۔	۶۶
۲۴۔	ختمِ قرآن کی دُعا۔	۶۷
۲۵۔	قرآن ہرگز بوسیدہ نہیں ہوگا۔	۸۲
۲۶۔	خلوص سے قرآن کی تلاوت کرنا۔	۸۴
۲۷۔	وہ جگہیں جہاں قرآن کی تلاوت نہیں کرنا چاہیئے۔	۸۶
۲۸۔	قرآن کی آہستہ اور باآوازِ بلند تلاوت کرنا۔	۸۶
۲۹۔	تلاوتِ قرآن میں جلدبازی سے ممانعت۔	۸۷
۳۰۔	قرآن کی کتابت اور اس کی نشر و اشاعت کی فضیلت۔	۸۸
۳۱۔	بعض مخصوص سورتوں اور آیات کی فضیلت۔	۸۹
۳۲۔	بسم اللہ کی فضیلت۔	۸۹
۳۳۔	سورۂ حمد کی فضیلت۔	۹۱
۳۴۔	آیۃ الکرسی کی فضیلت۔	۹۲
۳۵۔	سورۂ توحید (قل ہو اللہ) کی فضیلت۔	۹۳
۳۶۔	سورۂ نور کی فضیلت۔	۹۳
۳۷۔	سورۂ واقعہ اور سورۂ یٰسٓ کی فضیلت۔	۹۴
۳۸۔	قرآن ہی ہر چیز کا ذکر ہے۔	۹۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۹۔	اہل بیت کے نزدیک موافقت اور مخالفت قرآن۔	۹۶
۴۰۔	قرآن اور عترت پیغمبرؐ۔	۹۷
۴۱۔	عترت پیغمبرؐ اور علوم قرآنی۔	۱۰۲
۴۲۔	عترت پیغمبرؐ قرآن سے تمسک و استدلال کرتے ہیں۔	۱۰۸
۴۳۔	رویت خدا قرآن کی روشنی میں۔	۱۰۸
۴۴۔	قرآن سے قاعدہ کلیہ کا استنباط۔	۱۱۰

بسم الله الرحمن الرحيم

عرضِ ناشر

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بقے ہی صاحبِ کتاب حاملِ فرقان اور معلّمِ قرآن انہوں نے قرآنی رشد و ہدایت اور ترویج کا سلسلہ آئندہ کے لیے بھی جاری رہنے کے اہتمام کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا :

" میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں
ایک قرآن اور دوسری میری عترت اہلِ بیت"
اگر تم ان دونوں سے وابستہ رہے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآنی تعلیمات اور قرآنی عظمتوں کی طرف نوعِ انسانی کی راہنمائی فرمائی۔ آپکے بعد آپ کی عترتِ اہلبیت علیہم السلام نے یہ سلسلہ دعوت و ہدایت جاری رکھا۔

قرآن کی عظمت، حاملانِ قرآن کی فضیلت اور تلاوتِ قرآن کے آداب، مطالبِ قرآن پر غور و خوض اور مقاصدِ قرآن کی حفاظت غرض ہر موضوع پر اہلِ بیتِ رسالتؐ نے اُمت کی راہنمائی کی ہے اور انسانیت کی ہدایت کیلئے اقدام کیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں انہی حوالوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اہلِ بیت علیہم السلام کے فرمودات کا ایک انتخاب پیش کیا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب اس استعماری پراپیگنڈا کا ایک جواب بھی ہے کہ شیعہ قرآن میں تحریف کے قائل ہیں۔ جب آئمہ اہلِ بیتؑ نے اسی موجود قرآن کی عظمت بیان کی ہے، اسی کی طرف دعوت دی ہے

اور اس کی تلاوت اور احترام کے آداب بیان کیے ہیں تو پھر ان کے پیروکار کیونکر اس میں تحریف کے قائل ہو سکتے ہیں لیکن اس کتاب کی طباعت و اشاعت میں ہمارا بنیادی مقصد اس قرآن کی طرف عالمِ اسلام کو عمومی دعوت دینا ہے۔ کیونکہ ہم ایمان اور شعور کی گہرائیوں سے یہ بات سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کی موجودہ بدحالی اور تنزل کا علاج اسی نسخہ کیمیا میں مضمر ہے۔ اسلام دشمنوں کی سازشوں کے مقابلے کے لیے اہلِ اسلام کے پاس سب سے کارگر اور قابلِ اعتماد ہتھیار یہی قرآن ہے اور اس قرآن سے وابستگی ہی سے مسلمان اپنی عظمتِ رفتہ پھر حاصل کر سکتے ہیں۔ قرآن اور اس کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے ہی **مصباح القرآن ٹرسٹ** کی بنیاد رکھی گئی ہے اور یہ کتاب ہمارے اسی پروگرام کا حصہ ہے۔

ہم حجۃ الاسلام شیخ محمد شفا نجفی (مدظلہ) کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ فرما کر ہماری سرپرستی فرمائی۔

اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے اگر کسی سہو یا کوتاہی پر نظر پڑے تو ہم توقع کرتے ہیں کہ محترم قارئین اس سے ہمیں ضرور آگاہ کریں گے تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تلافی کی جا سکے۔

اراکین

مصباح القرآن ٹرسٹ رجسٹرڈ

پیش لفظ

صدرِ اسلام سے ، اسلام دشمن شیطانی عناصر کا یہ شیوہ رہا ہے کہ جب وہ اسلام کی ناقابلِ تسخیر اور لازوال قوت سے کسی بنیادی مقابلہ کی تاب نہیں لاتے تو الزام تراشی اور تہمت جیسے بے بنیاد ہتھکنڈوں کا سہارا لے کر اپنی شکست کا عملی طور پر اقرار کرتے ہیں۔

چنانچہ جب بانیٔ اسلام جناب رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کلمۂ حق کا اعلان فرمایا اور اپنی نبوت کے ثبوت میں ابدی معجزہ "قرآن مجید" کی آیات سنائیں تو کفارِ قریش اس کی فصاحت و بلاغت سے بوکھلا گئے اور اس کو سحر و جادو کہنے کے علاوہ ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ[1]

دورِ حاضر میں بھی جب عالمی کفر اور استعمار کو اسلام کے حقیقی مظہر، تشیع کی حقانیت اور طاقت کا احساس ہوا تو اس نے اپنے پرانے شیطانی حربے استعمال میں لانا شروع کر دیئے اور الزام تراشی کی بہتات ہونے لگی۔

چنانچہ استعمار کے ایماء پر ان کے بعض کارندوں نے شیعوں پر تحریف قرآن جیسے بے بنیاد الزامات لگانے اور اس طرح اپنے زعم باطل میں شیعوں کے عقیدے کو کمزور کرنے کی سعی لاحاصل کرنا شروع کر دی۔ ممکن ہے بعض سادہ حضرات جو مذہب حق کا کافی و وافی مطالعہ نہیں رکھتے ان ہتھکنڈوں سے متاثر ہوں۔ لہٰذا وقت کا تقاضا ہے کہ اس موضوع پر قلم و قدم اٹھا کر استعمار کی امیدوں پر پانی پھیر دیا جائے۔ اس سلسلے میں زیر نظر کتاب "قرآن میں تشیع کی حقانیت" کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے

---

[1] پ ۱۰، التوبہ، آیت ۳۲

کیونکہ اس میں موجود ۳۲۵ احادیث پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ آئمہ اہل بیتؑ اسی موجودہ قرآن کو، قرآنِ حقیقی اور وحی منزل سمجھتے ہیں ۔ اپنے شیعوں کو اس کے حفظ کرنے اور اس کے احکام وحدود اور فیصلوں پر عمل کرنے کی ترغیب وتاکید فرماتے ہیں۔ اہلِ مطالعہ حضرات جانتے ہیں کہ یہ ۳۲۵ احادیث ان احادیث کے مقابلے میں، سمندر کے مقابلے میں قطرے کے مانند ہیں جو کتب اربعہ کے علاوہ بحار الانوار، وسائل الشیعہ، جامع احادیث الشیعہ اور دیگر کتب احادیث میں فضیلت قرآن کے بارے میں موجود ہیں۔

ہم ادارہ مصباح القرآن کی اس پیش کش کو تحسین و قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ادارے کو مزید خدماتِ دین کی توفیق عنایت فرمائے۔

(آمین)

محمد شفا نجفی

۱۲ صفر ۱۴۰۸ھ

جامعۃ اہل البیت F-7/4

اسلام آباد

(۱)

قرآن کے فضائل

۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قرآن کو باقی کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو خدا کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔[۱]

۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تاریک رات کے مانند فتنے تمہاری طرف رُخ کریں تو اُس وقت تمہارا فرض ہے کہ قرآن کریم سے متمسک رہو کیونکہ قرآن مجید ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت مقبول ہے اور ایسا گواہ ہے (جس کی ہر گواہی تصدیق شدہ ہے۔ جو قرآن کو اپنا راہنما بنائے جنت کی طرف اس کی راہنمائی کرے گا اور جو اسے پسِ پشت ڈال دے اسے ہانک کر جہنم میں دھکیل دے گا۔ قرآن وہ ہادی ہے جو ہر گمراہ کو راہِ ہدایت پر لاتا ہے۔ قرآن وہ کتاب ہے جس میں ہر چیز کی تفصیل اور بیان موجود ہے۔ وہ کھلم کھلا ایک روشن کتاب ہے اس میں کسی قسم کی بے فائدہ بات نہیں ہے۔ قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اس کا ظاہر مستحکم و مضبوط اور اس کا باطن علم و دانش ہے۔ اس کا ظاہر بڑا خوبصورت اور باطن بہت گہرا اور عمیق ہے۔ قرآن کے کچھ ستارے ہیں اور ان ستاروں کے اوپر بھی ستارے ہیں۔ قرآن کے تعجب انگیز نکتے کبھی شمار نہیں کئے جا سکتے۔ اس کے عجائبات بوسیدہ اور فرسودہ نہیں ہو سکتے۔ اس میں ہدایت کے چراغ اور علم و حکمت کے بلند مینار ہیں۔ یہ شمع فروزاں ہے۔ اس کی روشنی پوری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ اس میں غور و خوض کرے تاکہ تعلیمات اللہ کو حاصل کر سکے۔ اور ہلاکت سے نجات پائے۔[۲]

۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، قرآن سوائے خدا کے باقی ہر چیز سے بہتر ہے۔[۳]

۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس انسان کے پاس قرآن ہو (اس کی تعلیمات

ف۱ جامع الاخبار مستدرک وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۲۲۸ء — ف۳ جامع الاخبار مستدرک ج ۱ ص ۲۸۸

ف۲ کافی ج ۲ ص ۲۳۸ء — ف۴ الغرر والدرر مستدرک ج ۱ ص ۲۸۸

پر عمل کرے اس کو ہرگز یہ تصور نہیں کرنا چاہیئے کہ اس سے بہتر بھی کوئی چیز کسی کو دی گئی ہے کیونکہ اگر کسی کو پوری دنیا کا بھی مالک بنا دیا جائے تو قرآن اس سے بھی افضل ہے۔

۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن گمراہی سے نجات (ہدایت)، اندھے پن کے لئے روشنی اور ہر لغزش سے بچاؤ، تاریکی میں نور، ہر حادثہ میں واضح دلیل، ہلاکت سے بچاؤ، گمراہی سے ہدایت، فتنوں میں نجات دینے والا اور دنیا سے آخرت تک پہنچانے والا ہے۔ تمہارے دین کا کمال اسی قرآن میں ہے جس نے بھی قرآن سے روگردانی کی اس نے جہنم کا رُخ کر لیا ہے۔

۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پڑھے بغیر بھی قرآن کو دیکھنا عبادت ہے۔

۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن وہ کتاب ہے جس میں گزشتہ اقوام اور آنے والی نسلوں کی خبریں موجود ہیں۔ اس میں تمہارے درمیان کے فیصلے ہیں۔ حق وباطل میں حقیقی حدِ فاصل ہے۔ اس میں کسی قسم کی بے فائدہ اور لغو بات نہیں ہے۔

قرآن وہ کتاب ہے جسے جو بھی جابر بادشاہ پس پشت ڈالے یا نظر انداز کرے خدا اس کی کمر توڑ دیتا ہے۔ جو انسان غیر قرآن سے ہدایت تلاش کرے خدا اسے گمراہیوں اور لغزشوں سے نہیں بچاتا۔ قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے۔ اس سے آرزوئیں اور خواہشات زنگ آلود نہیں ہوتیں اور نہ اس کی وجہ سے زبانوں سے لغزش سرزد ہوتی ہے۔ ایسی بہترین کتاب ہے کہ علماء اس کو پڑھ پڑھ کر سیر نہیں ہوتے۔

۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس دل میں قرآن ہو، خدا اسے عذاب نہیں دیتا۔

۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے توراۃ کے بدلے قرآن کے لمبے سورے

---

۴ کافی ج ۲ ص ۴۳۹

۵ من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۳۔

۶ مجمع البیان ج ۱ ص ۱۶

۷ جامع الاخبار۔ مستدرک ج ۱ ص ۲۸۷۔

بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف، انفال اور توبہ۔ انجیل کے بدلے مئین۔ (وہ سورے جن کی آیات سو یا سو سے زیادہ ہوں اور زبور کے بدلے مثانی، سورۃ حمد دیئے گئے ہیں، مجھے مفصل سوروں۔ (وہ سورے جو حٰم۔ مؤمنون سے شروع ہوتے ہیں تا آخر قرآن مفصل کہلاتے ہیں) کے ذریعے دوسروں پر فضیلت دی گئی ہے۔ قرآن کو باقی آسمانی کتابوں پر غلبہ حاصل ہے۔ تورات حضرت موسیٰ، انجیل حضرت عیسیٰ اور زبور حضرت داؤدؑ کی کتاب ہے۔

۱۰۔ سب سے سچا کلام کتابِ خدا اور سب سے بہترین قصہ (داستان) قرآن مجید ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۱۱۔ تمہیں بتاؤں فقیہہ کامل کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا فقیہہ کامل وہ آدمی ہے جو لوگوں کو رحمتِ خدا سے مایوس نہ کرے۔ لوگوں کو عذابِ الٰہی سے امن میں نہ رکھے۔ لوگوں کو خدا کی معصیت سے کھلی چھٹی نہ دے اور قرآن اور اس کی تعلیمات کو دوسروں کے حوالہ نہ کر دے۔ (رسول اکرمؐ)۔

۱۲۔ قرآن وہ کتاب ہے جو نورِ ظاہر، خدا کی مضبوط رسی، اعلیٰ درجہ اور سب سے بڑی شفا، فضیلت اور سعادت کا ذریعہ ہے۔

- جو شخص قرآن سے راہنمائی حاصل کرنا چاہے خدا اس کے دل کو منور فرماتا ہے۔
- جو شخص اپنے تمام معاملات کو قرآن سے وابستہ رکھے خدا اسے محفوظ رکھتا ہے۔
- جو شخص قرآن کا سہارا لے خدا اسے نجات دیتا ہے۔
- جو شخص احکامِ قرآن سے جدا نہ ہو (ان کا پابند ہو) خدا اس کا مقام بلند فرماتا ہے۔
- جو شخص قرآن سے شفا طلب کرے خدا اسے شفا دیتا ہے۔

۹۔ کافی ج ۲، ص ۴۳۹۔

۱۰۔ بحار الانوار، ج ۹۲۔

۱۱۔ الجعفریات، مستدرک الوسائل الشیعہ ج ۱، ص ۲۸۹۔

۱۲۔ تفسیر الامام عسکری، بحار الانوار، ج ۹۲، ص ۳۱۔

• جو شخص قرآن کو غیر قرآن پر ترجیح دے خدا اس کی ہدایت فرماتا ہے۔
• جو شخص غیر قرآن سے ہدایت تلاش کرے خدا اُسے راہِ راست پر نہیں لاتا۔
• جو شخص قرآن کو اپنا شعار اور شیوہ بنالے خدا اسے نیک بخت بنا دیتا ہے۔
• جو شخص قرآن کو اپنا راہنما (جس کی پیروی کی جائے) اور پناہ گاہ بنالے خدا اُسے بہشت میں پناہ دے گا اور آسودہ زندگی نصیب فرمائے گا (رسول اکرمؐ)۔

۱۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں کتاب الٰہی چھوڑی ہے اس حالت میں کہ انہوں نے کتاب کے حلال و حرام، واجبات و مستحبات، ناسخ، منسوخ، خاص و عام، عبر و امثال، مقید و مطلق، محکم و متشابہ کو واضح طور سے بیان کر دیا۔ مجمل آیتوں کی تفسیر کر دی، اس کی گتھیوں کو سلجھایا۔ اس میں کچھ آیتیں وہ ہیں جن کے جاننے کی پابندی عائد کی گئی ہے اور کچھ وہ ہیں کہ اگر اس کے بندے ان سے ناواقف رہیں تو مضائقہ نہیں (امیرالمومنینؑ)۔

۱۴۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے عبد اور رسول ہیں جنہیں شہرت یافتہ دین منقول شدہ نشان، لکھی ہوئی کتاب، ضوفشاں نور، چمکتی ہوئی روشنی اور فیصلہ کن امر کے ساتھ بھیجا، تاکہ شکوک و شبہات کا ازالہ کیا جائے اور دلائل (کے زور) سے حجت تمام کی جائے۔ آیتوں کے ذریعے ڈرایا جائے اور عقوبتوں سے خوفزدہ کیا جائے (امیرالمومنین علیہ السلام)۔

۱۵۔ قرآن کا ظاہر خوشنما اور باطن گہرا ہے، نہ اس کے عجائبات مٹنے والے اور نہ اس کے لطائف ختم ہونے والے ہیں۔ ظلمت (جہالت) کا پردہ اسی سے چاک کیا جاتا ہے، (علی علیہ السلام)۔

۱۶۔ ثواب اور عطیہ کے طور پہ جنت اور عقاب اور عذاب کے طور پہ جہنم کافی ہے،

۱۳ؔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۷۵۔

۱۴ؔ نہج البلاغہ، خطبہ نمبر ۲۔

۱۵ؔ نہج البلاغہ، خطبہ نمبر ۱۸۔

۱۶ؔ نہج البلاغہ، خطبہ نمبر ۸۳۔

خدا بہترین بدلہ (انتقام) لینے والا اور مددگار ہے اور قرآن بہترین کتاب اور دلیل ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)[۱۷]

۱۷۔ اے لوگو اللہ نے جن چیزوں کی حفاظت تم سے چاہی ہے اور جو حقوق تمہارے ذمے کئے گئے ہیں ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس لئے کہ اللہ سبحانہ نے تمہیں بے کار پیدا نہیں کیا اور نہ اس نے تمہیں بے قید و بند جہالت و گمراہی میں کھلا چھوڑ دیا ہے۔ اس نے تمہارے کرنے اور نہ کرنے کے اچھے بُرے کام تجویز کر دیئے اور (پیغمبر کے ذریعے) سکھا دیئے ہیں۔ اس نے تمہاری عمریں لکھ دی ہیں اور تمہاری طرف ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں ہر چیز کا کھلا بیان ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)[۱۸]

۱۸۔ اللہ کی کتاب تمہارے سامنے اس طرح کھل کر بولنے والی ہے کہ اس کی زبان کہیں لڑکھڑاتی نہیں اور ایسا گھر ہے جس کے ستون سرنگوں نہیں ہوتے اور ایسی عزت ہے کہ اس کے معاون شکست نہیں کھاتے (امیر المومنین علیہ السلام)[۱۹]

۱۹۔ یہ اللہ کی کتاب ہے جس کے ذریعے تمہیں سجھائی دیتا ہے اور تمہاری زبان میں گویائی آتی ہے اور (حق کی آواز) سنتے ہو، اس کے کچھ حصّے کچھ حصّوں کی وضاحت کرتے ہیں اور بعض، بعض کی (صداقت کی) گواہی دیتے ہیں۔ یہ ذات الٰہی کے متعلق الگ الگ نظریے نہیں پیش کرتا اور نہ اپنے ساتھی کو اس کی راہ سے ہٹا کر کسی اور راہ پر لگاتا ہے۔[۲۰]

۲۰۔ تمہیں کتابِ خدا پر عمل کرنا چاہیئے اس لئے کہ وہ ایک مضبوط رسی، روشن و واضح نور، نفع بخش شفاء، پیاس بجھانے والی سیرابی، تمسک کرنے والے کے لئے سامان حفاظت اور وابستہ رہنے والے کے لئے نجات ہے اس میں کجی نہیں آتی کہ اسے سیدھا کیا جائے

۱۷ھ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۸۶ - ۸۴ - ترجمہ مفتی جعفر حسین قدس سرہ۔

۱۸ھ 〃 〃 ۱۳۱ - ۱۳۳ 〃 〃 -

۱۹ھ 〃 〃 〃 〃 〃 -

۲۰ھ 〃 〃 ۱۵۴ - ۱۵۶ 〃 〃 -

نہ حق سے الگ ہوتی ہے کہ اس کا رُخ موڑا جائے۔ (امیرالمومنین علیہ السلام)

۲۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا نور لے کے آئے کہ جس کی پیروی کی جاتی ہے اور وہ قرآن ہے تم اس کو بلواؤ مگر وہ بولے گا نہیں۔ میں اس کی طرف سے خبر دیتا ہوں کہ اس میں آئندہ کی معلومات، گذشتہ واقعات اور تمہاری بیماریوں کا چارہ اور تمہارے باہمی تعلقات کی شیرازہ بندی ہے۔ (امیرالمومنین علیہ السلام)

۲۲۔ اور یاد رکھو یہ قرآن ایسا نصیحت کرنے والا ہے جو فریب نہیں دیتا اور ایسا بیان کرنے والا ہے جو جھوٹ نہیں بولتا۔ جو بھی اس قرآن کا ہمنشین ہوا وہ ہدایت کو بڑھا کر اور گمراہی و ضلالت کو گھٹا کر اس سے الگ ہوا۔ جان لو کہ کسی کو قرآن (کی تعلیمات) کے بعد (کسی اور لائحہ عمل کی) احتیاج نہیں رہتی اور نہ کوئی قرآن سے اچھے سیکھنے سے پہلے اس سے بے نیاز ہو سکتا ہے، اس سے اپنی بیماریوں کی شفا چاہو اور اپنی مصیبتوں پر اس سے مدد مانگو، اس میں کفر و نفاق اور ہلاکت و گمراہی جیسے بڑے بڑے مرضوں کی شفا پائی جاتی ہے۔ اس کے وسیلے سے اللہ سے مانگو اور اس کی دوستی کو لئے ہوئے اس کا رُخ کرو اور اسے لوگوں سے مانگنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ یقیناً بندوں کے لئے اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا اس جیسا کوئی ذریعہ نہیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت مقبول اور ایسا کلام کرنے والا ہے جس کی ہر بات تصدیق شدہ ہے، قیامت کے دن جس کی یہ شفاعت کرے گا وہ اس کے حق میں مانی جائے گی اور اس روز جس کے عیوب بتائے گا تو اس کے بارے میں بھی اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی۔ قیامت کے دن ایک ندا دینے والا پکار کر کہے گا کہ دیکھو قرآن کی کھیتی بونے والوں کے علاوہ ہر بونے والا اپنی کھیتی اور اپنے اعمال کے نتیجے میں مبتلا ہے۔ لہٰذا تم قرآن کی کھیتی بونے والے اور اس کے پیروکار بنو! اور پروردگار تک پہنچنے کے لئے اسے دلیلِ راہ بناؤ اور اپنے نفسوں کے لئے اس سے پند و نصیحت چاہو اور

۲۱ھ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۵۸ - خطبہ نمبر ۱۵۶ - ترجمہ مفتی جعفر حسین قدس سرہ۔

۲۲ھ 〃 〃 ۱۷۶ 〃 ۱۷۴ 〃 〃

اس کے مقابلے میں اپنی خواہشوں کو غلط و فریب خوردہ سمجھو (امیر المومنین علیہ السلام)

۲۳۔ بلاشبہ اللہ سُبحانہٗ نے کسی کو ایسی نصیحت نہیں کی جو اس قرآن کے مانند ہو کیونکہ یہ اللہ کی مضبوط رسی اور امانتدار وسیلہ ہے۔ اس میں دل کی بہار اور علم کے سرچشمے ہیں اور اسی سے (آئینہ) قلب پر جلاء ہوتی ہے۔ باوجودیکہ یاد رکھنے والے گزر گئے اور بھول جانے والے یا بھُلاوے ڈالنے والے باقی رہ گئے۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ بھلائی کو دیکھو تو اسے تقویت پہنچاؤ اور برائی کو دیکھو تو اس سے (دامن بچا کر) چل دو۔ (امیر المومنین علیہ السلام)

۲۴۔ خدا نے ایک ہادی اور راہنما کتاب نازل کی جس میں خیر و شر کو بیان فرمایا۔

۲۵۔ قرآن اچھائیوں کا حکم دینے والا، برائیوں سے روکنے والا (بظاہر) خاموش اور (بباطن) گویا اور مخلوقات پر اللہ کی حجت ہے کہ جس پر (عمل کرنے کا) اس نے بندوں سے عہد لیا ہے اور ان کے نفسوں کو اس کا پابند بنایا ہے۔ اس کے نور کو کامل اور اس کے ذریعے سے دین کو مکمل کیا ہے۔

۲۶۔ آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جو (سراپا) نور ہے جس کی قندیلیں گل نہیں ہوتیں، ایسا چراغ ہے کہ جس کی لو خاموش نہیں ہوتی، ایسا دریا ہے جس کی گہرائی تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ ایسی راہ ہے جس میں راہ پیمائی بے راہ نہیں کرتی۔ ایسی کرن ہے جس کی چھوٹ مدھم نہیں پڑتی۔ وہ ایسا (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والا ہے جس کی دلیل کمزور نہیں پڑتی۔ ایسا کھول کر بیان کرنے والا ہے جس کے ستون منہدم نہیں کئے جا سکتے۔ وہ سراپا شفا ہے، (کہ جس کے ہوتے ہوئے روحانی) بیماریوں کا کھٹکا نہیں۔ وہ سرتاسر عزت و غلبہ ہے جس کے یار و مددگار شکست نہیں کھاتے۔ وہ (سراپا) حق ہے جس کے معین و معاون بے مدد چھوڑے نہیں جا سکتے۔ وہ ایمان کا معدن اور مرکز ہے۔ اس سے علم کے چشمے پھوٹتے اور

۲۳ھ نہج البلاغہ خطبہ ۱۷۶۔ ــــــــ ترجمہ مفتی جعفر حسین قدس سرہ۔

۲۴ھ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۶۷۔

۲۵ھ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۸۳۔ ــــــــ ترجمہ مفتی جعفر حسین قدس سرہ۔

دریا بہتے ہیں۔ اس میں عدل کے چمن اور انصاف کے حوض ہیں۔ وہ اسلام کا سنگِ بنیاد اور اس کی اساس ہے۔ حق کی وادی اور اس کا ہموار میدان ہے۔ وہ ایسا دریا ہے کہ جسے پانی بھرنے والے ختم نہیں کر سکتے، وہ ایسا چشمہ ہے کہ پانی اچلنے والے اسے خشک نہیں کر سکتے، وہ ایسا گھاٹ ہے کہ اس پر اترنے والوں سے اس کا پانی گھٹ نہیں سکتا، وہ ایسی منزل ہے کہ جس کی راہ میں کوئی راہرو بھٹکتا نہیں، وہ ایسا نشان ہے کہ چلنے والے کی نظر سے اوجھل نہیں ہوتا۔ وہ ایسا ٹیلہ ہے کہ حق کا قصد کرنے والے اس سے آگے نہیں گزر سکتے، اللہ نے اسے عالموں کی تشنگی کے لئے سیرابی، فقیہوں کے دلوں کے لئے بہار اور نیکیوں کی رہ گزر کے لئے شاہراہ قرار دیا ہے، یہ ایسی دوا ہے جس سے کوئی مرض نہیں رہتا، ایسا نور ہے جس میں تیرگی کا گزر نہیں، ایسی رسی ہے جس کے حلقے مضبوط ہیں، ایسی چوٹی ہے کہ جس کی پناہ گاہ محفوظ ہے۔ جو اس سے وابستہ ہو اس کے لئے پیغامِ صلح و امن ہے، جو اس کی پیروی کرے اس کے لئے ہدایت ہے، جو اسے اپنی طرف نسبت دے اس کے لئے حجت ہے، جو اس کی رُو سے بات کرے اس کے لئے دلیل و برہان ہے جو اس کی بنیاد پر بحث و مناظرہ کرے اس کے لئے گواہ ہے۔ جو اُسے حجت بنا کر پیش کرے اس کے لئے فتح و کامرانی ہے، جو اس کا بار اٹھائے یہ اس کا بوجھ بٹانے والا ہے، جو اُسے اپنا دستور العمل بنائے اس کے لئے مرکب (تیز گام) ہے، یہ حقیقت شناس کے لئے ایک واضح نشان ہے جو (ضلالت سے ٹکرانے کے لئے) سلاح بند ہو اس کے لئے سپر ہے، جو اس کی ہدایت کو گرہ میں باندھ لے اس کے لئے علم و دانش ہے، بیان کرنے والے کے لئے بہترین کلام اور فیصلہ کرنے والے کے لئے قطعی حکم ہے۔ (امیر المومنین علیہ السلام)

۲۷۔ قرآن وہ واحد بے نیازی ہے جس کے ہوتے ہوئے فقر کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ (حضرت علی علیہ السلام)

۲۶ھ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۹۸۔

۲۷ھ مجمع البیان، ج 1، ص ۱۵۔

۲۸۔ قرآن روشنی میں روشنی اور تاریکی میں اُجالا ہے، فقر اور ناداری کو دور کرتا ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

۲۹۔ تم میں خدا کی طرف سے ایک عہد و پیمان ہے جسے پیش کیا گیا ہے اور اس کی یادگار ہے جسے تم میں چھوڑا ہے اور وہ کتاب الٰہی ہے جس کی راہنمائی ظاہر ہے۔

اس کی آیات کے اسرار و رموز آشکار ہیں، قرآن وہ برہان ہے جس کے ظواہر روشن ہیں، اس کا پیغام ہمہ وقت لوگوں تک پہنچتا رہتا ہے، قرآن وہ راہنما ہے جو اپنے پیروکاروں کو جنّت کی دعوت دیتا ہے اور اپنے تابعین کو ساحل نجات تک پہنچا دیتا ہے، اس میں روز روشن کی طرح واضح الٰہی استدلال ہے اور محرمات اور مستحبات ہیں، اس کے جملے ہمہ گیر اور کامل ہیں، اس میں مباح چیزوں کا ذکر اور اس میں تمام احکامات اور واضح راہنمائیاں موجود ہیں (حضرت فاطمۃ الزہراؑ)

۳۰۔ جب تک میرے ساتھ قرآن ہے اگر اہلِ مشرق و اہلِ مغرب سب کے سب ختم ہو جائیں تب بھی خوف اور تنہائی محسوس نہیں کروں گا۔ (امام زین العابدینؑ)

۳۱۔ قرآن کی آیات علم کے خزانے ہیں جب بھی اس کے خزانے کھولے جائیں تو تمہیں اس میں ضرور غور و فکر کرنا چاہیئے۔ (امام زین العابدین علیہ السلام)

۳۲۔ جس کے پاس قرآن ہو اور اس پر ایمان رکھتا ہو وہ ترنج کے مانند ہے جس میں خوشبو اور مہک ہوتی ہے اور جس کے پاس قرآن اور اس پر ایمان نہ ہو وہ ......

.. ایلوا کے مانند ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ تلخ ہے (امام جعفر صادقؑ)

۲۸ـه الکافی ج ۲، ص ۴۳۹ عن علی بن ابراہیم عن محمد بن عیسیٰ عن یونس عن ابی جمیلہ قال ابوعبداللہ الصادق۔

۲۹ـه علل الشرائع، عیون الاخبار، بحار الانوار ج ۹۲۔ ص ۱۲۔

۳۰ـه الکافی ج ۲، ص ۴۰۲۔

۳۱ـه ایضاً ج ۲ ص ۴۴۶۔

۳۲ـه کافی ج ۲ ص ۴۴۲۔

۳۳۔ جو شخص صدق دل اور یقین کے ساتھ قرآن کی ایک آیت پر بھی بھروسہ کرے (اسے اپنے لئے کافی سمجھے) یہ آیت اس کے لئے مشرق و مغرب میں کافی ہو گی۔

(امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

۳۴۔ جس شخص کے پاس قرآن ہو (اور اس کی تعلیمات پر عمل کرے) اسے یہ بات زیب نہیں دیتی کہ روئے زمین پر کسی کو اپنے سے زیادہ مستغنی تصور کرے اگرچہ دوسرا آدمی پوری کائنات کا مالک ہی کیوں نہ ہو۔ (معصوم علیہ السلام)

(۲)

قرآن کا احترام

۳۵۔ جو شخص قرآن کا احترام کرے گویا اس نے خدا تعالیٰ کا احترام کیا ہے اور جو شخص قرآن کا احترام نہ کرے گویا اس نے حرمت الٰہی کی توہین کی ہے۔ خدا کے نزدیک قرآن کا احترام ایسا ہے جیسے بیٹے پر باپ کا احترام لازمی ہوتا ہے (پیغمبر اکرمؐ)

۳۶۔ صرف رمضان نہ کہا کرو (بلکہ احترام کے ساتھ ماہ مبارک رمضان کہا کرو) اور نہ مصحف (جو قرآن کا نام ہے) کو مُصَیحف کہا کرو (کیونکہ یہ وزن چھوٹی چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے) اس سے قرآن مجید کی توہین ہوتی ہے (امیر المومنین علیہ السلام)

۳۷۔ اس اُمت کا کوئی بھی آدمی قرآن کی تلاوت کرے اور پھر جہنم میں جائے، یہ وہ شخص ہو گا جو قرآنی آیات کا تمسخر اور مذاق اڑاتا تھا (عقیدہ اور ایمان کے ساتھ تلاوت نہیں

۳۳ھ کافی ج ۲ ص ۴۵۶۔

۳۴ھ معانی الاخبار، بحار الانوار ج ۹۲ ص ۱۹۲۔

۳۵ھ جامع الاخبار مستدرک وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۲۸۸۔

۳۶ھ الجعفریات مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۲۸۸۔

۳۷ھ تفسیر العیاشی ج ۱ ص ۱۲۰۔ بحار ج ۹۲ ص ۱۸۲۔

کرتا تھا۔ (امیر المومنین علیہ السلام)

۳۸۔ روز قیامت جب خداوند عالم اولین اور آخرین کو اکٹھا کرے گا، اتنے میں ایک ایسا شخص آگے بڑھے گا کہ حسن و جمال میں جس کا کوئی ثانی نہیں ہوگا۔ وہ قرآن ہوگا، مومنین اس کو دیکھ کر کہیں گے یہ ہم میں سے ہے اور کس قدر زیبا ہے پھر جب یہاں سے گزرنے کے بعد شہدا کی اس پر نظر پڑے گی وہ بھی بول اٹھیں گے یہ قرآن ہے اور یہاں سے بھی گزر کر انبیاء و مرسلین کے پاس پہنچے گا۔ وہ بھی بول اٹھیں گے یہ قرآن ہے اور جب ان سے گزر کر ملائکہ کے پاس جائے گا تو وہ بھی فرمائیں گے یہ قرآن ہے اور جب سب کے آخر میں خداوند قدوس کے حضور میں پہنچے گا تو خالق متعال فرمائے گا مجھے اپنی عزت و جلال اور بلند رتبہ کی قسم جنہوں نے تیرا (قرآن) احترام کیا تھا آج میں بھی ان کا احترام کروں گا اور جس نے تیری توہین کی ہوگی میں اس کی توہین کروں گا۔ (امام جعفر صادق ؑ)

(۳)

حاملین قرآن کے فضائل

۳۹۔ حاملین قرآن وہی لوگ ہوں گے جن کو خدا کی خاص رحمت شامل حال ہوگی، نور الٰہی سے ملبوس ہوں گے اور کلام الٰہی سے بہرہ ور ہوں گے۔ جو شخص ان سے عداوت رکھے گا خداوند اس سے عداوت رکھے گا اور جو شخص ان سے محبت کرے گا خداوند متعال اس سے محبت رکھے گا۔ خالق فرماتا ہے اے حاملان قرآن کتاب الٰہی کی تعظیم کے ذریعے خدا سے محبت کرو (اس کا قرب حاصل کرو) خدا تم سے اس سے بھی زیادہ محبت کرے گا اور تمہیں اپنی مخلوق کا محبوب اور عزیز بنا دے گا۔ (پیغمبر اکرم ؐ)

۴۰۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے زیادہ محترم (قابل احترام) علماء کرام ہیں

---

۳۸ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۰۔

۳۹ جامع الاخبار، تفسیر امام عسکری ؑ، مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۲۹۰۔

اور ان کے بعد حاملان قرآن (علوم قرآن سے آراستہ لوگ) ہیں۔ یہ دنیا سے اس طرح نکلیں گے جس طرح انبیاء علیہم السلام نکلیں گے، ان کا حشر نشر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوگا وہ پل صراط پر انبیاء کے ساتھ گزریں گے، ان کے بدن پر انبیاء کا لباس ہوگا۔ پس طالب علم اور حاملِ قرآن کو اس مقام و شرف کی بشارت ہو جو اسے خدا کی طرف سے ملا ہے (پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۴۱۔ میری اُمت میں سب سے باعزت لوگ حاملان قرآن ہیں (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۴۲۔ اے قاریانِ قرآن، قرآن کے بارے میں تقویٰ اختیار کرو کیونکہ قرآن کے بارے میں مجھ سے بھی بازپرس کی جائے گی اور تم سے بھی۔ مجھ سے تبلیغ رسالت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور تم سے کتاب خدا اور میری سنت کے بارے میں۔ (پیغمبرِ اسلامؐ)

۴۳۔ اہل قرآن ہی تو خاصانِ خدا ہیں (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۴۴۔ روزِ قیامت نور کے منبر نصب کئے جائیں گے اور ہر منبر کے پاس جنت کی ایک بہترین اور قیمتی سواری ہوگی۔ خدا کی طرف سے ایک منادی پکارے گا۔ حاملانِ قرآن جہاں بھی ہوں ان منبروں پر بیٹھ جائیں اور تمہیں کسی قسم کا خوف اور حزن وملال لاحق نہ ہوگا یہاں تک کہ خالق مخلوقات کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے اس کے بعد ان سواریوں پر سوار اور بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۴۵۔ حاملانِ قرآن اہلِ جنت میں نامور شخصیات ہوں گے (رسولؐ خدا)

۴۰؎ جامع الاخبار، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۰۔

۴۱؎ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲، ص ۳۵۱۔

۴۲؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۳۔ ۴۳؎ مجمع البیان، ج ۱، ص ۱۵۔

۴۴؎ تفسیر ابوالفتوح رازی، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۰۔

۴۵؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۳۔

۴۶۔ خداوند تعالیٰ سخی ہے اور سخاوت اور اچھے اعمال کو دوست رکھتا ہے، اور پست اور بے ہودہ کاموں سے نفرت کرتا ہے تین چیزوں کا احترام، خدا کا احترام شمار ہوتا ہے: ۱۔ سفید ریش مسلمان، ۲۔ امام عادل، ۳۔ وہ حامل قرآن جو اس کے احکام سے انحراف نہ کرتا ہو۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(۴)

حاملانِ قرآن کا احترام

۴۷۔ حاملان قرآن انبیاء و مرسلین کے بعد باقی انسانوں میں سب سے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔ بنا برایں اہل قرآن کے حقوق کو معمولی نہ سمجھو کیونکہ خدا کے نزدیک ان کا مقام بہت بلند ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۴۸۔ اے ابوذر سفید ریش مسلمان، حاملان قرآن جو اس کی تعلیمات پر عمل کریں اور عادل بادشاہ کا احترام خدا کا احترام ہے۔ (رسولؐ خدا)

(۵)

قرآن کی تلاوت، ترتیل اور اس کی تجوید

۴۹۔ جو شخص ایک رات میں قرآن کی دس آیتوں کی تلاوت کرے اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیات کی تلاوت کرے اس کا نام ذاکرین (ذکر خدا کرنے والوں) میں لکھا جائے گا اور جو شخص سو آیات کی تلاوت کرے اس کا نام قانتین میں (قنوت پڑھنے والے) لکھا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات کی تلاوت کرے اس کا نام خاشعین

---

۴۶ الجعفریات، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۸۹۔

۴۷ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۱۔

۴۸ امالی الشیخ طوسی مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۰۔

(خضوع وخشوع کرنے والے) میں لکھا جائے گا اور جو شخص تین سو آیات کی تلاوت کرے اس کا نام فائزین (کامیاب لوگ) میں لکھا جائے گا اور جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرے اس کا نام مجتہدین میں لکھا جائے گا اور جو شخص ہزار آیات کی تلاوت کرے اس کے ثواب میں ایک قنطار سونا لکھا جائے گا اور قنطار پچاس ہزار مثقال سونے کا ہوتا ہے اور ہر مثقال میں چوبیس قیراط ہوتے ہیں، خدا کے دربار میں چھوٹے سے چھوٹا قیراط کوہِ اُحد کے برابر ہوا کرتا ہے اور بڑے سے بڑا جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اس سے زیادہ ہوتا ہے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم)

۵۰۔ —— افضل ترین عبادت قرآن کی تلاوت ہے۔ (رسولؐ خدا)

۵۱۔ جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرے اور یہ سمجھے کہ اس (تلاوتِ قرآن) سے بہتر کسی کو کوئی چیز عطا کی گئی ہے تو اس نے، جس کو خدا نے عظیم قرار دیا تھا اسے حقیر سمجھا اور جس کو خدا نے حقیر قرار دیا تھا اسے عظیم سمجھ لیا ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۵۲۔ روزِ قیامت (جب ہجوم اور بھیڑ کی وجہ سے ہر کوئی کسی مناسب جگہ کا متلاشی ہوگا) دو قسم کے آدمیوں کو مُشک کے ٹیلوں پر جگہ دی جائے گی۔ ۱۔ وہ آدمی جو قرآن کی تلاوت کرتا ہو، ۲۔ وہ آدمی جو لوگوں کی رضامندی سے ان کی امامت کرے (ان کا امام جماعت بنے)
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۵۳۔ خالق فرماتا ہے جو شخص تلاوت قرآن میں مصروف رہے اور اس طرح اسے دعا اور سوال کی فرصت نہ ملے اسے شاکرین والا ثواب دوں گا۔ (رسولؐ خدا)

۴۹؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۸۔

۵۰؎ مجمع البیان ج ۱، ص ۱۵۔

۵۱؎ 〃 ج ۱، ص ۱۶۔

۵۲؎ درر اللیالی مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۸۸۔

۵۳؎ عدۃ الداعی بحار الانوار ج ۹۲، ص ۲۰۰۔

۵۴۔ اے سلمان تلاوت قرآن کو لازمی سمجھو کیونکہ قرآن کی تلاوت گناہوں کا کفارہ ہے۔

(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آتش جہنم کے مقابلے میں سپر اور عذاب جہنم سے نجات ہے۔ قاری قرآن کے لئے ہر آیت کے عوض ایک سو شہید کا ثواب لکھا جائے گا۔ ایک سورۃ کے عوض ایک نبی مرسل کا ثواب لکھا جائے گا، قاری قرآن پر رحمت نازل ہوگی، ملائکہ اس کے لئے استغفار (طلب مغفرت) کریں گے۔ جنت اس کی مشتاق ہوگی اور خدا اس سے راضی ہوگا۔

جب کوئی مومن قرآن کی تلاوت کرتا ہے خداوند اس کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اُسے (قاری قرآن کو) ہر حرف کے عوض میں پل صراط پر (گزرنے کے لئے) ایک نور عطا فرمائے گا۔ اے سلمان! مومن جب قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو خدا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور خدا اس کے لئے ہر حرف کے عوض جو اس کے منہ سے نکلے ایک فرشتے کو خلق فرماتا ہے جو اس (قاری قرآن) کے لئے قیامت تک تسبیح و تقدس کرتا رہتا ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۵۵۔ نماز کے دوران قرآن کی تلاوت دوسرے اوقات میں تلاوت قرآن سے بہتر ہے، نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں تلاوت قرآن (کسی دوسرے) ذکر خدا سے بہتر ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۵۶۔ تمہاری ہر بات ذکرِ خدا اور تلاوت قرآن پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ (رسول خدا)

۵۷۔ ہمیشہ دو آدمیوں پر رشک کرنا چاہیئے:

۱۔ وہ آدمی جس کو خدا نے مال و دولت دی ہو اور وہ اس میں سے دن رات راہِ خدا میں خرچ کرتا ہو۔

---

۵۴ جامع الاخبار، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۲۔
۵۵ " " " ج ۱، ص ۲۹۲۔
۵۶ " " " ج ۱، ص ۲۹۳۔
۵۷ خصال الصدوق۔ " " " " " "

۲۔ وہ آدمی جس کو خدا نے قرآن کی نعمت و دولت سے نوازا ہو اور وہ اسے شب و روز زندہ رکھے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ)

۵۸۔ تم ضرور بالضرور قرآن کی تلاوت اور خدا کو یاد کرتے رہو کیونکہ یہ تمہارے لئے آسمان میں ذکر اور زمین میں نور ہے۔ (رسولؐ خدا)

۵۹۔ جو شخص تلاوت کلام پاک کو اپنی عادت اور مسجد کو اپنا گھر بنالے خداوند کریم اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا اور درجۂ وسطیٰ کے نزدیک اسے مقام ملے گا۔

۶۰۔ قرآن کی عبارت کو دیکھ کر اس کی تلاوت کرنا سب سے زیادہ شیطان پر شاق گزرتا ہے۔

۶۱۔ جس مملوک اور غلام کا سلوک قرآن مجید سے اچھا ہو اس کے مولا اور آقا کو چاہیئے کہ اس (غلام) سے نرمی اختیار کرے اور اچھا سلوک کرے۔ (رسولؐ خدا)

۶۲۔ قرآن مجید کو دیکھنا عبادت ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۶۳۔ جس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کی گویا اسے ایک تہائی نبوت دی گئی، اور جس نے دو تہائی قرآن کی تلاوت کی گویا اس کو دو تہائی نبوت دی گئی، اور جس نے پورے قرآن کی تلاوت کی گویا اسے پوری نبوت دی گئی ہے۔ پھر اس قاری قرآن سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور ہر آیت کے عوض میں جنت میں ایک مقام بلند ہوتا جا۔

---

۵۸ خصال الصدوق۔ مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۲۹۳

۵۹ الجعفریات، مستدرک الوسائل۔

۶۰ ثواب الاعمال، بحار الانوار، ج ۹۲، ص ۲۰۲۔

۶۱ الجعفریات۔

۶۲ امالی الطوسی۔ وسائل الشیعہ ج ۲، ص ۸۴۹۔

۶۳ تفسیر ابی الفتوح، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۳۔

پس اس شخص نے جتنا قرآن پڑھا ہوگا اسی نسبت سے جنت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوتا جائے گا۔ اس کے بعد اس (قاری قرآن) سے کہا جائے گا، لے لے، پھر اس سے پوچھا جائے گا، تمہیں معلوم ہے تمہارے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ قاری جواب دے گا، نہیں۔ پھر اسے معلوم ہوگا کہ اس کے دائیں ہاتھ میں جنت جاودانی کی سند اور بائیں ہاتھ میں بہشت ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۶۴۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے افضل عمل کونسا ہے؟

آپؐ نے فرمایا، بہترین عمل یہ ہے کہ مرتے وقت بھی زبان پر کلام پاک کی تلاوت جاری ہو اور ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو۔

۶۵۔ قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنا زبانی تلاوت سے بہتر ہے۔ (رسولؐ اکرم)

۶۶۔ ہر چیز کا ایک زیور ہوا کرتا ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔ (رسولؐ اکرم)

۶۷۔ قرآن کو اپنی (اچھی) آوازوں سے زینت دو۔ (رسولؐ اکرم)

۶۸۔ اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔ (رسولؐ اکرم)

۶۹۔ اپنی اچھی آوازوں کے ذریعے قرآن کے حُسن کو بڑھاؤ کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حُسن میں اضافہ کر دیتی ہے۔ (رسول اکرمؐ)

۶۴؎ جامع الاخبار، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۳۔
۶۵؎ " " " ج ۱، ص ۲۹۴۔
۶۶؎ الکافی ج ۲، ص ۴۵۰۔
۶۷؎ جامع الاخبار، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۵۔
۶۸؎ " " " ج ۱، ص ۲۹۵۔
۶۹؎ عیون اخبار الرضا۔ ج ۲، ص ۶۹۔

۷۰۔ چھ چیزیں مروت اور جوانمردی کی علامت ہیں ان میں سے تین گھر میں اور تین سفر میں ہوتی ہیں۔

گھر کی چیزیں کتابِ خدا کی تلاوت، مساجد کی تعمیر اور باہمی محبت و مروت ہیں۔ اور سفر کی چیزیں زادِ راہ کو ہمسفر دوستوں میں فراخدلی سے خرچ کرنا، حُسنِ خلق (خوش اخلاق) اور ہنسی مذاق (جو معصیت الٰہی پر مشتمل نہ ہو) ہیں۔ (رسول اکرمؐ)[۷۰]

۷۱۔ تمہیں چاہیئے کہ ہر حالت میں قرآن کی تلاوت کرو۔ (رسول اکرمؐ)[۷۱]

۷۲۔ پیغمبر اسلامؐ سے پوچھا گیا، قرآن مجید پڑھنے میں سب سے اچھی آواز کس کی ہے؟

آپؐ نے فرمایا، اس کی آواز اچھی ہے جس کی آواز سن کر معلوم ہو کہ اس کے دل میں خوفِ خدا ہے۔ (رسول اکرمؐ)[۷۲]

۷۳۔ قرآن اس ناقہ کے مانند ہے جو بندھی ہوئی ہو جو اس سے ہم پیمان رہے گا وہ اس کی روحانیت سے بہرہ ور ہوگا اور جو اس سے جدا (دور رہے گا) ہوگا، اس کی روحانیت سے محروم رہے گا۔ (رسولِ خداؐ)[۷۳]

۷۴۔ امیر المومنینؑ اپنے فرزند محمد بن حنیفہ کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تمہارا فرض ہے کہ دن رات قرآن کی تلاوت کرو، اس پر عمل کرو، اس کے امر و نہی، حلال و حرام اور دوسرے احکام کے پابند رہو کیونکہ قرآن خدا کی طرف سے مخلوق میں ایک عہد نامہ ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ہر روز اس عہد نامہ کو بغور پڑھے۔ (امیر المومنینؑ)[۷۴]

۷۰؎ عیون اخبار الرضا ج ۲، ص ۲۷۔

۷۱؎ روضۃ الکافی۔

۷۲؎ تنبیہ الخاطر۔ بحار الانوار، ۹۲، ص ۱۹۵۔

۷۳؎ عوالی اللیالی۔

۷۴؎ من لا یحضرہ الفقیہ۔

۷۵۔ قرآن خدا کی مضبوط رسی اور روشن نور ہے۔اس کا ظاہر شفاء بخش دوا ہے۔ اس کی تلاوت کرتے رہو، خدا تمہیں اس کی تلاوت کے ہر حرف کے عوض میں دس نیکیوں کا اجر دے گا یہ نکتہ پوشیدہ نہ رہے کہ میری مراد یہ نہیں کہ الٓمٓ (یہ تینوں مجموعی طور پر) ایک حرف ہیں اور اس کی دس نیکیاں ہیں بلکہ دس نیکیاں الف کی، دس نیکیاں لام کی اور دس ہی نیکیاں میم کی لکھی جائیں گی۔ (امیرالمومنین علیہ السلام)

۷۶۔ صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور جنت کے بلند مقامات پر ترقی کرتا جا اور وقار سے ٹھہر ٹھہر کے چلتا جا جس طرح دنیا میں قرآن پڑھا کرتا تھا۔ تیرا مقام قرآن کی اس آخری آیت کے پاس ہے جس کی تو نے تلاوت کی تھی۔ (امیرالمومنینؑ)

۷۷۔ جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے گویا اُسے نبوت عطا کی گئی (اس کے سینے میں قرآن ہے) فرق اتنا ہے کہ اس (قاری قرآن) پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ (امیرالمومنینؑ)

۷۸۔ جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی دعا (جلدی یا دیر سے) ضرور قبول ہوتی ہے۔ (امام حسن علیہ السلام)

۷۹۔ جو شخص نماز کے دوران کھڑے ہو کر ایک آیت کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے عوض میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں ایک آیت کی تلاوت کرے اس کے۔ ۔ ۔ ۔ ہر حرف کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص قرآن کو سنتا ہے اس کے لئے ہر حرف کے عوض میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اور جو شخص رات کو قرآن ختم کرے، فرشتے صبح تک اس پر درود

۷۵ے مجمع البیان، ج ۱، ص ۱۵۔

۷۶ے 〃 〃 〃 ص ۱۶۔

۷۷ے 〃 〃 ص ۱۶۔

۷۸ے دعوات القطب الراوندی، مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۲۹۳۔

۷۹ے کافی، ج ۲، ص ۴۴۷۔

بھیجتے رہتے ہیں۔
اور جو شخص دن کے وقت قرآن ختم کرے شام تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور یہ عمل اس کے لئے زمین سے آسمان تک (پوری کائنات) سے بہتر ہے۔

سائل نے پوچھا، یہ اس کا اجر ہوگا جو قرآن پڑھا ہوا ہو، اور جس نے قرآن نہ پڑھا ہو؟

آپ نے فرمایا، خدا کی ذات کریم ہے، اگر انسان وہی کچھ پڑھے جو اسے آتا ہے تو خدا اسے بھی یہی اجر دے دیتا ہے۔

۸۰۔ امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا، سب سے افضل عمل کونسا ہے؟

آپ نے فرمایا الحالّ المرتحل (اتر کر پھر کوچ کرنے والا) آپ سے دریافت کیا گیا الحال المرتحل کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کھولا جائے اور اسے اختتام تک پہنچایا جائے۔ (امام زین العابدینؑ)

۸۱۔ تمہیں ضرور بضرور قرآن کی تلاوت کرنی چاہیئے اس لئے کہ خدا نے جنت کو اپنے دست قدرت سے خلق فرمایا ہے، اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی، اس کا گارا مشک کا، عام مٹی زعفران کی اور اس کی کنکریاں لؤلؤ (موتیوں) کی بنی ہوئی ہیں۔ قرآنی آیات کی مقدار میں اس کے درجے بنائے گئے ہیں پس جس شخص نے قرآن کی

---

۸۰ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۲۔
۸۱ تفسیر القمی، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۲۔

تلاوت کی ہوگی اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور بہشت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوتا جا، پس ان قاریان قرآن میں سے جو بھی جنت میں داخل ہوگا سوائے انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کے ، کسی کا درجہ بھی اس (قاری قرآن) کے درجے سے بلند نہ ہوگا۔

(امام زین العابدینؑ)

۸۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ، روزِ قیامت قرآن مجید ایک حسین ترین صورت میں آئے گا ، جب وہ مسلمانوں کے پاس سے گزرے گا تو مسلمان بول اٹھیں گے یہ آدمی تو ہم میں سے معلوم ہوتا ہے اور جب ان (مسلمانوں) سے گزر کر انبیاء علیہم السلام کے پاس پہنچے گا تو انبیاء فرمائیں گے یہ ہم میں سے ہے اور جب ملائکہ مقربین کے پاس سے گزرے گا تو وہ بھی کہیں گے ، یہ ہم میں سے ہے اور جب بارگاہِ خداوندی میں پہنچے گا تو خالق سے مخاطب ہو کر (قرآن) کہے گا ، پالنے والے فلاں شخص میری خاطر دنیا میں تپتی دھوپ میں تشنہ لب ، راتوں کو بیدار رہا ہے (دن رات تلاوت میں مشغول رہتا تھا) اور فلاں شخص اس قدر قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا تھا ، خالق فرمائے گا ، دونوں کو اپنے درجات کے لحاظ سے جنت میں جگہ دونگا اتنے میں ایک قوم اٹھے گی اور قرآن کے پیچھے پیچھے چلے گی۔

اس وقت خالق مومن سے کہے گا ، قرآن پڑھتا جا اور جنت کی منزلوں میں ترقی کرتا جا ، پس ہر مومن قرآن پڑھتا جائے گا اور اپنی مخصوص منزل تک پہنچ جائے گا۔

۸۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ شیعان علیؑ نماز کثرت سے پڑھتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔

۸۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں تمہیں ضرور بضرور قرآن کی تلاوت کرنی چاہیئے کیونکہ جنت کے درجے قرآن کی آیات کی مقدار میں ہیں۔ جب قیامت کا

۸۲؎ الکافی ، ج ۲ ، ص ۴۳۹۔

۸۳؎ صفات الشیعہ ، ص ۱۶۷۔

۸۴؎ المجالس ، الوسائل ، ج ۲ ، ص ۸۴۲۔

دن ہوگا، قاریِ قرآن سے کہا جائے گا، قرآن کی تلاوت کرتا جا اور جنت کے درجات حاصل کرتا جا۔

قاری جیسے جیسے آیات کی تلاوت کرتا جائے گا اتنا ہی اس کا مقام بلند ہوتا جائے گا۔

۸۵۔ امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قرآن خدا کی طرف سے مخلوق کے لئے ایک عہد نامہ ہے مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے عہد نامے پر غور کرے۔ اور روزانہ پچاس آیات کی تلاوت کرے۔

۸۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

نماز شب میں ایک سو آیتوں کی تلاوت ایک پوری رات کے قنوت کے برابر ہے اور جو شخص نماز کے علاوہ (دیگر حالات میں) دو سو آیتوں کی تلاوت کرے اس کے اعمال میں ایک قنطار حسنات لکھ دی جاتی ہیں، ایک قنطار میں ایک ہزار دو سو اوقیہ ہوتے ہیں، اور ایک اوقیہ کوہِ اُحد سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

۸۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص قرآن کو دیکھ کر اس کی تلاوت کرے اس کی آنکھوں کی نظر تیز کر دی جاتی ہے، اس کے والدین سے (روزِ قیامت) رعایت کی جائے گی اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔

۸۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے: روزِ قیامت اولاد آدمؑ کو جو مومن ہوگی بلایا جائے گا، یہ قرآن ایک حسین صورت میں اس (مومن) کے آگے آگے ہوگا اور (قرآن) کہے گا میرے مالک میں قرآن ہوں اور یہ تیرا مومن بندہ ہے یہ میری تلاوت کر کے اپنے نفس کو تھکا دیتا تھا اور راتوں کو دیر تک ٹھہر ٹھہر کے میری تلاوت کرتا تھا

۸۵؎ الکافی، ج ۲، ص ۶۴۴۔

۸۶؎ 〃 〃 ، ص ۴۴۵۔

۸۷؎ 〃 〃 ، ص ۴۴۹۔

۸۸؎ 〃 〃 ، ص ۴۴۹۔

نمازِ تہجد کے وقت اس کی آنکھیں اشکبار ہوتی تھیں جس طرح اس (مومن) نے مجھے راضی رکھا ہے اسی طرح آج تو بھی اُسے راضی کر دے۔

اس وقت خدائے تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے اپنا دستِ راست آگے بڑھا اس کے بعد خداوند اس کے دائیں ہاتھ کو اپنی رضا اور بائیں ہاتھ کو اپنی رحمت سے بھر دے گا، پھر اس سے کہا جائے گا یہ جنت تیرے لئے صباح (حلال) ہے، قرآن پڑھتا جاؤ بلند مرتبہ حاصل کرتا جا۔ بندہ جیسے جیسے قرآن کی کسی آیت کی تلاوت کرے گا، ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا۔

۸۹۔ امام صادق سلام اللہ علیہ نے فرمایا، قرآن کو دیکھ کر اس کی تلاوت کرنا والدین کے عذاب کو کم کر دیتا ہے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔

۹۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں، قاریانِ قرآن میں سب سے اچھی آواز امام زین العابدین علیہ السلام کی تھی، سقا (ماشکی) جب آپ کے بیت الشرف سے گزرتے تھے تو آپ کے دروازے پر کھڑے ہو کر آپ کی تلاوت سنتے اور محظوظ ہوتے تھے، امام محمد باقر علیہ السلام بھی اپنے زمانے میں (تلاوتِ قرآن میں) سب سے اچھی آواز رکھتے تھے۔

۹۱۔ امام علی نقی علیہ السلام فرماتے ہیں:

تلاوتِ کلامِ پاک میں امام زین العابدینؑ کی آواز اتنی اچھی اور دلنشین تھی کہ بعض اوقات آپ کی آواز سن کر آپ کے درِ خانہ سے گزرنے والوں پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔

---

۸۹ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۰۔

۹۰ 〃 〃 ، ص ۴۵۱۔

۹۱ 〃 〃 ، ص ۴۵۰۔

(۶)

جوانوں اور اولاد کو قرآن کی تعلیم دینا

۹۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
قرآن کو سیکھو اور پڑھو کیونکہ روزِ قیامت قرآن ایک خوبصورت اور دلکش جوان کی شکل میں قاری قرآن کے پاس آئے گا اور کہے گا، میں وہ قرآن ہوں جس کی خاطر تم راتوں کو بیدار رہتے تھے، تپتی دھوپ میں تشنہ رہتے تھے، کثرتِ تلاوت سے تیرا لعاب دہن خشک ہو جاتا تھا اور تیری آنکھیں اشکبار رہتی تھیں، آج تجھے بشارت ہو۔ اس وقت ایک تاج لاکر اس کے سر پہ رکھ دیا جائے گا اور اس کے داہنے ہاتھ میں امان نامہ دے دیا جائیگا اور بائیں ہاتھ میں بہشت جاودانی کی سند دے دی جائے گی، اور اُسے لباس بہشت پہنایا جائے گا پھر اس سے کہا جائیگا قرآن پڑھتا جا اور مقام بلند حاصل کرتا جا۔ جیسے جیسے ایک آیت کی تلاوت کرے گا ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا اگر اس کے والدین مومن ہوں انہیں بھی لباس جنت پہنایا جائے گا اور ان (والدین) سے کہا جائے گا یہ سب کچھ اس بات کا صلہ ہے کہ تم نے اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دی۔

۹۳۔ رسولؐ خدا نے فرمایا جب استاد بچے (شاگرد) سے کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور بچہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ لے تو خدا بچے، اس کے والدین اور استاد کے لئے برائت نامہ (نجات کی سند) لکھ دیتا ہے۔

۹۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دے، خدا روز قیامت اس کے والدین کو عزت کا تاج پہنائے گا اور جنت کا وہ لباس

---

۹۲ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۱۔

۹۳ مجمع البیان، ج ۱، ص ۱۸۔

۹۴ 〃 ج ۱، ص ۹۔

عطا فرمائے گا جس کو کبھی کسی نے دیکھا نہ ہو۔

۹۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دی گویا اس نے دس ہزار مرتبہ بیت اللہ کا حج اور دس ہزار مرتبہ عمرہ انجام دیا ہو، اولاد اسمٰعیل میں سے دس ہزار غلام آزاد کئے ۔۔۔ راہ خدا میں دس جنگیں لڑیں اور ، دس ہزار بھوکے مسکین مسلمانوں کو کھانا کھلایا ۔۔۔ دس ہزار برہنہ مسلمانوں کو لباس پہنایا ہے۔ اس کے ہر حرف کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں، حشر و نشر تک قبر میں قرآن اس کے ساتھ رہے گا، اس کے میزان کے پلڑے کو بھاری کر دے گا، پُل صراط سے اس کو بجلی کی طرح گزار دے گا اور قرآن اس وقت تک اس سے جدا نہ ہوگا جب تک اس (اولاد کو قرآن کی تعلیم دینے والے) کو عزت کی اس منزل تک نہ پہنچائے جس کی وہ آرزو رکھتا ہوگا۔

۹۶۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا جب لوگ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں تو خدا تمام اہل زمین پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے مگر جب جوانوں کو نماز (مساجد) کی طرف جاتے اور بچوں کو قرآن سیکھتے ہوئے دیکھتا ہے تو سب پر رحم فرماتا ہے اور عذاب میں تاخیر فرماتا ہے۔

۹۷۔ روایت میں ہے کہ عبد الرحمٰن سلمی نے امام حسینؑ کے فرزند کو سورۂ حمد کی تعلیم دی تھی۔ جب آپ کے فرزندؑ نے اپنے پدر گرامی کو سورۂ حمد سنایا تو آپؑ نے عبد الرحمٰن کو ایک ہزار دینار اور ہزار لباس عطا فرمایا، کچھ لوگوں نے حضرت کے اس عمل پر اعتراض کیا تو آپؑ نے فرمایا، میرا دیا ہوا یہ مال عبد الرحمٰن کے عطیے (میرے فرزند کی تعلیم) کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔

---

۹۵ جامع الاخبار، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۰۔

۹۶ من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۸۰۔

۹۷ مناقب ابن شہر آشوب، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۰۔

۹۸۔ امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا جو مومن نوجوان قرآن کی تلاوت کرے قرآن اس کے گوشت اور خون میں مل جاتا ہے اور خدا اپنے سفیروں (انبیاءؑ) کے ساتھ اس کو محشور فرمائے گا، یہی قرآن اس قاری قرآن اور قیامت کی سختیوں کے درمیان حائل ثابت ہو گا، قرآن کہے گا میرے مالک ہر عامل کو اس کے عمل کا اجر مل گیا ہے اور میرے عامل کو (قاری قرآن) اپنے عمل کا اجر نہیں ملا۔ اسے بھی اپنے بہترین عطیے سے نواز۔

خدا اس قاری قرآن کو دو لباس فاخرہ پہنائے گا اور اس کے سر پر عزت کا تاج پہنائے گا، پھر قرآن سے کہا جائے گا کیا ہم نے قاری قرآن کے بارے میں تجھے راضی کر دیا ہے۔ قرآن جواب دے گا اے پالنے والے میں اس قاری قرآن کے لئے اس سے بہتر اجر کی آرزو رکھتا ہوں۔ چنانچہ قاری قرآن کے داہنے ہاتھ میں عذاب الٰہی سے امان نامہ اور بائیں ہاتھ میں بہشت جاودانی کی سند دی جائے گی، پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی پھر اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور جنت کے اعلیٰ رتبوں کو حاصل کرتا جا۔ پھر قرآن سے کہا جائے گا کیا اب ہم نے تجھے راضی کر دیا ہے؟ قرآن جواب دے گا ہاں۔

۹۹۔ امام حسن عسکری ؑ نے آیۂ کریمہ (وَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ) کی تفسیر میں فرمایا، روزِ قیامت قرآن مجید ایک نوجوان کو اپنے ساتھ لے کے آئے گا اور اپنے رب سے مخاطب ہو کر عرض کرے گا، پالنے والے میں نے اس نوجوان کو دن میں پیاسا اور رات کو بیدار رکھا ہے۔ اس کے سامنے تیری رحمت کے ذائقے کو ——— شیریں پیش کیا ہے اور تیری رحمت کی امیدوں کو وسیع کر دیا ہے۔ تیرے بارے میں میرے اور اس نوجوان کے حُسن ظن کی لاج رکھ لے۔

خالق فرمائے گا اس کے دائیں ہاتھ میں جاگیر بہشت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی اور اس

---

۹۸ الکافی، ج ۱، ص ۴۴۱۔
۹۹ تفسیر الامام عسکری، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۰۔

کی ابدیت کی سند دے دو، اس کو جنت میں حور دں کے ساتھ ملا دو، اس کے والدین کو وہ لباس پہناؤ جس کے مقابلے میں دنیا ومافیہا ہیچ ہو، اس وقت تمام مخلوق اس نوجوان قاری قرآن کے والدین کی طرف دیکھے گی اور اس کا احترام کرے گی، اس کے والدین کو خود اپنے اُوپر تعجب ہوگا اور وہ بول اٹھیں گے، پالنے والے یہ سب اجر ہمیں کس صلے میں ملا، ہمارے اعمال تو اس قابل نہ تھے۔

خالق فرمائے گا اس لباس کے علاوہ ان کو عزت اور شہرت کا وہ تاج بھی دیا جائے جس کی مثل نہ کسی نے دیکھا ہو نہ سنا ہو اور نہ کسی نے اس کے بارے میں سوچا ہو، اُن (والدین) سے کہا جائے گا یہ سب اجر تمہیں اس لئے دیا جارہا ہے کہ تم نے اپنے فرزند کو قرآن کی تعلیم دی اسے دین اسلام سے روشناس کرایا اور اسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علیؑ ولی اللہ کی محبت پر راضی کیا۔ اور اسے محمدؐ و علیؑ کی تعلیمات کا پابند بنایا۔

(۷)

محنت سے قرآن سیکھنے کی فضیلت

۱۰۰۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس شخص کا حافظہ کم ہو اور محنت اور مشقت سے قرآن یاد کرے تو اسے دو اجر ملیں گے۔

۱۰۱۔ جس شخص پر قرآن کے معاملے میں سختی کی گئی ہو اس کو دگنا اجر ملے گا اور جس نے آسانی سے یاد کیا ہو وہ اولین کے ساتھ محشور ہوگا۔

۱۰۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص کثرت سے قرآن پڑھے اور حافظہ کی

---

۱۰۰ کافی، ج ۲، ص ۴۴۵۔

۱۰۱ 〃 〃 〃 ۴۴۴۔

۱۰۲ 〃 〃 〃 ۴۴۱۔

قلت کی وجہ سے محنت و مشقت سے قرآن کی تحقیق کرے اُسے دُگنا اجر دیا جائے گا۔

(۸)

قرآن سیکھنے اور سکھانے کی ترغیب

۱۰۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن خدا کا پُر برکت دسترخوان ہے اس سے جتنا ہو سکے سیکھو۔ وہ ایک نور ہے۔ اور ایک شفا بخش دوا ہے۔ خداوند قدوس اس کی بدولت شرافت کے اعلیٰ درجے سے نوازتا ہے۔

۱۰۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مومن مرد، عورت، آزاد اور غلام پر خدا کی طرف سے فرض ہے کہ وہ قرآن کی تعلیم حاصل کرے۔

۱۰۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: جو شخص قرآن کی ایک آیت کی تعلیم دے جب تک اس آیت کی تلاوت ہوتی رہے گی اس کا اجر اس کو ملتا رہے گا۔

۱۰۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دوسروں کو قرآن کی تعلیم دے اور علم کے معاملے میں تواضع اور انکساری سے پیش آئے اور لوگوں کو محض رضائے الٰہی کی خاطر علم سکھائے، بہشت میں اس سے زیادہ کسی کو ثواب نہیں ملے گا اور نہ اس سے بلند مقام کسی کو ملے گا اور جنت کے ہر بلند اور بالا درجے میں اسکو وافر مقدار میں حصہ ملے گا۔

۱۰۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: تم میں سب سے بہتر آدمی

---

۱۰۳ تفسیر ابی الفتوح مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۸۷۔

۱۰۴ " " " " " " " "

۱۰۵ درر اللیالی مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۸۸۔

۱۰۶ عقاب الاعمال، ص ۵۱۔

۱۰۷ امالی، ج ۱، ص ۳۶۷۔

وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

۱۰۸۔ پیغمبرؐ اسلام نے فرمایا قرآن کی دوسروں کو تعلیم دو کیونکہ حامل قرآن کی مثال اس شخص کی ہے جس کے پاس مشک آہو سے بھرا ہوا چمڑے کا تھیلا ہو، اگر اسے کھولا جائے تو اس کی مہک آتی ہے اور اگر اسے بند اور محفوظ رکھا جائے تو خوشبو بھی محفوظ رہتی ہے۔

۱۰۹۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ مکہ یا مدینہ جائے اور دو خوبصورت اور بلند کوہان والی اونٹنیاں لے کر اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹ آئے اس حالت میں کہ نہ اس نے کوئی گناہ کیا ہو اور نہ قطع رحمی۔ اصحاب نے عرض کی یا رسولؐ اللہ ہم سب یہی چاہتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی مسجد جائے اور قرآن کی ایک آیت سیکھ لے۔ یہ ایک ناقہ (اونٹنی) سے بہتر ہے، دو آیتیں سیکھے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے، اور تین آیات سیکھے تو تین اونٹنیوں سے بہتر ہے۔

۱۱۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معلّم قرآن کے لئے کائنات کی ہر چیز حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں تک استغفار کرتی ہیں۔

۱۱۱۔ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قرآن کو سیکھو کیونکہ یہ دلوں کی بہار ہے اور اس کے نور سے شفا طلب کرو کیونکہ سینوں (دلوں) کی شفا ہے اور اچھے انداز میں اس کی تلاوت کرو کیونکہ یہ بہترین داستان ہے۔ وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ اس سرگرداں جاہل کے مانند ہے جو اپنی جہالت سے باز نہیں آتا۔ بلکہ اللہ کی عظیم حجت اس پر تمام ہو گئی ہے۔ اس کے لئے پشیمانی لازمی اور اس کی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ملامت کی گئی ہے۔

---

۱۰۸ درر اللئالی، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۰۔

۱۰۹ امالی الطوسی، ج ۱، ص ۳۶۸۔

۱۱۰ درر اللئالی، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۸۸۔ ۱۱۱ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۱۰۔

۱۱۲۔ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن کو سیکھو کیونکہ وہ بہترین کلام ہے اور اس کو سمجھو اس لئے کہ وہ دلوں کی بہار ہے۔

۱۱۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کو چاہیئے کہ اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک وہ قرآن کو پڑھ نہ لے یا کم از کم اس میں مشغول نہ ہو۔

(۹)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

۱۱۴۔ خداوند تعالیٰ قرآن کو سننے والے سے دنیا کی اور پڑھنے والے سے آخرت کی بلائیں اور آفتیں دور کر دیتا ہے۔

قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قرآن کی ایک آیہ سننے والے (جب وہ صدق دل سے قرآن کا معتقد بھی ہو) کا ثواب سونے کے ایک ڈھیر کے ثواب سے، جو راہِ خدا میں صدقہ دیا جائے، زیادہ ہے۔ قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کا ثواب دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۱۱۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو پڑھنے اور سننے والے اجر و ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔

۱۱۶۔ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو شخص سورہ حمد کی تلاوت کو سنے اُسے تلاوت کرنے والے کا ایک تہائی ثواب ملے گا لہٰذا جہاں تک ہو سکے

---

۱۱۲ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۱۰۔

۱۱۳ الکافی، ج ۱، ص ۴۴۴۔

۱۱۴ تفسیر الامام العسکری، وسائل، ج ۲، ص ۸۳۱۔

۱۱۵ الجعفریات۔

۱۱۶ تفسیر الامام العسکری، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۳۔

اس کارِ خیر کی فرصت کو ہاتھ سے نہ جانے دو، ورنہ تمہارے دلوں میں اس کی حسرت رہ جائے گی۔

۱۱۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں، نماز کے دوران اور دوسرے حالات میں پڑھے جانے والے قرآن کو سننا مستحب ہے۔

۱۱۸۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں، جو شخص کتاب الٰہی کا ایک حرف پڑھے نہیں صرف سُنے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، ایک برائی مٹا دی جاتی ہے اور اس کا مقام ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔

اور جو شخص حالتِ نماز کے علاوہ (دیکھ کے) ایک حرف پڑھ لے اس کے لئے بھی ایک حسنہ لکھ دیا جاتا ہے، ایک برائی مٹا دی جاتی ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور جو شخص قرآن کا ایک حرف سیکھ لے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

معصومؑ فرماتے ہیں ایک حرف سے میری مراد ایک آیت نہیں بلکہ مراد حرف ب ت اور ان جیسا ایک ایک حرف ہے جس کے سیکھنے کا اتنا ثواب ہے۔

۱۱۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جب قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو اس وقت سکوت اختیار کرنا ضروری ہے چاہے نماز میں قرآن پڑھا جا رہا ہو یا غیر نماز میں، اور جب تمہارے پاس قرآن پڑھا جائے تو سکوت کے ساتھ اس کو سنتے رہو۔

---

۱۱۷ کتاب العلا۔ وسائل ج ا ص ۲۹۵

۱۱۸ الکافی، ج ۲، ص ۴۰۸۔

۱۱۹ مجمع البیان، ج ا، بحار الانوار، ج ۹۲، ص ۲۲۰۔

(۱۰)

الفاظِ قرآن کو اعراب اور حرکت دینا

۱۲۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو اعراب دے کر (صحیح قرأت سے) پڑھو اور اس کے عجائبات کو تلاش کرو۔

۱۲۱۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے قرآن کو عربی طریقے سے سیکھیں۔

۱۲۲۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جب میری امت کا ایک عجمی (غیر عرب) آدمی عجمی لہجے میں قرآن کی تلاوت کرے تو فرشتے اسے عربی لہجے میں اوپر (بارگاہ خداوندی میں) لے کر جاتے ہیں۔

۱۲۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عربی لہجے اور آواز میں قرآن کی تلاوت کرو، فاسقوں اور گناہ گاروں کے لب ولہجہ میں نہ پڑھو، اس لئے کہ میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن کو غنا، گانوں کی طرح حلق میں گھما گھما کر پڑھے گی یہ قسی القلب (سنگدل) اور خود پسند لوگ ہوں گے۔

۱۲۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کو اعراب اور حرکت دے کر پڑھو۔ اس لئے کہ یہ عربی کلام ہے۔

(۱۱)

تلاوت قرآن کی دعا

۱۲۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام تلاوت قرآن کے وقت (تلاوت سے پہلے) یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

پالنے والے تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ قدرت اور مستحکم سلطنت کی یگانہ مالک تیری ہی ذات ہے، تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ عزت و تکبر کا مقام بلند تجھے ہی حاصل ہے۔ ہمارے مالک تمام تعریفیں تیری ہی ذات سے مختص ہیں، تیری ہی وہ

---

۱۲۰ مجمع البیان ج ۱ ص ۱۳

۱۲۱ معانی الاخبار ص ۹۸

۱۲۲ کافی ج ۲ ص ۵۳۴

۱۲۴ کافی ج ۲ ص ۵۰۴

۱۲۵ کافی ج ۲ ص ۷۱۴

ذات ہے جو اپنے ہی علم کی بدولت اوروں کے علم سے بے نیاز ہے باقی ہر صاحب علم تیرے علم کا محتاج ہے۔

پالنے والے تمام تعریفوں کا مستحق تو ہی ہے، اے وہ ذات جس نے ہم پر اپنی نشانیاں اور کلام مجید نازل فرمایا۔ پالنے والے تو نے ہمیں جو حکمت اور باعظمت و آشکار قرآن سکھایا اس پر تیری حمد و شکر بجالاتے ہیں۔

پالنے والے تو نے ہمیں اس وقت قرآن سکھایا جب ہمیں اسے سیکھنے کی رغبت بھی نہ تھی اور اس نعمت سے اس وقت ہمیں نوازا جب ہمیں اس کے نفع اور فائدے کا کوئی شوق نہ تھا۔ پالنے والے جس طرح تو نے ہمیں قرآن سکھا کر احسان، مہربانی اور رحم فرمایا ہے جبکہ ہم میں کسی قسم کی توانائی اور چارہ جوئی نہ تھی۔ اسی طرح اس کلام پاک کی تلاوت اور آیات کے حفظ، اس کی متشابہ آیات پر ایمان، محکم آیات پر عمل، اس کی تاویل کے ذرائع، اس کی تدبیر کی رہنمائی اور اس کے نور کی بصیرت کو ہمارا محبوب بنا۔

خداوندا! قرآن کو تو نے جس طرح اپنے دوستوں کے لئے شفا، دشمنوں کے لیے گناہ گاروں کے لئے گمراہی کا باعث اور اطاعت گزاروں کے لئے نور قرار دیا: اسی طرح اس قرآن کو عذاب کے مقابلے میں قلعہ، اپنے غضب سے تحفظ اور معصیت کے مقابلے میں ایک بند، اپنی ناراضگی سے بچانے والا اور اپنی اطاعت کا راہنما قرار دے۔ حشر کے دن ایسا نور قرار دے جس سے تیری مخلوق کے درمیان روشنی حاصل کریں۔ اس کی بدولت پل صراط پر سے گزر جائیں اور تیری جنت کی طرف راہنمائی حاصل کریں۔

پالنے والے! ہم اس قرآن کے بارِ سنگین کے تحمل میں شقاوت، اس پر عمل کرنے کے سلسلے میں اندھاپن اور گمراہی، اس کے حکم کی نافرمانی اور جفاکاری، قرآن کا قصد کرنے سے تعلّی اور تکبّر اور اس کے حقوق کے مقابلے میں کوتاہی کرنے سے تیری ہی پناہ مانگتے ہیں۔

پالنے والے! قرآن کے بارِ سنگین کے تحمل میں ہماری مدد فرما۔ اس کے اجر کو ہمارے لئے لازمی قرار دے، اس کے شکر اور قدر شناسی کو ہم پر واضح کر دے اور ہمیں اس کی رعایت

اور حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ پالنے والے! ہمیں قرآن کی حلال چیزوں کو حلال سمجھنے، اس کے حرام سے اجتناب کرنے، اس کی حدود کو جاری کرنے اور اس کے واجبات کو بجالانے والوں میں شامل فرما۔

پالنے والے! ہمیں اس کی تلاوت میں شیرینی، اس پر عمل کرنے میں پھرتی، اس کو ٹھہر ٹھہر کے پڑھنے میں خوف اور رات دن اس سے استفادہ کرنے کی قدرت عطا فرما۔ پالنے والے! معمولی سی نیند کے ذریعے ہمیں (خستگی اور تھکن سے) شفا دے۔ ہمیں رات کے وقت خواب غفلت سے بیدار کر دے اور ان اوقات میں ہمیں اُونگھ اور غفلت سے متنبہ کر دے جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔

پالنے والے! قرآن کے لامتناہی عجائبات کے مقابلے میں ہمارے دلوں کو ذہانت اور روشنی، اس کو پڑھ کے گڑگڑاتے وقت لذت، اس کی تشریح و تفسیر کے موقعے پر عبرت اور اسے سمجھتے وقت بہت زیادہ نفع عطا فرما!

پالنے والے! ہم اس قرآن کے دل نشین نہ ہونے، سوتے وقت اس کو تکیہ بنانے، اسے پس پشت ڈالنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اس قرآن کے پند و نصیحت کے مقابلے میں قساوت قلبی (سنگ دلی) سے بھی پناہ مانگتے ہیں!

پالنے والے! ہمیں اُن آیات کے ذریعے نفع پہنچا جنہیں تو نے نازل فرمایا ہے ہمیں ان مثالوں کے ذریعے بھی ہمیں تنبیہ فرما جنہیں تو نے کلام پاک میں ذکر کیا ہے۔ اس کی تاویل کے ذریعے ہماری برائیوں کو بخش دے۔ اس کی بدولت ہماری نیکیوں میں اضافہ فرما، اس کے ذریعے ہمارے ثواب (درجات) کو بلند فرما۔ اس کے ذریعے موت کے بعد ہمیں (جنت کی) بشارت نصیب فرما۔

پالنے والے! اسے (قرآن کو) وہ زادِ راہ قرار دے جس سے حشر کے دن تیری درگاہ میں ہمیں تقویت ملے، اسے ایسا صاف اور واضح راستہ قرار دے جس پر چل کر تیری رضا حاصل کریں۔ اسے وہ مفید علم قرار دے جس کے ذریعے تیری نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ اس کی بدولت وہ حقیقی خشوع و خضوع کی توفیق عطا فرما جس سے ہم تیری تسبیح

کرسکیں۔ تو نے اس قرآن کے ذریعے ہم پر حجت تمام کر دی ہے اور تمام عذر برطرف کر دیئے ہیں اور اس کے ذریعے ایسی ایسی نعمتوں سے ہمیں نوازا ہے۔ جن کا شکر بجالانے سے ہم قاصر ہیں۔

پالنے والے! قرآن کو وہ سرپرست قرار دے جو ہمیں لغزشوں سے بچائے اور وہ دلیل و راہنما قرار دے جو نیک اعمال کی طرف ہماری راہنمائی کرے اور وہ ہادی اور مددگار قرار دے جو ہمیں انحراف سے بچائے۔ اسے وہ معاون قرار دے جو خستگی کے وقت ہمیں تقویت دے اور ہم اپنی آرزوؤں کو پہنچ سکیں۔ پالنے والے قرآن کو روز قیامت شفیع (شفاعت کرنے والا) ترقی و تکامل کے دن اسلحہ، (تکامل کا ذریعہ) فیصلوں کے دن دلیل، ظلمت اور تاریکی کے وقت (جس دن نہ زمین ہوگی نہ آسمان، جس دن ہر زحمت کش کو اس کی کوشش کا صلہ دیا جائے گا) مددگار قرار دے۔

پالنے والے! اس قرآن کو پیاس کے دن (روز قیامت) سیرابی اور روزِ حشر اس آگ سے نجات کا باعث قرار دے جس کی حرارت اور بھڑکتے شعلوں میں معذّب و مبتلا شخص پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ پالنے والے! جس دن اہل زمین و آسمان کو یکجا (اکٹھا) کیا جائے گا۔ اقوامِ عالم کے سامنے قرآن کو ہمارے لئے برہان اور دلیل قرار دے۔

پالنے والے! ہمیں شہداء کا مقام، سعید اور نیک بختوں کی سی زندگی اور انبیاء علیہم السلام کی رفاقت اور جوار عنایت فرما۔ بہ تحقیق تو دعا کو سننے (اور قبول کرنے) والا ہے۔

(۱۲)

تلاوتِ قرآن کے لئے طہارت کی شرط

۱۲۶۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا، جو انسان با وضو (باطہارت) نہیں جب تک وہ

---

۱۲۶ الخصال۔

طہارت نہ کرے اسے قرآن کی تلاوت نہیں کرنی چاہیئے۔

۱۲۷۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص نماز میں اور حالت قیام میں قرآن پڑھے اسے ہر حرف کے عوض میں ایک سو نیکیاں دی جائیں گی اور جو شخص بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرے اسے ہر حرف کے عوض میں پچاس نیکیاں دی جائیں گی۔ جو شخص نماز کے علاوہ (دوسرے حالات میں) با وضو ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اسے ہر حرف کے عوض میں پچیس نیکیاں اور جو بغیر وضو کے قرآن پڑھے اسے دس نیکیاں دی جائیں گی۔

۱۲۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کے راستے کو صاف کرو۔ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ قرآن کا راستہ کونسا ہے؟

آپ نے فرمایا، قرآن کا راستہ تمہارے منہ ہیں۔

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس چیز سے صاف کریں؟

آپ نے فرمایا، مسواک سے۔

(۱۳)

تلاوت قرآن کے وقت اعوذ باللہ پڑھنا

۱۳۰۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: استعاذہ (أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) کے ذریعے معصیت کے دروازوں کو بند کر لو اور تسمیہ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) کے ذریعے اطاعت کے دروازوں کو کھول لو۔

---

(۱۲۷) عدۃ الداعی۔ ص ۲۱۲۔ ۱۲۸ المحاسن ص ۵۵۸

۱۲۹ مجالس الشیخ عن المفید بحار الانوار، ج ۹۲، ص ۲۱۶۔

۱۳۰ دعوات الراوندی ـــــ، البحار، ج ۹۲، ص ۲۱۶۔

۱۳۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا، آیا ہر سورہ کی ابتداء میں استعاذہ کا پڑھنا ضروری ہے ؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اللہ سے شیطان کی پناہ مانگو۔

۱۳۲۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا :

وہ قول جس کی طرف خدا نے دعوت دی ہے اور تلاوت قرآن کے وقت پڑھنے کا حکم دیا ہے وہ ہے أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، اعوذ باللہ کا مطلب یہ ہے کہ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں۔ استعاذہ وہ عمل ہے جس کا خدا نے اس آیت میں حکم دیا ہے ارشاد ہوتا ہے وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ یعنی جب تم قرآن پڑھو تو خدا سے شیطان کی پناہ مانگو، اور جو شخص خدائی آداب کو اپنائے خدا اسے ابدی فلاح اور کامیابی نصیب فرماتا ہے۔

اس کے بعد آپ (امیر المومنینؑ) نے پیغمبر اکرمؐ سے ایک طولانی حدیث نقل فرمائی۔ جس میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ اگر تم شیاطین کے شر اور ان کے ہتھکنڈوں سے بچنا چاہو تو صبح سویرے کہا کرو أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، خداوند قدوس ان کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے گا۔

(۱۴)
گھروں اور مکانوں میں قرآن رکھنا

۱۳۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

قرآن کی تلاوت سے اپنے گھروں کو منور کر لو اور یہود و نصاریٰ کی طرح ان کو

---

۱۳۱ تفسیر العیاشی، وسائل الشیعہ، ج ۲، ص ۸۴۸۔

۱۳۲ تفسیر العسکری۔ ص ۵۔

۱۳۳ الکافی، جلد ۲۔ ص ۴۴۶۔

(گھروں کو) قبریں نہ بناؤ۔ کیونکہ انہوں نے نماز گرجوں، کلیساؤں میں پڑھی اور اپنے گھروں کو ویران کر رکھا ہے۔

جس گھر میں کثرت سے قرآن کی تلاوت ہوتی ہو اس میں خیر کا اضافہ ہوتا ہے اور رحمت الٰہی اہل خانہ کے شامل حال ہوتی ہے جس طرح ستارے اہلِ زمین کو نور بخشتے ہیں اسی طرح یہ لوگ (جو کثرت سے تلاوت قرآن کرتے ہیں) اہل آسمان کو نور بخشتے ہیں۔

۱۳۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: سب سے زیادہ فقیر اور نادار گھر وہ ہے جس میں قرآن کریم نہ ہو۔

۱۳۵۔ اپنے گھروں میں (گھر کے پروگراموں میں) ایک حصہ قرآن کا بھی شامل کر لو کیونکہ جس گھر میں قرآن پڑھا جائے خداوند کریم اہلِ خانہ کو وسعتِ رزق اور بہت زیادہ منافع عطا فرماتا ہے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جاتا ہو اہل خانہ تنگ دست ہوتے ہیں، انہیں نیکیاں بہت کم نصیب ہوتی ہیں اور ہمیشہ خسارے میں رہتے ہیں۔

۱۳۶۔ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہو اور ذکرِ خدا ہوتا ہو اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے، اس گھر میں فرشتے آتے ہیں اور شیاطین اس گھر کو ترک کر دیتے ہیں۔ جس طرح آسمان کے ستارے اہل آسمان کو روشنی دیتے ہیں، اسی طرح یہ گھر اہل زمین کو روشنی بخشتا ہے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جاتا ہو اور ذکر خدا نہ ہوتا ہو اس میں برکت کم ہوجاتی ہے اور اس میں شیاطین (اور افکار شیاطین) بستے ہیں۔

۱۳۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ گھر

۱۳۴؎ درراللیالی۔ مستدرک ج ۱، ص ۲۹۳

۱۳۵؎ عدۃ الداعی، ص ۲۱۲۔

۱۳۶؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۶۔

۱۳۷؎ ثواب الاعمال۔

میں ایک قرآن ہو جس کے ذریعے خداوند تعالیٰ شیاطین کو مار بھگا دے۔

۱۳۸- امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: امام سجاد علیہ السلام ہمیں جمع کرتے تھے اور طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کا حکم دیتے تھے۔ ہم میں سے جو قرآن پڑھ سکتا تھا اسے قرآن پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور جو شخص قرآن نہیں پڑھ سکتا تھا اُس کو ذکر الٰہی کا حکم دیتے تھے جس گھر میں قرآن پڑھا اور ذکر الٰہی کیا جاتا ہو اور اس میں حرکت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۳۹- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہو اس کا آسمان میں چمکتا ہوا ایک نور ہوتا ہے جس کے ذریعے (یہ گھر) دوسرے گھروں میں پہچانا جاتا ہے۔

۱۴۰- امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں تم میں سے تاجر جب اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر اپنے گھر واپس آتا ہے تو سونے سے پہلے کم از کم قرآن کے ایک سورے کی تلاوت کیوں نہیں کرتا، کونسی چیز مانع ہے۔ جو آدمی ایسا کرے (سونے سے پہلے ایک سورے کی تلاوت کرے) اس کے نامۂ اعمال میں ایک آیہ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔

۱۴۱- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جس گھر میں ایک مسلمان بستا ہو اور قرآن کی تلاوت کرتا ہو یہ اہل آسمان کے لئے اس طرح ضوفشانی کرتا ہے جس طرح (آسمان) ستارے اہلِ زمین کو دل آویز اور روشن نظر آتے ہیں۔

---

۱۳۸ الکافی، ج ۲، ص ۱۶۱۔

۱۳۹ کتاب الرجال الکشی۔

۱۴۰ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۷۔

۱۴۱ 〃 〃 〃، ص ۴۴۶۔

(۱۵)

مکہ مکرمہ میں قرآن ختم کرنے اور ماہ رمضان میں کثرت سے تلاوت کی فضیلت

۱۴۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ماہ مبارک رمضان میں ایک آیت قرآن کی تلاوت کرے اسے اتنا اجر و ثواب دیا جاتا ہے جتنا دوسرے مہینوں میں پورا قرآن ختم کرنے پر دیا جاتا ہے۔

۱۴۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں، جو شخص مکہ مکرمہ میں ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک یا اس سے کم یا زیادہ مدت میں قرآن ختم کرے اور اختتامی روز جمعہ ہو، خداوند تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دنیا کے پہلے جمعے سے آخری جمعے تک کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ اور اس شخص کو بھی اتنا ہی اجر دیا جائے گا جو (جمعہ کے علاوہ) کسی دوسرے دن قرآن ختم کرے۔

۱۴۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں، جو شخص مکہ مکرمہ میں ختم قرآن کا شرف حاصل کرے اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک رسول خدا کی زیارت نہ کرے اور بہشت میں اپنا مقام نہ دیکھے۔

۱۴۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں؛ ہر چیز کی ایک بہار ہوا کرتی ہے اور قرآن کی بہار ماہ مبارک رمضان ہے۔

۱۴۶۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا؛ آیا قرآن ایک

---

۱۴۲ کتاب فضائل شہر رمضان، عیون اخبار الرضا، ص ۱۶۳۔

۱۴۳ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۷۔

۱۴۴ المحاسن، ص ۶۹۔

۱۴۵ الکافی، ج ۲، ص ۴۶۱۔

۱۴۶ 〃 〃، ص ۴۵۲۔

رات میں پڑھوں ؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ ابو بصیر نے پوچھا، کیا دو راتوں میں پڑھوں؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ ابو بصیر نے عرض کیا، کیا تین راتوں میں پڑھوں؟

آپ نے فرمایا، قرآن کو ماہ مبارک رمضان میں پڑھا کرو، کیونکہ ماہ رمضان کا ایک خاص احترام اور حق ہے جس سے دوسرے مہینے شباہت نہیں رکھتے۔

۱۴۷۔ فقہ رضوی کے بعض نسخوں میں مناسک حج کے ذیل میں امام فرماتے ہیں: اگر ہو سکے تو مکہ مکرمہ سے نکلنے سے پہلے ایک مرتبہ ضرور قرآن کو ختم کرو کیونکہ یہ ایک مستحب عمل ہے۔

۱۴۸۔ فقہ رضا کے باب روزہ میں امام علیہ السلام فرماتے ہیں: ماہ مبارک رمضان میں کثرت سے قرآن کی تلاوت کیا کرو اور زیادہ سے زیادہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجا کرو۔

(۱۶)

خشوع و خضوع اور حزن و ملال کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنا

۱۴۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں میں ظاہری اور باطنی اعتبار سے سب سے زیادہ خشوع و خضوع کا حق حامل قرآن (معارف و تعلیمات قرآن کے حامل) کو حاصل ہے۔

لوگوں میں ظاہری اور باطنی اعتبار سے صوم و صلوٰۃ سب سے زیادہ حامل قرآن کو زیب دیتے ہیں اس کے بعد آنحضرتؐ نے بلند آواز سے پکار کر فرمایا:

اے حامل قرآن، قرآن کے ساتھ تواضع کے سے پیش آیا کرو، خدا تمہیں

---

۱۴۷ مستدرک الوسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۲۹۴۔

۱۴۸ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۔

۱۴۹ الکافی ج ۲ صہ ۲۲۲۔

سر بلند فرمائے گا۔ اس کے مقابلے میں تکبّر اور غرور نہ کرو ورنہ خدا تمہیں ذلیل کر دے گا۔ اے حاملِ قرآن، قرآن کو برائے خدا اپنے لئے باعث زینت سمجھو، خدا اس کی بدولت تمہیں زینت دے دے گا۔ لوگوں کی خاطر (ان کے دکھاوے کے لئے) قرآن کے ذریعے خود کو زینت نہ دو، ورنہ خدا اسے تمہارے لئے باعث عار و ننگ قرار دے گا۔

جو شخص ختم قرآن کرے گویا وہ انبیاء کا ہم پلہ ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ جس کے سینے میں علمِ قرآن ہو اسے چاہیئے کہ وہ ان لوگوں سے جہالت کا مظاہرہ نہ کرے جو اس کے ساتھ جہالت (بداخلاقی) سے پیش آئیں اور جو ان پر غضبناک ہو جو اس پر غضبناک ہوں اور اگر کوئی دوسرا اس کے ساتھ سختی سے پیش آئے تو یہ سختی سے پیش نہ آئے بلکہ اسے چاہیئے کہ عظمتِ قرآن کی خاطر درگذر، چشم پوشی اور بردباری سے پیش آئے۔

۱۵۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن حزن و ملال کے ساتھ نازل ہوا ہے جب تم اس کی تلاوت کرو تو رویا کرو یا کم از کم رونے کی شکل بنایا کرو۔

۱۵۱۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: مجھے سورہ ھود، واقعہ، مرسلات، اور عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ نے بوڑھا بنا دیا ہے۔

۱۵۲۔ رسولؐ خدا نے ابنِ مسعود سے فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سنایئے، ابنِ مسعود کہتے ہیں میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی اور جب میں نے اس آیہ کو پڑھا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (سورۃ نساء آیت ۴۱)

(وہ منظر کیسا ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لاکر پیش کریں گے اور

۱۵۰؎ جامع الاخبار، مستدرک وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۲۹۴۔

۱۵۱؎ الخصال، ج ۱، ص ۹۳۔

۱۵۲؎ اسرار الصلوۃ للشہید الثانی، مستدرک وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۲۹۴۔

تمہیں اے رسول اس امت کے گواہ کے طور پر پیش کریں گے) میں نے رسولِ خدا کی آنکھوں سے آنسوؤں کو بہتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد فرمایا، بس اتنا کافی ہے۔

۱۵۳۔ تم اس وقت قرآن کی تلاوت کرو جب تمہارے دل نرم اور قرآن کی طرف مائل ہوں ورنہ قرآن کی تلاوت نہ کرو۔

۱۵۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے تعجب ہے کہ میں قرآن کی تلاوت کر کے خوف کے باعث بوڑھا کیوں نہیں ہو جاتا۔

۱۵۵۔ امیرالمومنین علیہ السلام متقین کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

رات ہوتی ہے تو اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر قرآن کی آیتوں کو ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے ہیں جس سے اپنے دلوں میں غم واندوہ تازہ کرتے ہیں اور اپنے مرض کا چارہ ڈھونڈتے ہیں۔ جب کسی ایسی آیت پر ان کی نگاہ پڑتی ہے جس میں جنت کی ترغیب دلائی گئی ہو تو اس کی طمع میں اُدھر جھک پڑتے ہیں اور اس کے اشتیاق میں ان کے دل بے تابانہ کھنچتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ (پرکیف) منظر ان کی نظروں کے سامنے ہے۔ اور جب کسی ایسی آیت پر نظر پڑتی ہے کہ جس میں (دوزخ سے) ڈرایا گیا ہو تو اس کی جانب دل کے کانوں کو جھکا دیتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ جہنم کے شعلوں کی آواز اور وہاں کی چیخ و پکار ان کے کانوں کے اندر پہنچ رہی ہے۔

۱۵۶۔ زر بن جیش کہتے ہیں میں نے مسجد کوفہ میں امیرالمومنینؑ کے سامنے اول سے آخر تک قرآن کی تلاوت کی اور جب میں اس آیت کریمہ تک پہنچا:

حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ

۱۵۳؎ اسرار الصلوٰۃ للشہید الثانی مستدرک الوسائل ج ۱، ص ۲۹۵۔

۱۵۴؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۶۲۔

۱۵۵؎ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۹۳۔

۱۵۶؎ بحار الانوار۔

الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ۔ (الشوریٰ ۲۲)

(جو لوگ ایمان لائے ہوں اور نیک اعمال بجا لائے ہوں ان کا مقام جنت کے باغات ہوں گے، انہیں ان کی مرضی کی نعمتیں دی جائیں گی اور یہی بڑی کامیابی ہے) تو امیرالمومنین نے گریہ فرمایا یہاں تک کہ آپ کی چیخ بلند ہوئی۔

۱۵۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب تم ایسی آیہ کی تلاوت کرو جس میں جنت کا ذکر ہو تو خدا سے جنّت کا سوال کرو اور جب تم ایسی آیہ کو پڑھو جس میں جہنّم اور آتش جہنم کا تذکرہ ہو تو خدا سے پناہ مانگو۔

۱۵۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک دفعہ رسولؐ خدا انصار کے کچھ نوجوانوں کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے میں چاہتا ہوں تمہارے سامنے قرآن کی تلاوت کروں۔ اسے سن کر جو رو پڑے اسے جنت مل جائے گی۔ چنانچہ آپ نے سورہ زمر کا آخری حصہ وَسِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا (الی آخرہ) (پ ۲۴، الزمر آیت ۷۱)

(جو لوگ کافر ہوں گے انہیں گروہ گروہ کی صورت میں دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا) تلاوت فرمایا۔ اس آیت کو سن کر سوائے ایک نوجوان کے (جو نہیں رویا) سب کے سب آدمی رو پڑے۔ اس نوجوان نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کی یارسولؐ اللہ میں نے رونے کی شکل تو بنالی ہے مگر مجھے آنسو نہیں آئے آپ نے فرمایا میں دوبارہ اس آیت کی تلاوت کروں گا۔ اب کے جو بھی رونے کی شکل بنائے گا اس کو جنت مل جائے گی۔ اِس دفعہ جب حضورؐ نے اس آیت کی تلاوت کی تو باقی لوگوں کے ساتھ اس نوجوان نے بھی رونے کی شکل بنالی۔ اس طرح سب جنت میں جانے

۱۵۷؎ مجمع البیان، ج ۱، ص ۲۷۸۔

۱۵۸؎ المجالس، ص ۳۲۵۔

کے مستحق ہو گئے۔

۱۵۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو شخص قرآن کی تلاوت کرے لیکن اس میں خدا کے لئے خشوع و خضوع نہ ہو، اس کے دل پر رقت طاری نہ ہو اور باطنی طور پر اسے حُزن و ملال اور خوف لاحق نہ ہو، اس (قاری) نے عظمتِ الٰہی کی توہین کی ہے اور کھلم کھلا خسارے میں رہا ہے پس قاریٔ قرآن میں تین صفتیں ہونی چاہئیں۔

۱۔ ایک متواضع دل۔ ۲۔ آزاد فکر، فارغ البال۔ ۳۔ ایک مناسب جگہ۔

اگر قاری قرآن کے دل میں (اللہ کے لئے) خشوع و خضوع ہو تو شیطان اس سے فرار کرے گا۔

خالق فرماتا ہے:

اِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اور جب قاری فارغ البال ہو تو اس کا دل تلاوت قرآن کے لئے خالی ہو گا اور ایسی کیفیت عارض نہیں ہو گی جو اس (قاری) کو نور قرآن کی برکت اور اس کے فوائد سے محروم کر دے۔

جب قلب متواضع اور آزاد فکر کے میسر ہونے کے بعد انسان لوگوں سے الگ تھلگ ایک مناسب مقام اختیار کرے تو اس کی روح اور جان قرآن سے مانوس ہو جاتی ہیں اور خدا کا اپنے نیک بندوں سے ہمکلام ہونے کی لذت اور شیرینی چکھ لیتا ہے۔ کرم الٰہی اس کو مخصوص کرامات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عمدہ اور عجیب و غریب اشارات کا احساس کرنے لگ جاتا ہے۔

جب انسان اس مقام سے لطف اندوز ہو جاتا ہے اور اس کے وصال کا ایک گھونٹ پی لیتا ہے تو اسے ہر حالت اور وقت پر مقدم سمجھتا ہے اور اسے ہر اطاعت

۱۵۹؎ مصباح الشریعہ، مستدرک وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۲۸۹۔

اور عبادت پر ترجیح دیتا ہے کیونکہ اس میں خداوند تعالیٰ سے بلاواسطہ مناجات اور بات چیت ہوتی ہے۔

پس یہ دیکھو کہ اپنے رب کی اس کتاب اور الٰہی منشور کو کس طرح اور کس انداز سے پڑھتے ہو اس کے اوامر و نواہی پر واجبات محرمات کس حد تک عمل کرتے ہو۔ اس کے مقرر کردہ حدود کی کس حد تک پابندی کرتے ہو۔ یہ وہ باعظمت کتاب ہے جس کے پاس کسی طرف سے بھی باطل کا گزر نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک حکیم اور قابل ستائش ذات کی طرف سے اتاری گئی ہے۔ اسے وقار سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ اس میں موجود نعمتوں کے وعدوں اور عذاب کی دھمکیوں کے موقع پر رک کر سوچیں (اپنا محاسبہ آپ کریں) اس کی مثالوں اور پند و نصیحتوں میں غور و خوض کریں اور یہ خیال بھی رہے کہ اس کے حروف کی تصحیح کے ساتھ ساتھ اس کے حدود ضائع اور پامال نہ ہونے پائیں۔

۱۶۰۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ قاریٔ قرآن کو چاہیئے کہ جب وہ کسی ایسی آیت کو پڑھے جس میں کسی چیز کے سوال کا ذکر ہو یا کسی عذاب سے ڈرایا گیا ہو تو وہ خدا سے اپنی بہترین آرزو کا سوال کرے اور جہنم اور اس کے عذاب سے نجات کی دعا کرے۔

۱۶۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً قرآن حزن و ملال کے ساتھ نازل ہوا ہے اسے حزن و ملال کے ساتھ پڑھا کرو۔

(۱۷)

معانی قرآن میں فکر کرنا اور اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنا

۱۶۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیف ہے اس شخص کے لئے جو قرآن کی صرف زبانی تلاوت کرے اور اس کے معانی میں غور و فکر نہ کرے۔

---

۱۶۰ الکافی الفروع، ج ۱، ص ۸۳۔ ۱۶۲ مجمع البیان ج ۲۔ ص ۵۵۴

۱۶۱ الکافی ، ج ۲، ص ۳۲۹۔

۱۶۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم خوش نصیبوں (نیک بختوں) کی سی زندگی، شہداء کی سی موت، روزِ حشر نجات اور قیامت کی تپتی دھوپ میں سایہ اور گمراہی کے دن ہادی اور راہنما چاہو تو قرآن کو پڑھو اور سمجھو کیونکہ قرآن رحمان کا کلام ہے، شرِ شیطان سے بچاتا ہے اور میزانِ عمل کو سنگین بنا دیتا ہے۔

۱۶۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا اس دل کو کبھی عذاب نہیں دیتا جس نے قرآن کو سمجھا ہو۔

۱۶۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا پر ایمان لانے کے بعد کتابِ خدا اور اس کی تاویلات کے علم سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔
جس شخص کو خدا نے علم کتاب کی نعمت دی ہو اور وہ یہ تصور کرے کہ کوئی دوسرا آدمی (جس کو ایسی نعمت نہیں دی گئی) مجھ سے افضل ہے اس نے خدا کی نعمت کو حقیر سمجھ لیا ہے۔

۱۶۶۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جس قرآت وتلاوت کے ساتھ فکر و تدبر نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

۱۶۷۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اس زندیق (منکرِ خدا) کے جواب میں فرمایا، جس کا یہ دعویٰ تھا کہ قرآن میں تناقض پایا جاتا ہے۔
خبردار! جب تک علماء کرام سے سمجھو نہیں اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر نہ کرنا، کیونکہ قرآن کے تنزیلی معنیٰ کی نظیر شاید مل سکے، لیکن اس کے تاویلی معنیٰ کی کوئی نظیر

---

۱۶۳ جامع الاخبار، بحار ج ۹۲، ص ۱۹۔

۱۶۴ الامالی الطوسی، ص ۴۔

۱۶۵ تفسیر العسکری، بحار، ج ۹۲، ص ۱۸۲۔

۱۶۶ معانی الاخبار، ۶۷۔

۱۶۷ التوحید للصدوق۔ باب ۳۶۔ بحار ج ۹۲ ص ۱۰۷

نہیں مل سکتی۔ جس طرح دنیا کی کوئی مخلوق خدا کے مثل و مانند نہیں ہو سکتی، اسی طرح خدا کا کوئی فعل بشر کے افعال کی مانند نہیں ہو سکتا، نہ اس کے کلام کا کلام بشر سے موازنہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اللہ کا کلام اس کی صفت میں شامل ہے جبکہ بشر کا کلام ان کے افعال میں شامل ہے پس کلام خدا کو کلام بشر سے تشبیہ نہ دو ورنہ گمراہ اور ہلاک ہو جاؤ گے۔

ٹ

۱۶۸۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند تعالیٰ اپنے کلام میں ہی لوگوں کے سامنے ظاہر اور آشکار ہے مگر لوگ بصیرت نہیں رکھتے۔

۱۶۹۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرآن ہدایت کا مینار، تاریکی کے لئے چراغ ہے پس ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی چشم بصیرت کھول لے اور نور قرآن سے روشنی حاصل کرے کیونکہ تفکر با بصیرت انسان کے دل کی حیات ہے، جس طرح تاریکی میں چلنے والا انسان نور کی روشنی سے استفادہ کرتا ہے۔

۱۷۰۔ امام صادق علیہ السلام آیۃ کریمہ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ کی تفسیر میں فرماتے ہیں، تلاوت کا حق یہ ہے کہ دوران تلاوت جنت اور دوزخ کا جہاں ذکر ہو وہاں ٹھہرا جائے اور تفکر کیا جائے۔

۱۷۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کریم صرف صاحبان علم کے لئے مثال اور پند و نصیحت ہے اور ان لوگوں کے لئے جو قرآن کی کما حقہ تلاوت کرتے ہیں اور وہ، وہ لوگ ہیں جو قرآن پہ ایمان رکھتے ہیں اور اس کا علم رکھتے ہیں۔

۱۷۲۔ امام صادق علیہ السلام قرآن کے بارے میں ایک دعا میں فرماتے ہیں:

---

۱۶۸ اسرار الصلوٰۃ للشہید الثانی بحار ج ۹۲ ص ۱۰۷

۱۶۹ الکافی، ج ۲، ص ۴۳۸۔

۱۷۰ تفسیر العیاشی مستدرک وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۲۰۰

۱۷۱ المحاسن، ص ۲۶۷۔

پالنے والے! تو نے اپنی کتاب اور عہد نامے کو منتشر کر دیا ہے، اس میں میری نظر کو عبادت، میری قرأت کو تفکّر اور میری فکر کو عبرت قرار دے۔ میری قرأت ایسی نہ ہو جس میں تدبّر نہ ہو اور نہ میری نظر غفلت کا شکار ہو۔

١٧٣۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: بغیر علم کے قاری ایسا ہے جیسا کہ بغیر مال اور حکومت کے کوئی متکبّر ہوتا ہے۔ وہ لوگوں سے اس لئے نفرت کرتا ہے کہ وہ فقیر ہے اور لوگ اس سے اس لئے نفرت کرتے ہیں کہ وہ متکبّر ہے۔ پس یہ شخص بلا وجہ ہر وقت لوگوں کا دشمن بنا رہتا ہے اور جو شخص ایسے معاملے میں لوگوں سے دشمنی برتے جس کا اسے حکم نہیں دیا گیا، درحقیقت وہ خدا کی خالقیت اور ربوبیت سے ٹکر لیتا ہے (ایسے لوگوں کے بارے میں) خدا فرماتا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ثَانِيَ عِطْفِهِ: ٢٢:٩:

روزِ قیامت سب سے زیادہ عذاب اس شخص کو دیا جائے گا جو عبادت گزاری کا لبادہ اوڑھے لیکن اس میں حقیقت اور معنویت کا نام و نشان نہ ہو۔

(١٨)

قرآن کو نظر انداز کرنے اور اس کی تلاوت نہ کرنے کی مذمت

١٧٤۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ تو قرآن کو پڑھ لے لیکن اس کی تلاوت نہ کرے (اسے بھلا دے) خدا اس پر ہر آیہ کے مقابلے میں ایک سانپ مسلط کر دے گا اور جب تک اس کے گناہ بخش نہ دیئے جائیں یہ سانپ

١٧٢ھ مصباح الانوار۔ والاختصاص ص ١٤١

١٧٣ھ مصباح الشریعہ۔ ص ٤٣

١٧٤ھ من لا یحضرہ الفقیہ، ج ٢، ص ١٩٦۔

جہنم تک اس کے ساتھ رہے گا۔

۱۷۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کو پڑھے پھر اس کی تلاوت نہ کرے خدا کی بارگاہ میں جذامی (کوڑھی) ہو کر پیش ہوگا۔

۱۷۶۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: تمام کے تمام گناہ مجھے دکھائے گئے ان میں سب سے بڑا گناہ یہ تھا، ایک دفعہ معارف قرآن کو حاصل کیا جائے اور پھر انہیں پس پشت ڈال دیا جائے۔

۱۷۷۔ امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو شخص قرآن کے ایک سورہ کو بھلا دے، جنت میں وہی سورہ ایک حسین صورت اور بلند مقام کی شکل میں اسے دکھایا جائے گا۔ یہ شخص اس سورہ کو دیکھ کر کہے گا: تو کون یا کیا ہے؟ کاش تو میری قسمت میں ہوتا۔ وہ سورۂ قرآن کہے گا۔ کیا تو نے مجھے پہچانا نہیں؟ میں وہی سورہ ہوں جسے تو نے بھلا دیا تھا۔ اگر تو مجھے نہ بھلاتا تو آج میں تجھے اس مقام تک پہنچا دیتا۔

۱۷۸۔ روزِ قیامت تین چیزیں درگاہِ الٰہی میں شکایت کریں گی:

۱۔ وہ ویران مسجد جس میں کوئی نماز نہ پڑھتا ہو۔

۲۔ وہ عالم دین جس کا واسطہ جاہلوں سے پڑتا ہے۔ (وہ عالم دین جس سے جاہل نہ پوچھیں)

۳۔ وہ قرآن مجید جو گھر کے کسی گوشے میں معلق گرد و غبار سے اٹا پڑا ہو اور اس کی تلاوت نہ کرتا ہو۔

۱۷۹۔ حضرت امام صادق علیہ السلام امام باقر علیہ السلام سے روایت بیان فرماتے

۱۷۵؎ الدرر والغرر؛ مستدرک الوسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۲۹۳۔

۱۷۶؎ الامامہ والتبصرہ۔

۱۷۷؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۴۔

۱۷۸؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۹۔

۱۷۹؎ قرب الاسناد۔ ص ۴۲۔

ہیں، مستحب اور بہتر ہے کہ قرآن مجید لوگوں کے گھروں میں موجود ہو تاکہ یہ گھر شیطان کے شر سے محفوظ رہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ قرآن کی تلاوت بھی کی جائے اور اسے ترک نہ کیا جائے۔

(۱۹)

حفظِ قرآن

۱۸۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے درجے آیاتِ قرآن کے برابر ہیں۔ جب صاحب قرآن جنت میں داخل ہوگا۔ اس سے کہا جائے گا، قرآن کی تلاوت کرتا جا اور ہر آیہ کے عوض میں ایک درجہ بلند ہوتا جا۔ اس طرح حافظِ قرآن سے بلند مقام کسی کا بھی نہ ہوگا۔

۱۸۱۔ رسولِ خدا نے فرمایا: جو قرآن کو حفظ کر کے اس کی تلاوت کرے اور پھر یہ خیال کرے کہ خدا اس کے گناہ نہیں بخشے گا، وہ شخص آیات الٰہی کا مذاق اڑاتا ہے۔

۱۸۲۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کو پڑھو اور اس کا سہارا لو کیونکہ خدا اس دل کو عذاب نہیں دیتا جو قرآن کو سمجھے اور اسے اپنے سینے میں محفوظ کر لے۔

۱۸۳۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کا حافظ اور اس پر عمل کرنے والا سفراء الٰہی (انبیاء کرام) کی صف میں ہوگا۔

۱۸۴۔ جو شخص قرآن کا سہارا لے، اس کو حفظ کرے، اس کے حلال کو حلال اور

۱۸۰؎ کتاب الامامۃ والتبصرۃ۔

۱۸۱؎ تفسیر ابی الفتوح، مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۲۹۴۔

۱۸۲؎ جامع الاخبار، 〃 ، ج ۱، ص ۲۹۰۔

۱۸۳؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۱۔

۱۸۴؎ جامع الاخبار۔ مستدرک الوسائل ج ۱، ص ۲۹۰۔

حرام کو حرام سمجھے، خداوند قدوس اسے (اس عمل کے عوض) بہشت میں جگہ دے گا اور ایسے دس افراد کے بارے میں اس کی شفاعت کو قبول فرمائے گا جن کے لیے جہنم واجب ہوگیا ہو۔

۱۸۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے محنت اور مشقت سے قرآن حفظ کرے خدا اسے دوگنا اجر دے گا۔

۱۸۶۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب خدا نے حضرت موسیٰ ؑ اور آپ کے بعد دوسرے انبیاء ؑ کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا۔ ان میں سے ہر ایک سے عہد لیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئیں جو مکہ میں مبعوث ہوں گے اور وہاں سے مدینہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ وہ ایسی کتاب لے کر آئیں گے جس کے بعض سورتوں کی ابتداء میں حروفِ مقطعات ہوں گے۔ آپ کی امت کے افراد بیٹھتے وقت، اٹھتے وقت اور چلتے وقت غرض ہر حالت میں اس قرآن کو حفظ کریں گے اور خداوند اس اُمت پر اس کے حفظ کو آسان فرمائے گا۔

۱۸۷۔ امام صادق علیہ السلام اپنی دعا میں فرماتے ہیں: پالنے والے تلاوت کلام مجید اور اس کی آیات کے حفظ کو ہمارا محبوب مشغلہ قرار دے۔

۱۸۸۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دعا یوں مانگا کرو۔

پالنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے بندوں نے تجھ جیسی کسی دوسری ذات سے سوال نہیں کیا۔

پالنے والے! تیرے نبی اور تیرے رسول محمد مصطفیٰ ؐ، تیرے خلیل اور صفی حضرت ابراہیم ؑ، تیرے ہمکلام اور ہمراز حضرت موسیٰ ؑ، تیری رُوح اور کلمہ حضرت عیسیٰ کا واسطہ،

۱۸۵؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۴۳۔

۱۸۶؎ معانی الاخبار۔

۱۸۷؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۱۷۔

۱۸۸؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۱۹۔

کتابِ ابراہیمؑ، توراتِ موسیٰؑ، زبورِ داؤدؑ، انجیلِ عیسیٰؑ اور قرآنِ محمدؐ اور تیری ہر وحی کا واسطہ ہر وہ فیصلہ اور حقیقت جسے تونے ثابت کیا، ہر دولت مند جسے تونے مستغنی کر دیا، ہر وہ گمراہ جسے تونے ہدایت کی، ہر اس سائل جسے تونے عطا فرمایا، پالنے والے! تجھے اپنے اس نام کا واسطہ جس سے رات تاریک ہوگئی اور اس نام کا واسطہ جس سے دن روشن ہوگیا، تجھے اپنے اس نام کا واسطہ جس سے زمین بچھی، آسمان بلند ہوا اور پہاڑ نصب ہوئے۔ تیرے اس اسمِ اعظم کا واسطہ جس سے مخلوقات میں رزق تقسیم ہوا. تیرے اس نام کا واسطہ جس سے تونے مُردوں کو زندگی بخشی، تیرے عرش کی عزت اور تیری کتاب کی رحمت کا واسطہ، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیج، ہمیں حفظ قرآن اور مختلف کی علوم کی توفیق عنایت فرما، ان علوم کو میرے گوش و چشم اور قلب میں راسخ فرما، ان کو میرے گوشت اور دل و دماغ میں ملادے اور شب و روز تیری رحمت و قدرت سے ان علوم سے استفادہ کی توفیق عنایت فرما۔

اے زندہ اور قیوم ذات! تیری توفیق کے بغیر کسی میں کوئی قدرت و جنبش نہیں ہوسکتی۔

۱۸۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنینؑ سے فرمایا: میں تمہیں ایسی دعا سکھاؤں جس سے تمہیں قرآن نہیں بھولے گا۔ دعا یہ ہے:

پالنے والے! مجھ پر رحم فرما اور جب تک تو مجھے زندہ رکھے اپنی معصیت سے اجتناب کی توفیق عطا فرما۔ پالنے والے! مجھ پر رحم فرما اور ہر اس چیز کی زحمت اور تلاش میں جانے سے بچالے جس سے میرا کوئی سروکار نہ ہو، ہر اس کام میں حُسنِ نظر و فکر عنایت فرما جس میں تیری رضا ہو۔ جس طرح تونے ہمیں قرآن کی تعلیم دی۔ اسی طرح حفظ قرآن کو میرے دل کا لازمہ قرار دے اور ایسی تلاوتِ قرآن کی توفیق دے جو تجھے راضی کرے۔ پالنے والے! اپنی کتاب مقدس کی برکت سے میری بصارت کو منوّر فرما، میرے سینے کو کشادہ

۱۸۹۔ الکافی، ج ۲، ص ۴۲۰۔

فرما، میری زبان کی گرہ کھول دے، میرے بدن کو خدمت قرآن میں مشغول رکھ۔ بارالہا! مجھے تلاوت اور خدمت قرآن کی قوت دے اور میری مدد فرما، تیرے سوا کوئی اور مددگار نہیں ہوسکتا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲۰)

بیت المال میں سے قاری قرآن کو تنخواہ دی جائے

۱۹۰۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: حامل قرآن کو بیت المال میں سے سالانہ دو سو دینار دیئے جائیں۔ اگر یہ (حامل قرآن) فوت ہو جائے اور اس کے ذمے کسی کا قرض ہو تو اسے بیت المال میں سے ادا کیا جائے گا۔

۱۹۱۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مُردار کی قیمت حرام ہے اور جو شخص بغیر اجرت اور تنخواہ کے قرآن نہیں پڑھتا اس کی آمدنی جائز نہیں ہے لیکن اس کی بیت المال سے مناسب تنخواہ مقرر کی جائے۔

۱۹۲۔ جو شخص اپنی مرضی اور اختیار سے اسلام قبول کرے اور (بہ آواز بلند) قرآن کی تلاوت کرے اسے بیت المال سے سالانہ دو سو دینار دیئے جائیں اگر دنیا میں اسے نہ دیئے گئے تو آخرت میں (جہاں احتیاج بھی زیادہ ہو گی) مکمل طور سے اسے بہت زیادہ اجر دے دیا جائے گا۔

(۲۱)

قرآن سے طلب شفا کرنا

۱۹۳۔ جو شخص قرآن کو شفاء نہ سمجھے خدا اسے شفایابی سے محروم رکھتا ہے۔

۱۹۰؎ تفسیر ابی الفتوح، مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۲۹۲۔

۱۹۱؎ الجعفریات۔ ۱۹۲؎ الخصال، ج ۲، ص ۱۵۰۔

۱۹۳؎ مکارم الاخلاق، ص ۴۱۸۔

۱۹۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قرآن شفا بخش دوا ہے۔

۱۹۵۔ قرآن سے شفاء طلب کرو کیونکہ خدا فرماتا ہے (وشفاء لما فی الصدور)۔

۱۹۶۔ جو شخص غیر قرآن سے شفاء طلب کرے خدا اسے کبھی شفاء نہیں دیتا۔

۱۹۷۔ علی بن خلف کہتے ہیں: ایک شخص نے محمد بن حمید رازی کے پاس جا کر آشوب چشم کی شکایت کی تو محمد بن حمید رازی نے جواب دیا۔ کلام پاک (کی عبارت) کو دیکھا کرو کیونکہ مجھے بھی آشوب چشم کی شکایت رہتی تھی چنانچہ میں جریر بن عبدالحمید کے پاس گیا اور اس کا اظہار کیا۔ اس نے جواب دیا قرآن کو دیکھا کرو اس لئے کہ مجھے بھی آشوب چشم کی شکایت رہتی تھی میں نے اعمش سے اس کا اظہار کیا تو اس نے جواب دیا قرآن کو دیکھا کرو اس لئے کہ مجھے جب آشوب چشم کی شکایت ہوئی تو میں نے عبداللہ بن مسعود سے اس کا ذکر کیا اس نے جواب دیا قرآن کو (زیادہ) دیکھا کرو اس لئے کہ جب میں نے رسول اکرمؐ سے آشوب چشم کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا قرآن کریم کو زیادہ دیکھا کرو اس لئے کہ جب مجھے (رسول خداؐ) آشوب چشم کا عارضہ ہوا اور میں نے اس کا ذکر جبرئیل سے کیا تو جبرئیل نے جواب دیا قرآن مجید کو زیادہ دیکھا کرو۔

۱۹۸۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: میری امت کی شفا تین چیزوں میں ہے:

۱۔ قرآن کی ایک آیۃ۔

۲۔ ایک چمچہ شہد۔

۳۔ حجامت۔

---

۱۹۴ دعوات الراوندی، بحارالانوار، ج ۹۲، ص ۱۷۶۔

۱۹۵ عدۃ الداعی، 〃 〃، ج ۹۲، ص ۱۷۶۔

۱۹۶ کتاب لب الالباب، مستدرک، ج ۱، ص ۳۰۲۔

۱۹۷ کتاب السلسلات۔

۱۹۸ عدۃ الداعی، بحارالانوار، ج ۹۲، ص ۱۷۶۔

۱۹۹۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں حافظ کو تیز اور بلغم کو دور کر دیتی ہیں۔ تلاوت قرآن۔ دودھ۔ دہی وغیرہ۔ شہد۔

۲۰۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا: آیا مریض کے گلے میں تعویذ یا قرآن لکھ کر آویزاں کرنا چاہیئے؟

آپ نے فرمایا، ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ قرآن سب کا سب نفع بخش ہے اور یہ کام ضرور کیجئے۔

۲۰۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسواک کرنا اور قرآن پڑھنا بلغم کو دور کر دیتے ہیں۔

۲۰۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بازو بند اور تعویذ بنانے میں (اگر وہ قرآن سے ہوں) کوئی حرج نہیں، جسے قرآن شفاء نہ دے خدا اسے شفاء نہیں دیتا، کیا قرآن سے بڑھ کر بھی کوئی چیز بیماری سے شفاء بن سکتی ہے؟

کیا خدا نہیں فرمارہا: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝

ہم قرآن میں سے کچھ (وہ آیات) نازل کرتے ہیں جو لوگوں کے لئے باعث رحمت ہیں۔

۲۰۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص آیات قرآنی میں سے کوئی سی سو آیتیں پڑھے اور سات مرتبہ (یا اللہ) کہے، اگر پہاڑ کے لئے بھی بد دعا کرے تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (دوسری روایت میں ہے) اگر خدا چاہے تو اس پہاڑ کو اکھاڑ پھینکے گا۔

۱۹۹؎ الجعفریات۔ بحار ج ۹۲ ص ۱۹۹

۲۰۰؎ طب الائمہ، ص ۴۹۔

۲۰۱؎ المحاسن، ص ۵۶۳۔

۲۰۲؎ طب الائمہ، ص ۶۲۔

۲۰۳؎ مکارم الاخلاق، ص ۳۲۰۔ باب الاستشفاء بالقرآن۔

۲۰۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن میں ہر بیماری کی دوا موجود ہے۔

(۲۲)

قرآن اور انسانی زندگی

۲۰۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے، حبِّ دنیا اور اس کی رنگینیوں کو مقدم سمجھے خدا کے غضب اور اس کی ناراضگی کا مستحق ہوگا اور وہ ان یہود و نصاریٰ کے ساتھ محشور ہوگا جنہوں نے کتاب الٰہی کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

جو شخص قرآن کو سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے روزِ قیامت خدا اسے اندھا محشور فرمائے گا۔ بندہ کہے گا خدایا میں تو بینا تھا مجھے اندھا کیوں محشور کیا جا رہا ہے۔ خالق فرمائے گا، اسلئے کہ تیرے پاس ہماری نشانیاں برابر آتی رہیں مگر تو نے انہیں بھلا دیا، آج تجھے بھی بھلا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس شخص کو جہنم میں داخل کرنے کا حکم صادر کیا جائے گا۔

۲۰۶۔ رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کرنے والے کچھ ایسے (بھی) ہیں جن پر قرآن لعنت بھیجتا ہے۔

۲۰۷۔ رسولؐ خدا نے فرمایا، جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے بعد کوئی حرام چیز پی لے یا حبِّ دنیا اور اس کی زینتوں کو قرآن پر ترجیح دے، یہ غضب الٰہی کا مستحق ہوگا مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے۔ دیکھو! اگر وہ شخص بغیر توبہ کے مرجائے، روزِ قیامت خداوند تعالیٰ اس سے احتجاج کرے گا اور اسے ٹھکرا دے گا۔

۲۰۴؎ مکارم الاخلاق، ص ۳۶۰، (باب الاستشفاء بالقرآن)

۲۰۵؎ عقاب الاعمال، ص ۵۲۔

۲۰۶؎ جامع الاخبار، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۱۔

۲۰۷؎ من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۱۹۶۔

۲۰۸۔ رسولِ خدا نے فرمایا: روزِ قیامت قرآن ایک انسانی شکل میں پیش ہوگا، اس کے ساتھ ایک دوسرا انسان بھی لایا جائے گا۔ جو فرائض قرآن کو ضائع اور پامال اور اس کے حدود سے تجاوز، اس کے فرامین کی مخالفت اور معصیت کا ارتکاب کرتا رہا ہوگا۔

قرآن اس شخص کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے گا اور کہے گا، پالنے والے یہ شخص بہت برا حاملِ قرآن تھا۔ یہ شخص میرے فرائض کو ضائع، حدود سے تجاوز اور احکام کی مخالفت کرتا تھا اور معصیت کا ارتکاب کرتا تھا۔ قرآن اس وقت تک اپنے دلائل پیش کرتا رہے گا یہاں تک کہ اس سے کہا جائے گا تو (قرآن) جانے اور یہ (تیرا مخالف) شخص جانے (جو چاہو اس سے سلوک کرو) قرآن اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر منہ کے بل آتشِ جہنم میں جھونک دے گا۔

اس کے برعکس ایک دوسرا آدمی لایا جائے گا جس نے احکام قرآن پر عمل اور اس کے حدود کی پابندی اور معصیت سے اجتناب کیا ہوگا۔ قرآن خالق کی بارگاہ میں اس آدمی کی سفارش کرے گا۔ اور کہے گا، بار الہا اس نے میرے فرائض پر عمل، حدود کی پابندی اور معصیت سے اجتناب کیا ہے۔

خالق فرمائے گا، یہ شخص جانے اور تو جانے!

قرآن اس شخص کو جنت کا لباس فاخرہ اور عزت کا تاج پہنائے گا اور بہشت سے کوثر کے جام پلائے گا۔

۲۰۹۔ رسولِ خدا نے فرمایا: قرآن کو سیکھو اور اسے پڑھو اور یہ جان لو کہ قرآن ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے اور ایک ذخیرہ ہے اور یہی قرآن تمہارے لئے گناہ اور عذاب کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ قرآن کی پیروی کرو اور اسے اپنا تابع بنانے کی کوشش نہ

---

۲۰۸ عوالی اللئالی، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۱۔

۲۰۹ درر اللئالی ، 〃 ، 〃 ، 〃 ، ۲۹۲ ۔

کرو کیونکہ جو شخص قرآن کی پیروی کرے، قرآن اس کی جنت تک راہنمائی کرتا ہے اور جو شخص قرآن کی پیروی نہ کرے اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے۔

۲۱۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، مجھے اپنی اُمت کے بارے میں تین باتوں (خامیوں) کا خوف ہے۔

۱۔ یہ کہ اپنی مرضی سے قرآن کی تاویل کریں۔

۲۔ یہ کہ علماء کی لغزشوں کی تاک میں رہے۔

۳۔ یہ کہ ثروتمند بن جائیں اور سرکشی اور عیاشی میں پڑ جائیں۔

میں ان تینوں خطرات سے نجات کے طریقے بتائے دیتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ قرآن کی محکم آیات (جن کا معنی واضح ہو) پر عمل کرو اور متشابہ آیات (جن کا معنی واضح نہ ہو) پر اجمالاً ایمان لے آؤ، عالم کی خوبیوں اور اچھی صفات کی تلاش میں رہو اور ان میں اس کی پیروی کرو، اس کی لغزشوں اور انحراف کی پیروی نہ کرو۔ مال کے خطرے سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرو اور اس کے حقوق کو ادا کرو۔

۲۱۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کی زبان میں بولے وہ صادق ہے، سچ بول رہا ہے اور جو اس پر عمل کرے اسے اجر دیا جائے گا اور جو اس سے تمسک کرے اس کی صراط مستقیم تک راہنمائی کی جاتی ہے وھوالکتاب العزیز۔

۲۱۲۔ پیغمبر اسلام ؐ نے فرمایا: دل چار قسم کے ہوا کرتے ہیں۔

۱۔ وہ دل جس میں ایمان ہو مگر قرآن نہ ہو۔

۲۔ وہ دل جس میں قرآن بھی ہو اور ایمان بھی۔

۳۔ وہ دل جس میں قرآن ہو اور ایمان نہ ہو۔

۲۱۰؎ الخصال، ج ۱، ص ۸۷۔

۲۱۱؎ تفسیر العیاشی ص ۳، ج ۱۔

۲۱۲؎ الجعفریات، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۸۷۔

۴۔ وہ دل جس میں نہ قرآن ہو اور نہ ایمان۔

وہ دل جس میں ایمان تو ہو مگر قرآن نہ ہو وہ اس پھل کے مانند ہے جس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں۔

وہ دل جس میں قرآن ہو مگر ایمان نہ ہو وہ اشنہ (ایک نباتی چیز جو درختوں پر پھیلتی ہے) کے مانند ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ خراب ہے۔

وہ دل جس میں ایمان اور قرآن دونوں ہوں وہ اس مشک کے تھیلے کے مانند ہے جسے اگر کھولا جائے تو خوشبو کی مہک محسوس ہوگی اور اگر بند رکھا جائے تو خوشبو محفوظ رہے گی۔

وہ دل جس میں قرآن اور ایمان دونوں نہ ہو وہ مثل حنظل (ایلوے) کے ہے جو بدبودار بھی ہو اور تلخ بھی۔

۲۱۳۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت آتش جہنم تین قسم کے لوگوں سے مخاطب ہوگی۔

۱۔ حاکم وقت۔ ۲۔ قاریٔ قرآن۔ ۳۔ سرمایہ دار۔

حکام سے کہے گی ظالم، تجھے خدا نے حکومت دی مگر تو نے عدالت کا مظاہرہ نہیں کیا پھر اسے اس طرح سے نگل لے گی جس طرح پرندہ تل کے دانے کو نگل لیتا ہے۔

قاریٔ قرآن سے کہے گی اے وہ انسان جو لوگوں کے سامنے حسن قرأت سے قرآن کو مزین کرتا تھا مگر عملی طور پر معصیت میں غرق تھا، اسے بھی آتشِ جہنم نگل لے گی۔

مالدار اور ثروتمند سے کہے گی اے وہ انسان خدا نے تجھے اپنے فیض سے دولت فراوان سے نوازا تھا لیکن فقیروں اور ناداروں نے تجھ سے قرض الحسنہ مانگا تو نے انہیں قرض سے بھی محروم رکھا (آتش جہنم) اسے بھی نگل جائے گی۔

---

۲۱۳ الخصال، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۱۔

۲۱۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص محرمات قرآن کو حلال قرار دے وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا۔

۲۱۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے اس کی گرمی اور حرارت سے اہلِ دوزخ دن میں ستر مرتبہ فریاد و استغاثہ کریں گے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا، اس عذاب میں کون لوگ مبتلا ہوں گے۔

آپؐ نے فرمایا، اس عذاب میں قرآن کو ماننے والے شراب خور اور تارک الصلوٰۃ مبتلا ہوں گے۔

۲۱۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق مبعوث فرمایا، جس کے دل میں قرآن کی ایک آیت ہو اور وہ اس کے اوپر شراب گرا دے (شراب پئے) روزِ قیامت خدا کے سامنے اس آیت کا ایک حرف آکر جھگڑے گا (شرابی کا گریبان پکڑے گا) جس کا دشمن خدا ہو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

۲۱۷۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: کتابِ خدا کا دامن پکڑ لو (اس سے متمسک رہو) کیونکہ جو بھی قرآن پر عمل کرے گا سبقت وہی لے جائے گا۔

۲۱۸۔ وہ قوم کہاں گئی جسے اسلام کی دعوت دی گئی اور اس نے اسلام کو قبول کیا۔

انہوں نے قرآن کو پڑھا اور اسے استحکام بخشا۔

انہیں جہاد کا جوش دلایا گیا (جہاد کی دعوت دی گئی) وہ اس طرح میدان کی طرف

۲۱۴؎ کنز الفوائد، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۱۔

۲۱۵؎ تنبیہ الخواطر للورام، وسائل الشیعہ ج ۲، ص ۸۳۰۔

۲۱۶؎ جامع الاخبار، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۱۔

۲۱۷؎ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۵۶۔

۲۱۸؎ 〃 〃 〃 ۱۲۱۔

لپک پڑے جس طرح ناقہ اپنے بچے کی طرف لپکتی ہے۔

۲۱۹۔ امیرالمومنینؑ نے مالک اشترؒ کے عہدنامے میں فرمایا:
میں مالک کو تقویٰ الٰہی کا حکم دیتا ہوں اور ان واجبات و مستحبات پر عمل کرنے کی تاکید کرتا ہوں جن کا اس نے اقرار کر رکھا ہے۔ جن کی پیروی کئے بغیر کوئی بھی شخص سعادت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور شقی وہی شخص ہوگا جو ان کا انکار کرے گا اور انہیں ضائع اور پامال کرے گا۔

۲۲۰۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا، خدارا قرآن پر عمل کرنے میں تم سے تمہارا غیر (دشمن) سبقت نہ لے جانے پائے۔

۲۲۱۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا: اپنے دین کے معاملہ میں تین آدمیوں سے اجتناب کرو (ان سے بچے رہو)، ان میں سے ایک وہ آدمی جو قرآن پڑھتا ہے اور جب اپنے اندر قرآن کی عظمت کو محسوس کرتا ہے تو اس میں غرور آجاتا ہے تو اپنے ہمسایے کے مقابلے میں تلوار تان لیتا ہے اور اس پر شرک کا الزام لگاتا ہے۔
آپ سے پوچھا گیا، ان دونوں میں سے مشرک کہلانے کا کون زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا، مشرک کہلانے کا زیادہ حقدار وہ آدمی ہے جو دوسرے پر شرک کا الزام لگاتا ہے۔

۲۲۲۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا، قرآن مجید جن صفات الٰہی کی راہنمائی کرے اس کا اتباع کرو (انہیں تسلیم کرلو) تاکہ اس کے ذریعے خدا کی معرفت حاصل کرسکو، قرآن کو اپنا امام اور راہنما بنالو اور اس کے نور ہدایت سے روشنی حاصل کرو کیونکہ قرآن نعمت

---

۲۱۹ نہج البلاغہ، خطبہ نمبر ۵۳۔
۲۲۰ 〃 〃 〃 ۴۷۔
۲۲۱ الخصال، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۹۱۔
۲۲۲ التوحید للصدوق۔

اور حکمت ہے جس سے تمہیں نوازا گیا ہے، جو چیز تمہیں دی گئی ہے اسے بخوشی سینے سے لگاؤ (اسے لو) اور شاکرین میں سے ہو جاؤ۔

۲۲۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: قاریان قرآن تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ وہ آدمی جو قرآن کو پڑھتا ہے اور اسے معاش یا حکام کے تقرب اور لوگوں پر تسلط جمانے اور بالادستی کا ذریعہ بناتا ہے۔

۲۔ وہ آدمی ہے جو قرآن پڑھتا ہے اس کے حروف کو حفظ کر لیتا ہے مگر اس کے حدود کو ضائع کر دیتا ہے (اسے اس طرح ہاتھ میں لئے پھرتا ہے جیسے بغیر پر کے تیر ہو) خدا ایسے حاملان قرآن میں اضافہ نہ کرے۔

۳۔ وہ آدمی جو قرآن کو پڑھتا ہے، قرآن کے شفابخش اصولوں اور احکام کے ذریعے فکری اور معنوی بیماریوں کا علاج کرتا ہے، قرآن کی خاطر راتوں کو بیدار رہتا ہے، دن بھر پیاسا رہتا ہے۔ اکثر وقت مساجد میں (عبادت) میں گزار دیتا ہے اور نیند و سکون کو چھوڑ کر (عبادت) کے لئے اٹھ بیٹھتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے ذریعے خدا بلاؤں اور آفات کو دور کر دیتا ہے اور انہی کے طفیل۔۔ آسمان سے رحمت کی بارش برساتا ہے، خدا کی قسم قاریان قرآن کبریت احمر سے بھی زیادہ کم یاب ہیں۔

۲۲۴۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس آدمی کو قرآن کی کوئی سورۃ یاد ہو اور وہ اسے بھلا دے یا اسے ترک کر دے اور پھر جنت میں داخل ہو تو قرآن کا بھولا ہوا سورہ ایک حسین صورت میں ایک بلند مقام سے جھانک کر کہے گا، کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ یہ شخص کہے گا نہیں۔ سورہ جواب دے گا میں فلاں سورہ ہوں جسے تو نے بھلا دیا اور اس پر عمل نہ کیا۔ خدا کی قسم! اگر تو نے مجھ پر عمل کیا ہوتا تو آج تجھے اس مقام بلند تک پہنچا دیتا، جو تو دیکھ رہا ہے۔

۲۲۳۔ الکافی، ج ۲، ص ۴۵۹۔

۲۲۴۔ 〃 〃، ص ۴۴۵۔

۲۲۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کلام اللہ کے حدود سے تجاوز نہ کرو اور نہ غیر قرآن سے ہدایت تلاش کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

(۲۳)

ختم قرآن کی دعا

۲۲۶۔ امام سجاد علیہ السلام ختم قرآن کے بعد دعا پڑھا کرتے تھے:

بار الہا! تو نے اپنی کتاب کو ختم کرنے پر میری مدد فرمائی، وہ کتاب جسے تو نے نور بنا کر اتارا اور تمام کتب سماویہ پر اسے گواہ بنایا اور ہر اس کلام پر جسے تو نے بیان فرمایا اسے فوقیت بخشی اور (حق و باطل میں) حد فاصل قرار دیا، جس کے ذریعے حلال اور حرام کو الگ الگ کر دیا۔ وہ قرآن جس کے ذریعہ شریعت کے احکام واضح کئے وہ کتاب جسے تو نے اپنے بندوں کے لئے شرح و تفصیل سے بیان کیا اور وہ وحی (آسمانی) جسے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا، جسے وہ نور بنایا، جس کی پیروی سے ہم گمراہی و جہالت کی تاریکیوں میں ہدایت حاصل کرتے ہیں اور اس شخص کے لئے اسے شفا قرار دیا جو اس پر اعتماد رکھتے ہوئے اسے سمجھنا چاہے اور خاموشی کے ساتھ اسے سنے اور وہ عدل و انصاف کا ترازو بنایا، جس کا کانٹا حق سے اِدھر اُدھر نہیں ہوتا اور وہ نور ہدایت قرار دیا جس کی دلیل و برہان کی روشنی (توحید و نبوت کی) گواہی دینے کے لئے بجھتی نہیں اور وہ نجات کا نشان بنایا کہ جو اس کے سیدھے راستے پر چلنے کا ارادہ کرے وہ گمراہ نہیں ہوتا اور جو اس کی رسی کی بندھن سے وابستہ ہو وہ (خوف و فقر عذاب کی) ہلاکتوں کی دسترس سے باہر ہو جاتا ہے۔

بار الہا! جبکہ تو نے اس کی تلاوت کے سلسلے میں ہمیں مدد پہنچائی اور اس کی حسن ادائیگی

۲۲۵؎ امالی الصدوق، ص ۳۲۶۔

۲۲۶؎ الصحیفۃ السجادیہ، دعا نمبر ۴۲۔

کے لئے ہماری زبان کی گرہیں کھول دیں تو پھر ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جو اس کی پوری طرح حفاظت و نگہداشت کرتے ہوں اور اس کی محکم آیتوں کے اعتراف و تسلیم کی پختگی کے ساتھ تیری اطاعت کرتے ہوں اور متشابہ آیتوں اور روشن و واضح دلیلوں کے اقرار کے سایہ میں پناہ لیتے ہوں۔

اے اللہ! تو نے اسے اپنے پیغمبرؐ پر اجمال کے طور پہ اتارا اور اس کے عجائب و اسرار کا پورا پورا علم انہیں القاء کیا اور اس کے علم تفصیل کا ہمیں وارث بنایا اور جو اس کا علم نہیں رکھتے ان پر ہمیں فضیلت دی اور اس کے مقتضیات پر عمل کرنے کی قوت بخشی تاکہ جو اس کے حقائق کے متحمل نہیں ہو سکتے، ان پر ہماری فوقیت اور برتری ثابت کرے۔

اے اللہ! جس طرح تو نے ہمارے دلوں کو قرآن کا حامل بنایا اور اپنی رحمت سے اس کے فضل و شرف سے آگاہ کیا، یوں ہی محمدؐ پہ جو قرآن کے خطبہ خواں اور اس کی آل پر جو قرآن کے خزینہ دار ہیں رحمت نازل فرما اور ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جو یہ اقرار کرتے ہیں، یہ تیری جانب سے ہے تاکہ اس کی تصدیق میں ہمیں شک و شبہ لاحق نہ ہو اور اس کے سیدھے راستے سے روگردانی کا خیال بھی نہ آنے پائے۔

اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پہ رحمت نازل فرما اور ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جو اس کی ریسمان سے وابستہ اور مشتبہ امور میں اس کی محکم پناہ گاہ کا سہارا لیتے اور اس کے پروں کے زیر سایہ منزل کرتے، اس کی صبح درخشاں کی روشنی سے ہدایت پاتے اور اس کے نور کی درخشندگی کی پیروی کرتے اور اس کے چراغ سے چراغ جلاتے ہیں اور اس کے علاوہ کسی سے ہدایت کے طالب نہیں ہوتے۔

بارالہا! جس طرح تو نے اس قرآن کے ذریعہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی راہنمائی کا نشان بنایا ہے اور اس کی آل کے ذریعہ اپنی رضا و خوشنودی کی راہیں آشکارا کی ہیں اسیطرح محمدؐ اور ان کی آل پہ رحمت نازل فرما اور ہمارے لئے قرآن کو عزت اور بزرگی کی بلند پایہ منزلوں تک پہنچنے کا وسیلہ اور سلامتی کے مقام تک بلند ہونے

کا زینہ اور میدان حشر میں نجات کو جزا میں پانے کا سبب اور محل قیام (جنت) کی نعمتوں تک پہنچنے کا ذریعہ قرار دے۔

اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور قرآن کے ذریعے گناہوں کا بھاری بوجھ ہمارے سر سے اتار دے اور نیکوکاروں کے اچھے خصائل وعادات ہمیں مرحمت فرما اور ان لوگوں کے نقش قدم پر چلا جو تیرے لئے رات کے لمحوں اور صبح وشام (کی ساعتوں) میں اسے اپنا دستور العمل بناتے ہیں تاکہ اس کی تطہیر کے وسیلے سے تو ہمیں ہر آلودگی سے پاک کر دے اور ان لوگوں کے نقش قدم پر چلائے جنہوں نے اس کے نور سے روشنی حاصل کی ہے اور امیدوں نے انہیں عمل سے غافل نہیں ہونے دیا کہ انہیں اپنے فریب کی نیرنگیوں سے تباہ کر دیں۔

اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور قرآن کو رات کی تاریکیوں میں ہمارا مونس اور شیطان کے مفسدوں اور دل میں گزرنے والے وسوسوں سے نگہبانی کرنے والا اور ہمارے قدموں کو نافرمانیوں کی طرف بڑھنے سے روک دینے والا اور ہماری زبانوں کو باطل پیمائیوں سے بغیر کسی مرض کے گنگ کر دینے والا اور ہمارے اعضاء کو ارتکاب گناہ سے باز رکھنے والا اور ہماری غفلت و مدہوشی نے جس دفتر عبرت و پند اندوزی کو تہہ کر رکھا ہے اسے پھیلانے والا قرار دے تاکہ اس کے عجائب و رموز کی حقیقتوں اور اس کی متنبہ کرنے والی مثالوں کو کہ جنہیں اٹھانے سے پہاڑ اپنے استحکام کے باوجود عاجز آچکے ہیں، ہمارے دلوں میں اتار دے۔

اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور قرآن کے ذریعے ہمارے ظاہر کو ہمیشہ صلاح ورشد سے آراستہ رکھ اور ہمارے ضمیر کی فطری سلامتی سے غلط تصورات کی دخل درازی کو روک دے اور ہمارے دلوں کی کثافتوں اور گناہوں کی آلودگیوں کو دھو دے اور اس کے ذریعے ہمارے پراگندہ امور کی شیرازہ بندی کر اور میدان حشر میں ہماری جھلستی ہوئی دوپہروں کی تپش و تشنگی بجھا دے اور سخت خوف و ہراس کے دن جب قبروں سے اٹھیں تو ہمیں امن و عافیت کے جامے پہنا دے۔

اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور قرآن کے ذریعے فقر و احتیاج کی وجہ سے ہماری خستگی و بدحالی کا تدارک فرما اور زندگی کی کشائش اور فراخ روزی کی آسودگی کا رُخ ہماری جانب پھیر دے اور بری عادات اور پست اخلاق سے ہمیں دور کر دے اور کفر کے گڑھے (میں گرنے) اور نفاق انگیز چیزوں سے بچائے تاکہ وہ ہمیں قیامت میں تیری خوشنودی و جنت کی طرف بڑھانے والا اور دنیا میں تیری ناراضگی اور حدود شکنی سے روکنے والا ہو اور اس امر پر گواہ ہو کہ جو چیز تیرے نزدیک حلال تھی اسے حلال جانا اور جو حرام تھی اسے حرام سمجھا۔

اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور اس قرآن کے وسیلے سے موت کے ہنگام نزع کی اذیتوں، کراہنے کی سختیوں اور جان کنی کی لگاتار ہچکیوں کو ہم پر آسان فرما، جبکہ جان گلے تک پہنچ جائے اور کہا جائے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہو (جو کچھ تدارک کرے) اور ملک الموت غیب کے پردے چیر کر قبض روح کے لیے سامنے آئے اور موت کی کمان میں فراق کی دہشت کے تیر جوڑ کر اپنے نشانہ کی زد پر رکھے اور موت کے زہریلے جام میں زہر ہلاہل گھول دے اور آخرت کی طرف ہمارا چل چلاؤ اور کوچ قریب ہو اور ہمارے اعمال ہماری گردن کا طوق بن جائیں اور قبریں روز حشر کی ساعت تک آرام گاہ قرار پائیں۔

اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور کہنگی اور بوسیدگی کے گھر میں اترنے اور مٹی کی تہوں میں مدت تک پڑے رہنے کو ہمارے لئے مبارک کرنا اور دنیا سے منہ موڑنے کے بعد قبروں کو ہمارا اچھا گھر بنانا اور اپنی رحمت سے گور کی تنگی کو کشادہ کر دینا اور حشر کے عام اجتماع کے سامنے ہمارے مہلک گناہوں کی وجہ سے ہمیں رسوا نہ کرنا اور اعمال کے پیش ہونے کے مقام پر ہماری ذلت اور خواری کی وضع پر رحم فرمانا اور جس دن جہنم کے پل پر سے گزرنا ہوگا اس کے لڑکھڑانے کے وقت ہمارے ڈگمگاتے ہوئے قدموں کو جما دینا اور قیامت کے دن ہمیں اس کے ذریعہ ہر اندوہ اور روز حشر کی سخت ہولناکیوں سے نجات دینا اور جبکہ حسرت و ندامت کے دن ظالموں کے چہرے

سیاہ ہوں گے، ہمارے چہروں کو نورانی کرنا اور مومنین کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرنا اور زندگی کو ہمارے لئے دشوار گزار نہ بنا۔

اے اللہ! محمدؐ جو تیرے خاص بندے اور رسولؐ ہیں ان پر رحمت نازل فرما، جس طرح انہوں نے تیرا پیغام پہنچایا، تیری شریعت کو واضح طور سے پیش کیا اور تیرے بندوں کو پند و نصیحت کی۔

اے اللہ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن تمام نبیوں سے منزلت کے لحاظ سے مقرب تر، شفاعت کے لحاظ سے برتر، قدر و منزلت کے لحاظ سے بزرگ تر اور جاہ و مرتبت کے لحاظ سے ممتاز تر قرار دے۔

اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور ان کے ایوان (عز و شرف) کو بلند، ان کی دلیل و برہان کو عظیم اور ان کے میزان (عمل کے پلہ) کو بھاری کر دے ان کی شفاعت کو قبول فرما اور ان کی منزلت کو اپنے سے قریب کر، ان کے چہرے کو روشن، ان کے نور کو کامل ------ اور ان کے درجے کو بلند فرما اور ہمیں انہی کے آئین پر زندہ رکھ اور انہی کے دین پر موت دے اور انہی کی شاہراہ پر گامزن کر اور انہی کے راستہ پر چلا اور ہمیں ان کے فرمانبرداروں میں سے قرار دے اور ان کی جماعت میں محشور کر اور ان کے حوض پر اتار اور ان کے ساغر سے سیراب فرما۔

اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جس کے ذریعے انہیں بہترین نیکی فضل اور عزت تک پہنچا دے جس کے وہ امیدوار ہیں، اس لئے کہ تو وسیع رحمت اور عظیم فضل و احسان کا مالک ہے۔

اے اللہ! انہوں نے تیرے پیغامات کی تبلیغ کی، تیری آیتوں کو پہنچایا، تیرے بندوں کو پند و نصیحت کی اور تیری راہ میں جہاد کیا ان سب کی انہیں جزا دے جو اس جزا سے بہتر ہو جو تو نے مقرب فرشتوں اور برگزیدہ مرسل نبیوں کو عطا کی ہو، ان پر اور ان کی پاک و پاکیزہ آل پر سلام ہو اور تیری رحمتیں اور برکتیں ان کے شامل حال ہوں۔

۲۲۷۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: رسولؐ خدا کا فرمان ہے کہ ختم قرآن کے وقت ان کلمات کو پڑھو۔

پالنے والے مجھے حقیقی خاشعین کا خشوع و خضوع، صاحبان یقین کا خلوص، نیکوں کی رفاقت، حقیقت ایمان کی معرفت اور اس کا استحقاق، نیکی میں وافر حصہ، ہر قسم کے گناہ سے نجات، تیری رحمت کا نزول، گناہوں کی مغفرت، جنت میں داخل ہونے کی کامیابی اور جہنم سے نجات نصیب فرما۔

۲۲۸۔ پالنے والے! قرآن کی بدولت میرے سینے کو کشادہ فرما، میرے اعضاء بدن احکام قرآن پر عمل میں مصروف ہوں، قرآن کے ذریعے میری بصارت کو منور فرما اور ۔۔۔۔ زبان کی گرہ کھول دے اور جب تک زندہ رہوں اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما کیونکہ طاقت اور قدرت کا سرچشمہ تیری ہی ذات ہے۔

۲۲۹۔ امام صادق علیہ السلام تلاوت کلام پاک کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:
پالنے والے! جس کلام پاک کو تو نے اپنے صادق رسولؐ پر نازل فرمایا اور اس کی تلاوت کو مجھ پر فرض کیا تھا اس کی میں نے تلاوت کی۔

فَلَکَ الْحَمْدُ رَبَّنَا

خدایا! مجھے اپنے ان بندوں میں سے قرار دے جو حلال قرآن کو حلال اور حرام قرآن کو حرام سمجھیں، اس کے محکم اور متشابہ پر مکمل ایمان رکھتے ہوں (اور قرآن کو) قبر اور حشر میں میرا مونس و مددگار قرار دے اور مجھے ان اشخاص میں سے قرار دے جو قرآن کی تلاوت کریں اور ہر آیت کے عوض میں انہیں اعلیٰ علیین کے درجات میں سے ایک درجہ نصیب ہو۔

(آمین رب العالمین)

۲۲۷؎ مکارم الاخلاق، ص ۳۹۳۔

۲۲۸؎ المتہجد، بحار، ج ۹۲، ص ۲۰۹۔

(۲۴)
قرآن ہرگز بوسیدہ نہیں ہوگا

۲۳۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے، انحرافی افکار اور خواہشاتِ نفسانی اس کو اپنے راستے سے منحرف نہیں کرسکتیں، دھوکہ باز اور عیار زبانیں قرآن کو اشتباہ اور غلطی سے دوچار نہیں کرسکتیں اور نہ زمانے کے گزرنے سے وہ فرسودہ ہوسکتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ قرآن کثرت تلاوت اور قرأت سے فرسودہ نہیں ہوتا۔

۲۳۱۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: قرآن وہ کتاب الٰہی ہے جو زمانے کے گزرنے سے بوسیدہ اور فرسودہ نہیں ہوتا، اس کے عبرتناک نکات ختم ہونے میں نہیں آتے اور نہ اس کے عجائبات اختتام کو پہنچتے ہیں۔

۲۳۲۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: میں تم میں دو گراں بہا چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، کتاب خدا اور میرے اہل بیت۔ کتاب اللہ وہ قرآن حکیم ہے جو براہین، حجتوں اور بلند و پاکیزہ افکار پر مشتمل ہے۔ کلام خدا ہر وقت تر و تازہ بولتا ہوا گواہ ہے اور حق و عدالت پر مبنی فیصلہ ہے، خالق نے اس میں ہر حلال و حرام کو ذکر کرکے اس کو بہترین راہنما قرار دیا ہے۔

۲۳۳۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: قرآن وہ زندہ کتاب ہے جسے موت نہیں آسکتی، قرآن کی ہر ہر آیہ زندہ (بلکہ حیات بخش) ہے جسے موت نہیں آسکتی۔ اگر ایک آیہ

---

۲۳۰ تفسیر العیاشی، ج ۱، ص ۳۔

۲۳۱ 〃 〃 〃، ص ۷۔

۲۳۲ الطرف لابن طاؤس، مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۸۸۔

۲۳۳ تفسیر العیاشی عن عبدالرحیم۔

جو ایک قوم پہ نازل ہوئی ہو، قوم کے مرکھپ جانے سے مرجاتی تو سارے کا سارا قرآن مرجاتا، ایسا نہیں ہے، بلکہ قرآن اور اس کی ہر آیہ جس طرح گزشتہ اقوام میں چراغ ہدایت تھا آئندہ اقوام میں بھی چراغ ہدایت رہے گا۔

۲۳۴۔ امام صادق سلام اللہ علیہ نے فرمایا: قرآن اور اس کی ہر آیہ زندہ ہے اور شب و روز کی طرح ہمیشہ رہے گا اور آفتاب و ماہتاب کی طرح جس طرح گزشتہ زمانوں میں ضوفشانی کرتا رہا ہے آنے والی نسلوں میں بھی ضوفشانی کرتا رہے گا۔

۲۳۵۔ امام صادقؑ سے پوچھا گیا کیا وجہ ہے کہ جیسے جیسے درسِ قرآن اور اس کی نشر و اشاعت بڑھتی ہے اس کی تازگی اور شیرینی بھی بڑھتی جاتی ہے؟

آپ نے فرمایا اس کا فلسفہ اور وجہ یہ ہے کہ خدا نے قرآن کو کسی ایک زمانے یا کچھ خاص لوگوں کے لئے مختص کر کے نہیں بھیجا (بلکہ ہر دور کے تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے) اس لئے قیامت تک ہر دور میں اور ہر قوم کے لئے یہ ترو تازہ رہے گا۔

۲۳۶۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

قرآن خدا کی مضبوط رسی اور سیدھا راستہ ہے جو جنت کی راہنمائی کرتا ہے اور آتش جہنم سے نجات دلاتا ہے۔ زمانے کا گزرنا اسے پرانا اور فرسودہ نہیں بنا سکتا۔ زبانیں اسے پڑھ پڑھ کے تھکتی نہیں کیونکہ یہ کسی مخصوص زمانے کے لئے نہیں بھیجا گیا، بلکہ یہ ایک برہان الٰہی اور ہر انسان پر حجت ہے۔ جس کے ہاں باطل کا ہرگز گزر نہیں ہوسکتا۔ یہ ایک حکیم اور حمید ذات کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے۔

۲۳۴۔ تفسیر العیاشی عن عبدالرحیم۔

۲۳۵۔ عیون اخبار الرضا، العیون، ج ۱، ص ۸۷۔

۲۳۶۔ 〃 〃 〃، ج ۲، ص ۱۳۰۔

(۲۵)
خلوص سے قرآن کی تلاوت کرنا

۲۳۷۔ جو شخص دکھاوے اور لوگوں میں شہرت اور مقبولیت کی خاطر قرآن پڑھے ، روز قیامت بارگاہ الٰہی میں وہ اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کے چہرے پر ہڈیاں ہی ہڈیاں ہوں گی، گوشت بالکل نہ ہوگا اور قرآن مجید اسے پکڑ کر جلدی سے جہنم کے حوالے کر دے گا۔

اور جو شخص رضائے الٰہی اور دین کو سمجھنے کی خاطر قرآن پڑھے اسے ملائکہ اور انبیاء و مرسلین کے برابر اجر دیا جائے گا۔

اور جو شخص دکھاوے کے لئے قرآن پڑھے تاکہ سادہ لوگ اس کے گرویدہ بن جائیں اور علماء میں فخر و مباہات کر سکے اور تلاوت کا مقصد صرف دنیا ہو۔ روز قیامت خداوند اس کی ہڈیوں کو لمبا کر دے گا۔ جہنم کا عذاب بھی اس پر زیادہ ہوگا۔ اس پر خدا اتنا غضبناک ہوگا کہ عذاب کے جتنے طریقے اور قسمیں ہیں وہ سب کی سب اسے دی جائیں گی۔

۲۳۸۔ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص لوگوں سے پیسے بٹورنے کی خاطر قرآن پڑھتا ہے۔ روز قیامت ایسی حالت میں محشور ہوگا کہ اس کے چہرے پر کوئی گوشت نہیں ہوگا۔

۲۳۹۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کچھ لوگ اس مقصد کے لئے قرآن پڑھتے ہیں کہ انہیں قاری قرآن کہا جائے اور کچھ اس لئے قرآن پڑھتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے

۲۳۷ے عقاب الاعمال ، ص ۵۱۔

۲۳۸ے 〃 〃 ، ص ۴۴۔

۲۳۹ے الکافی ، ج ۲ ، ص ۴۴۴۔

مال دنیا حاصل کریں یہ دونوں اجر و ثواب سے محروم رہیں گے۔

البتہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو قرآن کو اس لئے پڑھتے ہیں کہ دن رات کی نمازوں اور دیگر عبادتوں میں اس سے استفادہ کریں (یہی لوگ ہیں جو تلاوت کے اجر سے بہرہ مند ہوں گے)۔

۲۴۰۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قاریان قرآن تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ ایک وہ قاری ہے جو بادشاہوں سے پیسے بٹورنے اور لوگوں پر بالادستی اور تسلط جمانے کی خاطر قرآن پڑھتا ہے۔ یہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔

۲۔ وہ قاری جو قرآن اور اس کے حروف کو تو حفظ کرے مگر اس کی تعلیمات کو ضائع کر دے۔ یہ بھی اہلِ جہنم میں سے ہوگا۔

۳۔ وہ قاری جو قرآن کو اس لئے پڑھتا ہے تاکہ اسے اپنا سپر اور ڈھال بنالے، اس کی محکم آیات پر عمل کرے اور متشابہ آیات پر ایمان کامل لے آئے، اس کے واجبات کو ادا کرے، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھے۔ یہ وہ شخص (قاری) ہے جسے خدائے تعالیٰ گمراہ کن فتنوں سے نجات دیتا ہے اور یہی شخص اہل بہشت میں سے ہوگا اور جس کی چاہے گا شفاعت کرے گا۔

۲۴۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص کسی ظالم بادشاہ (حاکم وقت) کے پاس جاکر اس غرض سے قرآن پڑھے کہ اسے مال دنیا میں سے کچھ مل جائے تو قاری پر ہر حرف کے عوض دس[1] اور سننے والے پر ہر حرف کے عوض ایک لعنت بھیجی جاتی ہے۔

---

۲۴۰ الخصال، ج ۱، ص ۰۷۔

۲۴۱ الاختصاص، مستدرک الوسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۲۹۱۔

(۲۶)
وہ جگہیں جہاں قرآن کی تلاوت نہیں کرنا چاہیئے

۲۴۲۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے برہنہ ہو کر قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۴۳۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: سات آدمیوں کو قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے۔

۱۔ جو رکوع کی حالت میں ہو۔

۲۔ جو سجدے کی حالت میں ہو۔

۳۔ جو بیت الخلاء میں ہو۔

۴۔ جو حمام میں ہو۔

۵۔ جو جُنب کی حالت میں ہو۔

۶۔ جو نفاس کی حالت میں ہو۔

۷۔ جو حیض کی حالت میں ہو۔

(۲۷)
قرآن کی آہستہ اور باآواز بلند تلاوت کرنا

۲۴۴۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بلند آواز سے سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ کی تلاوت کرے وہ اس شخص کے مانند ہے جو راہِ خدا میں تلوار ہاتھ میں لے کر میدان میں آیا ہو اور جو سورہ اِنّا انزلناہ کی آہستہ سے تلاوت کرے یہ اس شخص کے مانند

۲۴۲؎ بحارالانوار، ج ۹۲، ص ۲۱۶۔

۲۴۳؎ الخصال للصدوق، ج ۲، ص ۱۰۔

۲۴۴؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۵۴۔

ہے جو راہِ خدا میں اپنے خون میں نہا رہا ہو۔

۲۴۵۔ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا، ایک شخص کا عقیدہ یہ ہے کہ وہی دعا اور قرآن فضیلت رکھتا ہے جو با آواز بلند پڑھا جائے (ورنہ ایسے ہے جیسے کہ ہم نے قرآن اور دعا کو پڑھا ہی نہیں) آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ یہ کوئی غلط عقیدہ نہیں ہے۔ امام زین العابدین علیہ السلام کی آواز سب سے اچھی تھی اور بلند آواز سے قرآن پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ اہلِ محلہ آپ کی آواز سن سکتے تھے اور امام محمد باقر علیہ السلام کی آواز بھی (اپنے دور میں) سب سے اچھی تھی۔ رات کے وقت جب آپ اٹھتے تھے تو بلند آواز سے قرآن کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور جب آپ کے بیت الشرف کے پاس سے لوگ خصوصاً سقا (ماشکی لوگ) گزرتے تھے تو آپ کے دروازے پہ رک کر قرآن کی تلاوت سنتے تھے۔

(۲۸)

تلاوتِ قرآن میں جلد بازی سے ممانعت

۲۴۶۔ امام صادق علیہ السلام سے آیۂ کریمہ (وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا) کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا ترتیل کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کو صاف اور واضح طور پہ پڑھا کرو اور کاٹ کاٹ کر نہ پڑھا کرو اور نہ اسے بکھیر بکھیر کر پڑھو (بلکہ اس کو سکون اور وقار سے پڑھو)۔

حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ قرآن معارف الٰہیہ کا ایک خوشنما رقعہ ہے تلاوت کے وقت تمہارا یہ مقصد نہ ہو کہ سورہ کب ختم ہوتا ہے بلکہ آرام سے پڑھو تاکہ تمہارے دلوں میں نرمی اور عطوفت پیدا ہو جائے۔

۲۴۵؎ کافی، ج ۲، ص ۴۴۹۔

۲۴۶؎ السرائر لابن ادریس، ص ۴۷۶۔

۲۴۷۔ امام صادق علیہ السلام نے آیۂ کریمہ (وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا) کی تفسیر میں فرمایا، ترتیل کا معنی یہ ہے کہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر اچھی آواز سے پڑھا جائے۔

۲۴۸۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کو تیز رفتاری سے نہیں پڑھنا چاہیئے بلکہ اسے ٹھہر ٹھہر کر اور سکون و وقار سے پڑھنا چاہیئے۔ جب تم ایسی آیہ کو پڑھو جس میں جنت کا تذکرہ ہو تو اس مقام پہ رک جاؤ اور خدا سے جنت کا سوال کرو اور جب کسی ایسی آیہ کو پڑھو جس میں دوزخ کا تذکرہ ہو تو اس مقام پر بھی رک جاؤ اور اس سے خدا کی پناہ مانگو۔

(۲۹)

قرآن کی کتابت اور اس کی نشر و اشاعت کی فضیلت

۲۴۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بسم اللہ لکھنا چاہے تو رحمٰن کو لمبا کر کے لکھے۔

۲۵۰۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:
ایک شخص نے انتہائی صفائی اور خوبصورتی سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو لکھا جس کے عوض اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

۲۵۱۔ جو شخص بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو بغرض تعظیم خدا عمدہ کر کے لکھے خدا اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

---

۲۴۷ مجمع البیان، ج ۲، ص ۴۵۲۔

۲۴۸ الکافی، ج ۲، ص ۲۵۲۔

۲۴۹ منیۃ المرید، بحار الانوار، ج ۹۲، ص ۳۴۔

۲۵۰ " " " " " " " " " " "۔

۲۵۱ " " " " " " " " " " "۔

۲۵۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعاب دھن سے قرآن کو لکھنے یا مٹانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

۲۵۳۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مؤمن مرنے کے بعد چھ قسم کے اعمال سے استفادہ کرتا رہے گا۔

۱۔ اولاد صالح جو اپنے باپ کے لئے طلب مغفرت کرے۔

۲۔ زندگی میں قرآن لکھے جو اس کے مرنے کے بعد پڑھا جائے۔

۳۔ اپنی زندگی میں کنواں کھودے (مخلوقات خدا کے پانی پینے کے لئے نلکا یا ٹیوب ویل لگوا کر جائے۔

۴۔ (پھل دار) پودا لگائے جس کے پھل سے لوگ استفادہ کریں۔

۵۔ زندگی میں ایک نہر کھودے جس سے لوگ مستفید ہوں۔

۶۔ ایک اچھی سنت قائم کریں (کار خیر کی بنیاد ڈالے) جس پر اس کے مرنے کے بعد بھی عمل ہوتا رہے۔

(۳۰)

بعض مخصوص سورتوں اور آیات کی فضیلت

بسم اللہ کی فضیلت

۲۵۴۔ رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے بسم اللہ کی بدولت باقی انبیاءؑ پر فضیلت دی گئی ہے۔

---

۲۵۲ امالی الصدوق، ص ۵۴۷۔

۲۵۳ الخصال، ج ۱، ص ۱۵۶۔

۲۵۴ تفسیر الامام العسکری، ص ۲۸۔

۲۵۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی وجہ سے غمزدہ ہو اور وہ خلوص اور دل کی گہرائی سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے اسے دو فائدوں میں سے ایک فائدہ ضرور ملے گا۔(۱) یا دنیا میں اس کی حاجت پوری ہو گی۔(۲) روز قیامت اسے مقرر شدہ اجر دیا جائے گا اور خدا کا دیا ہوا اجر زیادہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

۲۵۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب معلم (استاد) بچے (شاگرد) سے کہے: کہو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور بچہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے تو خداوند بچہ، اس کے والدین اور استاد کو آتشِ جہنم سے امان نامہ لکھ دیتا ہے۔

۲۵۷۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا جب بندۂ خدا سوتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے تو خداوند فرشتوں سے فرماتا ہے، میرے ملائکہ صبح تک میرے اس بندے کے سانس لکھتے رہو ان کا اسے اجر ملے گا۔

۲۵۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کیا شیطان بھی کبھی کھانے میں انسان کے ساتھ شریک ہوتا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! جس دسترخواں پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس پر سے شیطان بھی کھاتا ہے اور خدا اس دسترخواں سے برکت اٹھا لیتا ہے۔

۲۵۹۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر آسمانی کتاب کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔

۲۶۰۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: بسم اللہ کے ذریعے اطاعت کے دروازے

۲۵۵ھ امالی الطوسی۔ بحار، ج ۹۲، ص ۲۴۵۔

۲۵۶ھ مجمع البیان، ج ۱، ص ۱۸۔

۲۵۷ھ جامع الاخبار، بحار، ج ۹۲، ص ۲۵۸۔

۲۵۸ھ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۔

۲۵۹ھ المحاسن، ص ۴۰۔

۲۶۰ھ دعوات الراوندی۔ بحار ج ۹۲۔ ص ۲۱۶

کھول لو۔

۲۶۱۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اسم اعظم کے اس سے زیادہ قریب ہے جتنا آنکھ کی سیاہی اس کی سفیدی کے نزدیک ہے۔

۲۶۲۔ ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا اے فرزند پیغمبرؐ! قرآن کی سب سے افضل آیۃ کونسی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ حمد کی فضیلت

۲۶۳۔ رسولؐ خدا نے جابر ابن عبداللہ سے فرمایا:

جابر! تمہیں بتاؤں قرآن میں سب سے افضل سورہ کونسا ہے؟ جابر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ضرور بتائیے۔

آپؐ نے فرمایا سب سے افضل سورہ حمد ہے اور اس کی تعلیم دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا سورہ حمد موت کے علاوہ باقی ہر بیماری کی دوا ہے۔

۲۶۴۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اسم اعظم سورۃ حمد میں بکھرا ہوا ہے۔

۲۶۵۔ قرآن کا وہ سورہ جس کے اول میں حمد الٰہی، درمیان میں اخلاص اور آخر میں دعا ہو سورہ حمد ہے۔ (امام صادقؑ)

۲۶۱۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۵۔

۲۶۲۔ تفسیر العیاشی ، ج ۱، ص ۲۱۔

۲۶۳۔ " " ، " ، ص ۲۰۔

۲۶۴۔ ثواب الاعمال ، ص ۹۴۔

۲۶۵۔ تفسیر العیاشی ، ج ۱، ص ۱۹۔

۲۶۶۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی مردہ پر ستر مرتبہ سورہ حمد پڑھا جائے اور اس سے وہ زندہ ہو جائے تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی۔

۲۶۷۔ جس مریض کو سورہ حمد ٹھیک نہ کرے اسے کوئی بھی دوسری چیز ٹھیک نہیں کر سکتی۔

۲۶۸۔ معصوم نے فرمایا: میں نے جب بھی ستر مرتبہ سورہ حمد کو پڑھا مجھے درد سے سکون ملا۔ اگر چاہو تو اسے آزماؤ اور شک نہ کرو۔

آیۃ الکرسی کی فضیلت

۲۶۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ قرآن کی سب سے افضل آیۃ کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آیۃ الکرسی ہے۔

۲۷۰۔ رسول خدا نے امیر المومنین ع سے فرمایا: سب کلاموں کا سرتاج قرآن، قرآن میں سردار سورہ بقرہ اور سورہ بقرہ میں سردار آیۃ الکرسی ہے۔
اے علی ع! آیۃ الکرسی میں پچاس کلمے (لفظیں) ہیں اور ہر کلمے میں ایک برکت موجود ہے۔

۲۷۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر چیز کی ایک بلند چوٹی ہوا کرتی ہے اور قرآن کی چوٹی آیۃ الکرسی ہے۔

---

۲۶۶ مکارم الاخلاق، ص ۴۲۔

۲۶۷ الکافی، ج ۲، ص ۴۵۸۔

۲۶۸ طب الائمہ، ص ۵۴۔

۲۶۹ معانی الاخبار، بحار، ج ۹۲، ص ۲۶۲۔

۲۷۰ مجمع البیان، ج ۱، ص ۳۶۱۔

۲۷۱ تفسیر العیاشی، ج ۱، ص ۱۳۶۔

۲۷۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا، میرے اجداد طاہرینؑ میں سے کسی ایک معصومؑ نے ایک آدمی کو سورۃ حمد پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا یہ شخص شکر خدا بجالایا اور اسے اجر مل گیا، پھر اسی شخص کو قل ھو اللہ پڑھتے سنا تو فرمایا یہ شخص ایمان لے آیا اور عذاب الٰہی سے محفوظ رہا پھر اسی شخص کو انا انزلنا پڑھتے سنا تو فرمایا۔ اس نے سچ کہا اور اس کے گناہ بخش دیئے گئے، پھر اسے آیۃ الکرسی پڑھتے سنا تو فرمایا۔ اسے مبارک ہو کہ اس کے لئے دوزخ سے امان نامہ لکھ دیا گیا۔

سورہ توحید (قُلْ هُوَ اللّٰهُ) کی فضیلت

۲۷۳۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: قل ھو اللہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ہے۔

۲۷۴۔ امام صادقؑ نے فرمایا: جو ایک مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ پڑھے گویا اسنے ایک تہائی قرآن ایک تہائی توراۃ، ایک تہائی انجیل اور ایک تہائی زبور کو پڑھا ہے۔

۲۷۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص سورہ قل ھو اللہ کو پڑھے اور اس پر ایمان رکھتا ہو اس نے توحید کی حقیقت کو سمجھ لیا ہے۔

سورہ نور کی فضیلت

۲۷۶۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سورہ نور کی تلاوت کر کے اپنے اموال اور

۲۷۲ؔ۔ امالی الصدوق، ص ۳۶۱۔

۲۷۳ؔ۔ معانی الاخبار، ص ۱۹۱۔

۲۷۴ؔ۔ التوحید للصدوق، ص ۲۶۰۔

۲۷۵ؔ۔ " " ، ص ۲۶۱۔

۲۷۶ؔ۔ ثواب الاعمال، ص ۹۸۔

فروج (شرمگاہوں) کی حفاظت کرو اور اس کے ذریعے اپنی مستورات کی حفاظت کرو، کیونکہ جو شخص پابندی سے ہر روز یا ہر رات سورہ نور کی تلاوت کرے مرتے دم تک اس کے اہل خانہ میں سے کوئی بھی زنا میں مبتلا نہ ہوگا اور جب یہ مرے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کی تشییع جنازہ میں شریک ہوں گے اور قبر میں دفنانے تک یہ فرشتے اس کے لئے دعا اور استغفار کرتے رہیں گے۔

سورہ واقعہ اور سورہ یٰسین کی فضیلت

۲۷۷۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص جنت اور اس کی صفات (نعمتوں) کا شوق رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ سورہ واقعہ کی تلاوت کرے۔

۲۷۸۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہوا کرتا ہے، قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے۔

۲۷۹۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنی اولاد کو سورۃ یٰسین کی تعلیم دو کیونکہ سورہ یٰسین قرآن کا مہکتا ہوا پھول ہے۔

یہ بعض سورتوں اور آیات کی فضیلت سے متعلق چند احادیث تھیں جنہیں ہم نے یہاں پر نقل کیا اور جو شخص فضیلت قرآن کے بارے میں علماء شیعہ کی تالیفات کی طرف رجوع کرے اسے قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت اور خاصیت سے متعلق بیسیوں احادیث ملیں گی۔ اس نکتے کی طرف توجہ لازمی ہے۔ مذکورہ بالا اکثر روایات سے ان سورتوں اور آیات کی اہمیت اور ان کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے اس سے اس

۲۷۷ے ثواب الاعمال، ص ۱۰۵۔

۲۷۸ے " ، ص ۱۰۰۔

۲۷۹ے امالی الطوسی، ج ۲، ص ۲۹۰۔

نتیجہ تک پہنچ سکتے ہیں کہ ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی روایات اور احادیث قرآن کو کماحقہٗ سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

(۳۱)

قرآن میں ہر چیز کا ذکر ہے

۲۸۰۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: قیامت تک جس جس چیز کے مسلمان محتاج تھے خدا نے اسے اپنے کلام پاک (قرآن مجید) میں اپنے حبیب کے لئے بیان کر دیا ہے ہر چیز کی ایک حد مقرر کی ہے اور اس کی دلیل بھی بیان کر دی ہے۔

۲۸۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرآن میں آسمان کی خبریں بھی ہیں اور زمین کی بھی۔ اس میں آئندہ ہونے والے ہر واقعہ اور گزشتہ دور میں رونما ہونیوالے واقعات کا بیان ہے، غرض ہر چیز کا اس میں تذکرہ ہے۔

۲۸۲۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند تعالیٰ نے تم پر اپنی سچی کتاب نازل فرمائی اس میں تمہاری، تم سے پہلے لوگوں کی اور آئندہ نسلوں کی خبریں موجود ہیں۔ اس میں آسمان کی خبریں بھی ہیں اور زمین کی بھی، اگر کوئی ہستی قرآن کے ذریعے تمہیں ان خبروں سے آگاہ کر دے تو تم تعجب کروگے۔

۲۸۳۔ امام صادقؑ نے فرمایا قرآن میں گزشتہ، آئندہ اور حال سب کا ذکر ہے۔

۲۸۴۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے ہر چیز کے بیان کو قرآن میں

۲۸۰؎ بصائر الدرجات، ص ۶۔

۲۸۱؎ 〃 〃 ، ص ۱۹۴۔

۲۸۲؎ الکافی، ج ۲، ص ۴۳۸۔

۲۸۳؎ بصائر الدرجات، ص ۱۹۵۔

۲۸۴؎ تفسیر القمی، ص ۸۷۔

نازل فرمایا، خدا کی قسم کوئی ایسی چیز نہیں جس کے لوگ محتاج ہوں اور خدا نے اسے قرآن میں بیان نہ فرمایا ہو، یہاں تک کہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا (کاش فلاں کا قرآن میں ذکر ہوتا) خدا نے ہر چیز کا قرآن میں ذکر کر دیا ہے۔

۲۸۵۔ امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا، جس چیز کے بارے میں بھی دو آدمیوں کا اختلاف اس کا کوئی نہ کوئی اصل اور ضابطہ (فیصلہ) قرآن میں موجود ہے۔

اہل بیت کے نزدیک موافقت اور مخالفت قرآن

۲۸۶۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہر موضوع بر حق میں ایک حقیقت ہوا کرتی ہے اور ہر صحیح بات میں ایک نور ہوا کرتا ہے جو بات کتاب خدا کے مطابق ہو اسے لے لو اور جو بات کتاب خدا کے مطابق نہ ہو اسے ترک کر دو۔

۲۸۷۔ رسول اسلام ؐ نے مقام منیٰ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، جو بات میری طرف سے تم تک پہنچے اور وہ کتاب خدا کے مطابق ہو سمجھ لو وہ بات میں نے کہی ہے اور جو بات میری طرف سے تم تک پہنچے اور وہ بات کتابِ خدا کے خلاف ہو، سمجھو وہ بات میں نے نہیں کہی۔

۲۸۸۔ امام صادق ؑ نے فرمایا، ہر چیز کو کتاب خدا اور سنت پیغمبر کے حوالے کیا جائے جو بات بھی کتاب خدا کے مطابق نہیں وہ بے بنیاد اور ناکارہ ہے۔

۲۸۹۔ امام صادق ؑ نے فرمایا، جو بات بھی کتاب خدا کے مطابق نہیں وہ بے بنیاد ہے

۲۸۵ؔ المحاسن، ص ۲۶۷۔ ۲۸۶ؔ اصول کافی، ج ۱، ص ۵۵۔
۲۸۷ؔ اصول کافی، ج ۱، ص ۵۶۔
۲۸۸ؔ " " " ، ص ۵۵۔
۲۸۹ؔ " " " " "

۲۹۰۔ جو شخص کتاب خدا اور سنتِ پیغمبرؐ کی مخالفت کرے وہ کافر ہے۔

۲۹۱۔ اگر تم تک ایک حدیث پہنچے اور کتاب خدا یا قول رسولؐ میں سے اس کا کوئی شاہد اور مؤید مل جائے تو اس کی تصدیق کرو ورنہ حدیث جانے اور اس کا راوی جانے (تم اس کی تصدیق یا تردید نہ کرو)۔

(۴۳)

قرآن اور عترتِ پیغمبرؐ

۲۹۲۔ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان سے متمسک رہو گے میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے ان میں سے ایک دوسرے سے افضل ہے ایک کتاب خدا ہے جو آسمان سے زمین تک بذریعہ وحی اتاری گئی اور دوسری چیز میری عترت ہے، یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں گے، یہ خیال رکھو میرے بعد ان سے تمہارا سلوک کیسا رہتا ہے۔

۲۹۳۔ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ایک کتاب خدا ہے اور دوسری میری عترت اور اہلِ بیت ہیں یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک

---

۲۹۰ اصول کافی، ج ۱، ص ۵۶۔

۲۹۱ 〃 〃 〃، ص ۵۵۔

۲۹۲ سنن الترمذی، ج ۲، ص ۳۰۸۔

۲۹۳ مسند احمد، ج ۳، ص ۱۴، ۱۷، ۲۶، ۵۹۔ ج ۴، ص ۳۶۶، ۳۷۱، ج ۵ ص ۱۸۲، ۱۸۹۔ صاحب مصباح المنیر لکھتے ہیں عترت کا معنی انسان کی نسل ہے ازہری کہتے ہیں اور ثعلب نے ابو الاعرابی سے بھی روایت ہے کہ عترت کا مطلب انسان

بقیہ بر صفحہ آئندہ

کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر پہنچیں گے۔

۲۹۴۔ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: قریب ہے کہ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہوں اور میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ایک ہے کتاب خدا اور دوسری میری عترت و اہل بیت۔ کتاب خدا اللہ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر پہنچیں گے، یہ دیکھو کہ میرے بعد ان سے تمہارا سلوک کیسا رہتا ہے۔

۲۹۵۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر کے خطبے میں فرمایا:

میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک کتاب خدا جو سراپا ہدایت اور نور ہے۔ کتاب خدا کو لے لو اور اس سے متمسک رہو، کتاب خدا پر عمل کی ترغیب اور تشویق کے بعد فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں ان کے بارے میں خدا کو شاہد اور گواہ بناتا ہوں۔

۲۹۶۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: میں بہت جلدی اس دارِ فانی سے کوچ کرنے والا ہوں اور اپنے خالق کے حضور میں جانے والا ہوں میں نے تم پر حجت تمام کر دی ہے اور تمام عذروں کے راستے مسدود کر دیتے ہیں اور دیکھو میں تم میں دو چیزیں (کتاب خدا اور میری عترت) چھوڑے جا رہا ہوں، اس کے بعد آپؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا

بقیہ ۲۹۳ کی اولاد اس کی ذریت اور صلبی نسل ہے اور عرف میں بھی یہی معنی سمجھا جاتا ہے۔ انکے بقول اس حدیث میں عترت سے مراد ازواج کے علاوہ اہل پیغمبر ہیں۔

۲۹۴ مسند احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۱۷، ۲۶۔

۲۹۵ صحیح مسلم، ج ۷، ص ۱۲۲۔

۲۹۶ الصواعق المحرقہ لابن حجر فصل ۲، باب ۹، ص ۷۵۔

اور اسے (ہاتھ کو) بلند فرمایا، یہ علیؑ قرآن کے ساتھ اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں گے۔

۲۹۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسولؐ اسلام سیاہ بالوں کی بنی ہوئی منقش عبا اوڑھے ہوئے بیت الشرف سے باہر نکلے اتنے میں امام حسن علیہ السلام تشریف لائے آپؐ نے ان (امام حسنؑ) کو اس عبا میں جگہ دی، اس کے بعد امام حسین علیہ السلام تشریف لائے آپؐ نے ان کو بھی اس عبا میں جگہ دی اس کے بعد جناب سیدہ علیہا السلام تشریف لائیں آپؐ نے جناب سیدہ کو بھی اس عبا میں جگہ دی اس کے بعد علی علیہ السلام تشریف لائے آپؐ نے انہیں بھی اس میں جگہ دی اور پھر فرمایا: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۔ (پ۲۲: احزاب آیت ۳۳)

۲۹۸۔ ام سلمہ (ہمسر پیغمبرؐ) کے فرزند عمرو بن ابی سلمہ فرماتے ہیں یہ آیۂ کریمہ (آیۂ تطہیر) جناب ام سلمہ کے گھر نبی اکرمؐ پر نازل ہوئی، نزول کے بعد آپؐ نے جناب فاطمہؑ، علی علیہ السلام، حسن علیہ السلام اور جناب امام حسین علیہ السلام کو اپنے پاس بلایا اور کساء (چادر) کے نیچے سب کو جگہ دی اور فرمایا:

پالنے والے! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ہر قسم کی رجس اور پلیدی کو دور رکھ اور انہیں اس طرح پاک رکھ جو پاک رکھنے کا حق ہے۔ جناب ام سلمہؓ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ کیا اہل بیت میں میں بھی شامل ہوں؟ آپؐ نے فرمایا تو نیک ضرور ہے مگر تیرا مقام اور ہے اہل بیت کا مقام اور۔

۲۹۹۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا جب بھی نماز کے لئے

۲۹۷؎ صحیح مسلم، ج ۴، ص ۱۲۷۔

۲۹۸؎ سنن الترمذی، ج ۴، ص ۳۰۴۔

۲۹۹؎ تفسیر ابن جریر، ج ۷، ص ۲۲۔

نکلنے چھ ماہ تک روزانہ جناب سیدہ کے دروازے کے پاس سے گزرتے اور فرماتے تھے
إنما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس أھل البیت ویطھرکم تطھیرا

۳۰۰۔ انس بن مالک کہتے ہیں میں امام صادق علیہ السلام کو دیکھا کرتا تھا، اور اکثر اوقات انہیں مسکراتے ہوئے پاتا تھا مگر جب آپ کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا تھا تو آپ کا رنگ زرد ہو جاتا تھا۔ آپ رسولؐ اسلام سے کوئی حدیث بیان فرماتے تو باوضو ہو کر بیان فرماتے تھے۔

ایک عرصے تک میں ان کی خدمت میں آتا جاتا رہا اس دوران میں نے انہیں تین حالتوں میں دیکھا ہے:

۱۔ یا حالت نماز میں ہوتے تھے۔

۲۔ یا ساکت رہتے تھے۔

۳۔ یا قرآن کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔

آپ بے مقصد بات کبھی نہیں کرتے تھے۔ آپ ان بندوں میں سے تھے جن کے دل میں خوف خدا تھا۔

مذکورہ بالا اور دیگر روایات اور امام مالک کی اس شہادت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید سے اہل بیت کا رشتہ کتنا مستحکم ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ خود قرآن کریم نے ان حضرات کے موقف اور افعال اقوال کی مکمل تائید کی ہے کیونکہ قرآن نے سخت تاکید کے ساتھ معنوی اور مادی نجاستوں سے انہیں پاک اور منزہ قرار دیا ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ قرآن اور ان کا راستہ ایک ہو اور ان روایات سے اس بات کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جناب رسالت مآبؐ نے ان کے ایک دوسرے سے جدا نہ ہونے کی کتنی تاکید کی ہے۔ اہل بیت اطہارؑ کا قرآن سے جدا نہ ہونے کی وجہ بھی یہ ہے کہ اس کتاب الہی کے صحیح عالم یہی ہیں کیونکہ ان کی تربیت ہی خانہ وحی اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ انجام پائی ہے۔

اگر ہم یہ کہیں تو تعجب کا مقام نہ ہوگا کہ کتاب خدا اس کا علم و فہم اس کے اسرار و مقاصد

مختلف پہلوؤں اور گہرائیوں کا سمجھنا انہی کو وراثت میں ملا ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جو آپ کو گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے اوصیاءؑ میں بھی مل سکتی ہے۔

اس حقیقت کی طرف معصومین علیہم السلام نے خود بھی اشارہ فرمایا ہے چنانچہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ہم وہ ہیں جنہیں خدا نے منتخب فرمایا اور اس کتاب کا وارث بنایا جس میں ہر چیز کا بیان ہے۔

(کافی۔ ج ۱۔ کتاب الحجۃ باب، ان الائمہ ورثو اعلم النبی)

اسی طرح اصول کافی کے دیگر ابواب (باب فی ان من اصطفاہ اللہ من عبادہ داورثھم باب انّ کتابہ ھم الائمہ ھاو القرآن یھدی للامام) میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

عقل کا بھی یہ حتمی اور قطعی فیصلہ ہے کہ کچھ ہستیاں ایسی ضرور ہونی چاہئیں جو اس کتاب الٰہی اور اس کے علم و فہم کے وارث ہوں کیونکہ اگر ایسی ہستیاں نہ ہوں جو حفظ رسالتؐ کے بار سنگین کو اپنے دوش پر لیں تو رسالت مآبؐ کی شفیق اور مہربان رسالت رائیگاں جائے گی اور فطری اور بدیہی اصولوں کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے منصب کی حقدار اور سزاوار وہی ہستی ہو سکتی ہے جس کے سرکار رسالتؐ سے قریبی رشتے منسلک ہوں اور طہارت و پاکیزگی، زہد و پرہیزگاری اور ذہانت و ذکاوت کی آخری منزل پر پہنچا ہوا ہو تاکہ اس کی نگاہ میں رسالت اور علوم و معارف کی میراث عزیز ہو۔ اسی وجہ سے علم کتاب رسول اسلام کی ذریت سے مختص کر دیا گیا ہے اور اسی ذریت پیغمبر نے حفظ رسالت کی عظیم ذمہ داری کو اپنے دوش پر لیا اور اس راہ میں گوناگوں مصائب برداشت کئے۔

مخفی / پوشیدہ نہ رہے کہ عترت سے مراد صرف علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام ہی نہیں ہیں بلکہ عترت سے مراد علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی السجادؑ، محمد الباقرؑ، جعفر الصادقؑ، موسیٰ الکاظمؑ، علی الرضاؑ، محمد الجوادؑ، علی الہادیؑ، حسن العسکریؑ اور مہدیؑ ہیں۔ جن کے نام، تعداد اور صفات متواتر روایات میں مذکور ہیں جس طرح بخاری، مسلم، ابی داؤد،

ترمذی، ینابیع المودة اور حموینی میں یہ روایات موجود ہیں۔

آئمہ ہدیٰ علیہم السلام نے تفسیر قرآن اور اس کے رموز و اسرار کے بیان میں جو علمی دلائل اور براہین بیان فرمائے ہیں وہ خود اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(۳۴)

عترت پیغمبرؐ اور علوم قرآنی

۳۰۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، خدا کی قسم اگر قیامت تک رونما ہونے والی باتوں کے بارے میں پوچھو تو بھی جواب دوں گا۔ مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں پوچھو خدا کی قسم مجھے ہر آیت کے بارے میں علم ہے کہ وہ دن کو نازل ہوئی ہے یا رات کو، کسی ہموار زمین پر نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر۔

۳۰۲۔ امیرالمومنین ؑ نے فرمایا: تم کتاب خدا کی کسی بھی آیت یا سنتِ پیغمبرؐ کے بارے میں پوچھو میں اس کا جواب دوں گا۔

۳۰۳۔ امیرالمومنین ؑ نے فرمایا: خدا کی قسم جو آیت بھی نازل ہوئی ہیں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے (شان) میں اور کہاں نازل ہوئی۔ میرے مالک نے مجھے ایک آگاہ دل اور کثرت سے سوال کرنے والی زبان عطا فرمائی (ہر بات رسولؐ اکرم سے پوچھتا تھا)۔

۳۰۴۔ مجھ سے پوچھو قبل اس کے کہ میں تم میں نہ رہوں، مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں پوچھو۔ میں ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس دامنِ کوہ میں نازل ہوئی

۳۰۱۔ جامع بیان العلم، ج ۱، ص ۱۱۴، الریاض النضرہ، ج ۲، ص ۱۹۸۔

۳۰۲۔ ابن کثیر، ج ۴، ص ۲۳۱۔

۳۰۳۔ حلیۃ الاولیاء ج ۱، ص ۶۸، مفتاح السعادۃ ج ۱، ص ۴۰۰۔

۳۰۴۔ مسند احمد بن حنبل ینابیع المودۃ، ص ۲۷۴۔

ہے یا ہموار زمین میں۔

۲۰۵۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اصحاب پیغمبرؐ سب کے سب آپؐ سے سوال نہیں کرتے تھے تاکہ مسائل کو سمجھتے، البتہ بعض اصحاب تھے جو مسائل پوچھتے تھے لیکن وہ دقّت سے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اصحاب کی یہ خواہش رہتی تھی کہ کوئی اعرابی اور مسافر (دیہاتی) آئے اور پیغمبر اکرمؐ سے سوال کرے اور یہ لوگ اس طرح سوال کا جواب سن سکیں۔

لیکن میں ہر روز اور ہر رات پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں جایا کرتا تھا۔ آپؐ مجھے خلوت میں بٹھاتے تھے، جہاں آپ جاتے تھے میں بھی ساتھ ساتھ جاتا تھا اور اصحاب رسولؐ سب جانتے ہیں کہ رسولؐ خدا میرے سوا ایسا رویہ کسی سے بھی نہیں رکھتے تھے۔ بعض اوقات تو آنحضرتؐ اپنے گھر کی نسبت میرے گھر میں زیادہ رہتے تھے اور میں آپ کے بیت الشرف میں حاضر ہوتا تھا تو آپؐ اپنی ازواج تک کو اپنے پاس سے اٹھا دیتے تھے اس طرح آپ کے پاس میرے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہوتا تھا مگر جب آپؐ میرے گھر تشریف لاتے تھے تو فاطمۃ الزہراؑ اور حسنینؑ بیٹھے رہتے تھے میں جب بھی کوئی سوال کرتا تو آپؐ جواب دیتے تھے اور اگر کسی وقت میں ساکت بھی رہتا تو آپؐ از خود اور ابتدائی طور پر مسائل بتانا شروع کر دیتے تھے پس قرآن کی جو آیت بھی آپؐ پر اترتی تھی آپؐ مجھے پڑھاتے اور لکھواتے تھے اور میں نے اپنے ہاتھ سے قرآن کی آیتوں کو لکھا ہے۔

آپؐ نے مجھے آیات قرآن کی تاویل و تفسیر، ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ اور خاص و عام کی تعلیم دی اور خداوند کریم سے دعا مانگی کہ ان آیات کو سمجھنے اور اسے حفظ کرنے کی توفیق عنایت فرمائے جس کے نتیجے میں میں قرآن کی کسی آیت اور اس کے علم کو نہیں بھولا، جو مجھے رسولؐ خدا نے سکھایا اور لکھایا تھا۔ اور خدا نے جو حلال و حرام اور امر و نہی (گزشتہ ہیں یا آئندہ میں) یا کسی رسول و نبی پہ نازل شدہ کتاب کا علم سکھایا تھا وہ سب کچھ

۲۰۵۔ الکافی، ج ۱، ص ۶۰ باب اختلاف الحدیث۔ نہج البلاغہ، خطبہ نمبر ۲۱۰۔

رسولؐ نے مجھے سکھایا اور اسے میں نے حفظ کر لیا اور ایک حرف تک نہ بھولا۔ پھر رسولؐ خدا نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ خدایا علی کے دل کو علم و فہم اور حکمت و نور سے بھر دے۔ اس کے بعد میں نے رسولؐ خدا کی خدمت میں عرض کی، یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جب سے آپ نے میرے حق میں دعا کی ہے میں کوئی بات نہیں بھولا اور کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو میں نے نہ لکھی ہو، کیا اب بھی میرے بارے میں نسیان کا خوف ہے؟

آپ نے فرمایا، نہیں مجھے تیرے بارے میں نسیان کا خوف ہے نہ جہالت کا۔

۳۰۶۔ امام باقر علیہ السلام ایک طویل حدیث میں خطبہ غدیر کو بیان فرماتے ہیں جو رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا:

قرآن میں غور و خوض اور تدبر سے کام لو اور اس کی آیات کو سمجھو، محکم آیات کو دیکھو اور متشابہ آیات کی پیروی نہ کرو، خدا کی قسم قرآن کی تفسیر اور اسکی ممنوع محرمات چیزیں وہی انسان بیان کر سکتا ہے جس کا ہاتھ پکڑ کر بلند کرنے والا ہوں اور تمہیں بتاؤں کہ جس جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ مولا ہیں" اور وہ علی بن ابی طالب میرا بھائی اور میرا وصی ہے۔ خالق نے اس کی محبت اور مودت مجھ پہ نازل فرمائی ہے۔

۳۰۷۔ امیر المومنین علیہ السلام نے آیۃ شریفہ:

(وَلَا یعلم تأویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم)

کے معنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ لوگ کہاں گئے جن کا یہ جھوٹا گمان ہے کہ راسخون فی العلم وہ ہیں، ہم (اہل بیت) نہیں جبکہ خدا نے ہمارا مقام بلند فرمایا اور ان کے مقام کو پست، ہمیں اپنی نعمتوں سے نوازا اور انہیں محروم رکھا، اس کی رحمت ہمارے شامل حال رہی ان کے نہیں۔

۳۰۶۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۱، ص ۳۱۵۔

۳۰۷۔ " " " " "

۳۰۸ - امام صادق علیہ السلام نے (ولا یعلم تأویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم) کی تفسیر میں فرمایا راسخون فی العلم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

۳۰۹ - نیز امام صادق علیہ السلام نے آیۃ مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا، راسخون فی العلم ہم ہیں اور کتاب خدا کی تاویل کو ہم ہی جانتے ہیں۔

۳۱۰ - امام صادق علیہ السلام نے آیۃ مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا، راسخون فی العلم، امیرالمؤمنینؑ اور آپ کے بعد آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۳۱۱ - امام محمد باقر علیہ السلام ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں:

اگر لوگ کہیں راسخون فی العلم کون ہیں؟ تو انکے جواب میں کہو راسخ فی العلم وہ ہیں جنکے علم میں کسی کو اختلاف نہیں اگر وہ پوچھیں وہ کون ہیں تو کہو رسول اکرمؐ ہیں۔ رسول خداؐ نے کسی دوسرے کو اس علم کی تعلیم دی ہے یا نہیں؟ اگر لوگ کہیں ہاں ضرور تعلیم دی ہوگی، پھر ان سے کہنا، کیا رسولؐ خدا کی وفات کے بعد آپ کے خلیفہ کے پاس یہ علم تھا؟ (جس میں کسی کو اختلاف نہ ہو) اگر لوگ کہیں نہیں تو ان سے کہو خلیفہ پیغمبرؐ کو تو خدا کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ اور رسولؐ اسی کو اپنا خلیفہ بناتا ہے جو رسولؐ والے فیصلے کریں اور اسے اپنا خلیفہ بناتا ہے جو نبوت کے علاوہ باقی سب صفات میں نبی جیسا ہو۔ اگر رسولؐ خدا علم میں کسی کو اپنا جانشین نہ بنائیں تو گویا آئندہ آنے والی نسلوں کے حقوق ضائع کر دیئے ہیں۔

۳۱۲ - ابی الصلاح کہتے ہیں، خدا کی قسم امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا خدا نے اپنے نبی کو تنزیل اور تاویل کی تعلیم دی اور رسولؐ خدا نے حضرت علی علیہ السلام کو تعلیم

---

۳۰۸ تفسیر نور الثقلین، ج ۱، ص ۳۱۲ - ۳۱۸۔

۳۰۹ " " " " " " " " " " " "

۳۱۰ " " " " " " " " " " " "

۳۱۱ " " " " " " " " " " " "

۳۱۲ وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۳۹۱۔

بھی ہیں اور آئندہ کی بھی۔ خدا نے فرمایا ہے: "فیہ تبیاناً لکل شئ"

۳۱۸۔ عبدالرحمٰنؒ بن کثیر امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:
قرآن کہتا ہے قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک (حاضرین میں جس کے پاس کچھ علم کتاب تھا اس نے کہا میں چشم زدن سے پہلے تخت بلقیس لاکر پیش کرسکتا ہوں)۔
راوی کہتا ہے: امامؑ نے اپنی دونوں انگلیاں کھولیں اور انہیں اپنے سینہ پہ رکھ کر فرمایا: خدا کی قسم ہمارے پاس ساری کتاب کا علم ہے۔

۳۱۹۔ سلمہ بن محرز روایت کرتے ہیں امام صادقؑ نے فرمایا: خدا نے جس چیز کا ہمیں علم دیا ہے وہ تفسیر قرآن اور احکام قرآن کا علم ہے۔

۳۲۰۔ بریدہ بن معاویہ کہتا ہے میں نے امام باقر علیہ السلام سے قل کفی باللّٰہ شھیدا بینی و بینکم و من عندہ علم الکتاب کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا و من عندہ علم الکتاب سے خدا کی مراد ہم ہی آئمہ اہل بیت ہیں۔

۳۲۱۔ امام صادقؑ فرماتے ہیں، کتاب خدا میں گزشتہ لوگوں اور آئندہ نسلوں کی خبریں اور تمہارے فیصلے موجود ہیں اور ہم ان سب کو جانتے ہیں۔

۳۲۲۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
خدا ہر دور میں اہل بیتؑ میں سے کوئی نہ کوئی فرد ضرور بھیجتا ہے جو اوّل سے آخر تک کتاب خدا کا علم رکھتا ہو۔

۳۱۸؎ الکافی، ج ۱، ص ۱۷۹۔
۳۱۹؎ 〃 ، 〃 ، 〃 ، ص ۱۷۸۔
۳۲۰؎ 〃 ، 〃 ، 〃 ، ص ۱۷۹۔
۳۲۱؎ 〃 ، 〃 ، ص ۶۱۔
۳۲۲؎ تفسیر عیاشی عن رازم۔

دی اور حضرت امیر المومنین ؑ نے ہمیں (باقی آئمہ) تعلیم دی۔

۳۱۳۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: اس شخص کو معذور سمجھو جس پر تمہاری کوئی حجت نہیں (بلکہ اس نے تم پر اپنی حجت تمام کی ہے) اور وہ شخص میں (علی) ہوں، کیا تمہارے ساتھ میں نے قرآن والا سلوک نہیں کیا اور کیا تم میں، میں نے ثقل اصغر حسنین علیہما السلام کو نہیں چھوڑا۔

۳۱۴۔ امام باقر علیہ السلام نے آیۃ کریمہ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون کی تفسیر میں فرمایا، سوائے اس کے نہیں جو جانتے ہیں وہ ہم ہیں اور جو نہیں جانتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے ماننے والے صاحبان عقل ہیں۔

۳۱۵۔ امام صادق علیہ السلام آیۃ کریمہ (بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم) کی تفسیر میں فرمایا ہم آئمہ ہیں جن کے سینوں میں علم ہے۔

۳۱۶۔ ابی ولاد کہتے ہیں میں نے امام صادق ؑ سے آیۃ کریمہ الذین آتیناھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ اولئک یؤمنون بہ (وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس کی کما حقہ تلاوت کرتے ہیں اور وہی حقیقی معنوں میں مؤمن ہیں) کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا یہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۳۱۷۔ عبدالاعلی کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے: خدا کی قسم میں کتاب خدا کا اول سے آخر تک اسی طرح علم رکھتا ہوں جیسے وہ میری ہتھیلی پر ہے۔ قرآن میں آسمان والوں کی خبریں بھی ہیں اور زمین والوں کی بھی، اس میں گزشتہ خبریں

---

۳۱۳ نہج البلاغہ، خطبہ نمبر ۸۵۔

۳۱۴ الکافی، ج ۱، ص ۱۶۵۔

۳۱۵ 〃 〃 〃 ص ۱۶۷۔

۳۱۶ 〃 〃 〃 〃 〃۔

۳۱۷ 〃 〃 〃 ص ۱۶۸۔

عترت پیغمبرؐ قرآن سے تمسک و استدلال کرتے ہیں

جو شخص عترت پیغمبرؐ کی احادیث پر تحقیق و ریسرچ کرے اسے معلوم ہوگا کہ عترت پیغمبرؐ قرآن کے شانہ بشانہ چلتے ہیں، عترت پیغمبرؐ قرآن کی آیات سے تمسک اور اس کے اشارات سے استدلال کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ابو حنیفہ کہتے ہیں، صادقؑ آل محمد کا کلام قرآن سے لیا ہوا ہے، ائمہ علیہم السلام اصول و فروع، ایمان و عمل سب میں قرآن ہی سے استدلال کرتے ہیں اگر کوئی شخص ان استدلالوں کو یکجا کرے تو ایک عظیم تفسیر بن سکتی ہے جو اسلامی فکر کو تمام دیگر افکار سے بے نیاز کر دے۔ اس وقت ہم ان تمام موارد اور مقامات کو بیان نہیں کر سکتے۔ جہاں آئمہ علیہم السلام نے اصول یا فروع میں آیات قرآن سے استدلال فرمایا ہے۔ اس لئے صرف نمونہ کے طور پر چند مثالوں پہ اکتفا کرتے ہیں۔ محققین اور دانشمندوں سے توقع ہے کہ وہ ان تمام موارد کو ایک جگہ جمع کریں۔

رویت خدا قرآن کی روشنی میں

۳۲۳۔ صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ابو قرہ محدث نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اسے امام رضا علیہ السلام کے پاس لے جاؤں، میں نے اس کے لئے (امام سے) اجازت لی۔ امام علیہ السلام نے اجازت دے دی۔ ابو قرہ محدث آپ کے حجرے میں داخل ہوئے اور آپ سے حلال و حرام سے متعلق مسائل پوچھے یہاں تک کہ توحید کے بارے میں سوال کی نوبت آئی اور ابو قرہ نے عرض کی ہم نے یہ روایت سنی ہے کہ خدا نے اپنی رویت (دیدار) اور ہمکلام ہونے کو دو نبیوں میں تقسیم کر دیا۔ دیدار

۳۲۳؎ الکافی ، ج ۱ ، ص ۹۴ ۔

رسولؐ خدا کو نصیب ہوا اور ہمکلام ہونے کا شرف حضرت موسیٰؑ کو ہوا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کیا پیغمبرؐ اسلام نے خدا کی طرف سے یہ پیغام جن وانس تک نہیں پہنچایا، لاتدرکہ الابصار، ولا یحیطون بہ علما، لیس کمثلہ شئ (کوئی آنکھ اسے (خدا کو) نہیں دیکھ سکتی۔ کسی کا علم اس کا (خدا کا) احاطہ نہیں کر سکتا۔ ابو قرۃ نے کہا مولا! کیوں نہیں۔

آپ نے فرمایا، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک انسان لوگوں کے سامنے آئے اور انہیں یہ بتائے کہ مجھے خدا نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور اس کے حکم سے خدا کی طرف دعوت دے رہا ہوں۔ خدا کا فرمان ہے کہ اسے کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی اور لوگوں کا علم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا، اس کا کوئی مثیل ونظیر نہیں ہے۔ ان سب پیغامات کو پہنچانے کے بعد یہ دعوی کرے کہ میں نے خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میرے علم نے اس کا احاطہ کر لیا ہے اور وہ ایک بشر کی صورت میں ہے۔

ابو قرہ نے عرض کیا: اگر خدا کا دیدار ممکن نہیں تو آیۃ کریمہ ولقد رآہ نزلۃ اخری (رسول نے ایک مرتبہ پھر خدا کو دیکھا) کا کیا مطلب ہے؟ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا، اس کے بعد کی آیت پہلی آیت کی وضاحت کر رہی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ارشاد ہوتا ہے: ماکذب الفؤاد ما رأی یعنی محمدؐ کی آنکھوں نے جو کچھ دیکھا آپ کے دل نے اس کی تردید وتکذیب نہیں کی۔ اس کے بعد اس چیز کو بیان کیا جسے حضرت نے دیکھا۔ ارشاد ہوا: لقد رأی من آیات الکبری (محمد مصطفیٰؐ نے خدا کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں) آیات خدا اور ہیں، خدا کی ذات اور ہے۔ خدا فرماتا ہے لا یحیطون بہ علما (لوگ اپنے علم کے ذریعے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے)۔ اگر کوئی آنکھ خدا کو دیکھ سکے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا تو احاطہ ہوا جس کی آیۃ کریمہ نفی کرتی ہے۔

ابو قرۃ نے عرض کی اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان تمام روایات کی تکذیب کر رہے ہیں جو دیدار الٰہی پر دلالت کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا جو روایات قرآن کی مخالف ہوں میں ان کی تکذیب کرتا ہوں، خدا کے احاطے کا ناممکن ہونے، اس کے دکھائی نہ دینے

اور اس کا کوئی مثل نہ ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔

قرآن سے قاعدہ کلیہ کا استنباط

۳۲۴۔ عبدالاعلیٰ کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ مجھے ٹھوکر لگ گئی ہے جس سے میرا ناخن اتر گیا ہے اور میں نے تھیلا سا بنا کر انگلی کو اس میں باندھا ہوا ہے بتائیے وضو کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا اس مسئلہ کا حکم اور اس جیسے دیگر مسائل کا حکم قرآن سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے ما جعل علیکم فی الدین من حرج (دین کے معاملے میں خدا نے تمہیں زحمت و مشقت میں نہیں ڈالا) اسی پٹی پر مسح کر لو۔

۳۲۵۔ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں خدا نے اس وقت تک اپنے حبیبؐ کی روح قبض نہیں فرمائی جب تک امامت کے مسئلے کو مکمل نہ کیا۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ پر قرآن نازل فرمایا جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اس میں حلال و حرام، حدود و احکام اور ہر اس چیز کا ذکر کیا جس کا بشر محتاج ہے۔ خالق کا ارشاد ہے۔ ما فرطنا فی الکتاب من شیء (ہم نے اپنی کتاب کو کسی بھی چیز کے ذکر سے خالی نہیں چھوڑا اس میں ہر چیز کا ذکر ہے)۔

حجۃ الوداع کے موقع پر (جو آپؐ کی عمر کے آخری ایام تھے) فرمایا:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا:

"آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمتیں تمام کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین منتخب کیا۔"

پس معلوم ہوا کہ امامت کے مسئلے سے دین مکمل ہو جاتا ہے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے امت کے سامنے تمام احکام دین اور راہ حق بیان کر دیا۔ اور امیر المومنینؑ کی امامت کا اعلان کیا۔ جس شخص کا یہ خیال ہے کہ آنحضرتؐ نے دین کو مکمل نہیں

---

۳۲۴ وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۳۲۷

کیا اس نے کتاب خدا کی تردید کی ہے اور جو شخص کتاب خدا کی تردید کرے وہ کافر ہے۔ خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو نبوت اور خلت کے بعد امامت سے مخصوص کر دیا، یہ تیسرا منصب تھا اور اس منصب سے آپ کی عزت و شرف میں اضافہ فرمایا۔ ارشاد ہوتا ہے "لا ینال عھدی الظالمین"۔ خدا نے اس آیہ کریمہ میں قیامت تک ہر ظالم کی امامت کی نفی کر دی ہے اور اسے خاص برگزیدہ افراد سے مختص کر دیا ہے اور خدا نے ان برگزیدہ اور معصوم افراد کو آپ کی اولاد میں قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے ووھبنالہ اسحاق ویعقوب نافلۃ وکلا جعلنا صالحین وجعلنٰھم ائمۃ یھدون بأمرنا واوحینا الیھم فعل الخیرات واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وکانوا لنا عابدین حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کو امامت برابر ملتی رہی یہاں تک کہ یہی منصب جناب رسالت مآبؐ کو وراثت میں ملا۔

ارشاد ہوا: اِنَّ اَولی الناس بابراھیمَ للّذین اتبعوہ وھذا النبی والذین آمنوا واللہ ولی المؤمنین: یہ ایک خصوصیت تھی جس سے آپ نے بحکمِ خدا حضرت علیؑ کو نوازا اور اس کے بعد امامت حضرت علی علیہ السلام کی اولاد میں رہی جنہیں خدا کی طرف سے علم و ایمان عطا کیا گیا۔ ارشاد ہوا: وقال الذین اوتوا العلم والایمان لقد لبثتم فی کتاب اللہ الی یوم البعث۔ پس امامت قیامت تک علیؑ کی اولاد میں رہے گی کیونکہ رسولؐ خدا خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں! امام رضاؑ۔

تمّت بالخیر